بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا هو زاهق

جواب سوال از جمیع علمائے شیعہ

مسمّٰی بہ

الارشاد المفید لہدایۃ الرشید

تصنیف جناب بلیغ اللسان الفاضل الکامل والطبیب الحاذق الباذل جناب حکیم
محمد جعفر صاحب بنارسی دام علاہ

در مطبع اصلاح کھجوہ باہتمام سید نظر حسنین پبلشر و پرنٹر طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفے و سلام علی عبادہ الذین اصطفے واضح ہو کہ اصل مسئلہ مابہ النزاع شیعہ اور اہل سنت میں مسئلہ امامت ہے مگر جب اہل سنت نے دیکھا کہ شیعوں نے حقیت خلافت بلا فصل جناب ولایت مآب علیہ السلام کو مثل سد سکندر ایسا مستحکم کیا ہے کہ قیامت تک اہل سنت و خوارج اُسمیں رخنہ پیدا نہیں کر سکتے اور اُسکے اثبات میں صدہا کتاب مثل الفین و عبقات الانوار وغیرہا کی ایسی تالیف ہوئی کہ ابد الدہر کوئی مخالف اُسکے ایک جزو کا جواب نہیں لکھ سکتا پس جب خلافت حقہ خلفائے ثلثہ ثابت کرنے سے عاجز ہوئے تو بمقتضائے الغریق یتشبث بالحشیش اس فکر میں ہوئے کہ کسیطرح ایمان ہی خلفا کا مثل دیگر صحابہ کے ثابت کریں اور جب اسمیں بھی بہت کوشش کی اور شیعوں سے اس بارہ میں بھی کوئی بس نہ چلا تو بعض حضرات نے سب سے تقیہ بندی کر کے عوام فریبی کے لئے یہ مغالطہ سے جا کہ گران دلیلوں کی دھجیاں جوڑ کے ایک سوال مرتب کر کے شائع کرنا چاہئے اور اُنکے جواب کو ایسے شرائط مہملہ سے مشروط کرنا چاہئے کہ بپابندی اُن شرائط کے جواب دینا مشکل ہو اور یہ نہ سمجھے کہ جب شیعیان غالب علی کل غالب نے اصول باطلہ اہل سنت و خوارج کی دھجیاں اُڑا دیں تو ایسے شرائط باطلہ اُن کی نظروں میں کیا وقعت رکھتے ہیں وہ ہر طرح سائلوں کو مغلوب

کر سکتے ہیں اور انہیں کے دلائل سے اُن کے دعوے کو باطل اور اپنے مطلوب کو ثابت کر سکتے ہیں حزب علیؑ حزب اللہ وحزب اللہ هم الغالبون چنانچہ اسی کا ایک سوال جس میں پارینہ دعوے اور ردشدہ دلائل کو جمع کر کے باضافہ چند شرائط مہملہ خلاف داب مناظرہ مرتب کیا تھا۔ مولوی ابوالقاسم صاحب نے شائع کیا جسکا جواب اجمال مسکت المخالف وغیرہ لکھا گیا پھر اُسی سوال کی ترمیم کر کے دوبارہ سید شاہ ولایت حسین صاحب نے مشتہر کیا جسکا جواب تفصیلی بشدو مد (تشنیع خوارج واہل سنت) لکھا گیا پھر اُسی سوال پر بمقتضاے زاد علی الطنبور نغمہ پانچ سوال اور اضافہ کر کے ہماری مخاطب مولوی رشید احمد صاحب نے سہ بارہ شائع کیا اور بعد دعوے انا ولا غیری اور طعن وتشنیع کے تحریر فرمایا کہ اس کا جواب کسی نے علماے تشیع میں سے موافق شرائط کے تحریر نہیں کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے شرائط ایجاد کردہ اور طرز استدلال کی جسپر اُن کو زیادہ ناز ہے کسی نے معقول پرست نہیں کی چونکہ اس تحریر سے سخافت سوال اور مبلغ علم سائل کا خصوصاً علم کلام ومناظرہ میں خود ظاہر ہوتا تھا اسوجہ سے علماے مشہورین شیعہ بمقتضاے واعرض عن الجاهلین اُسکے جواب کیطرف توجہ نہیں فرماتے تھے اور جب اس امر کو وہ لوگ عجز پر محمول کر کے بار بار اُس سوال کو مشتہر کر کے تعلیاں کرنے لگے اور اُس خانہ عنکبوت کو جیسا پر قلعہ آہنیں ظاہر کرنے لگے تو بلحاظ ہمدردی اہل اسلام کہ عوام وکم علم اُن کے کوس لمن الملکی بجانے سے دام تزویر میں پھنس نہ جائیں بعض علما شیعہ نے سوال اول و دوم کے جواب لکھے اور ہم بھی قصد کرتے ہیں کہ سوال سیوم کا جواب بہت مختصر لکھیں کہ بکثرت شائع ہو سکے اور مومنین کو بسہولت دستیاب ہو اور سائل کو موقع انکار جواب سے نہ ملے لہذا اُن کے مضامین مابہ الافتخار کا جواب بتفصیل لکھیں گے باقی اور مضامین پارینہ کا جواب تفصیلی تحصیل حاصل ہے کیونکہ صدہا

مرتبہ اُن کے جواب ہو چکے ہیں البتہ اس خیال سے کہ یہ رسالہ بھی اس سے خالی نہ رہے جواب مختصر و مجمل لکھدیں گے اور مقام تفصیل طلب کو دوسری کتاب پر محول کر دیں گے جن صاحبوں کو شوق ہو اُس میں ملاحظہ کریں اور علمائے اہل سنت کی خدمت میں التماس ہے کہ انصافاً و ایماناً شہادت دیں کہ یہ جواب اُن کے سوال کا ہو یا نہیں اور بدون جواب الجواب لکھے اُس سوال پر ناز و تعلی کرنا خلاف غیرت ہو یا نہیں اور مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ ان شتہروں کو اس حرکت جاہلانہ سے کیوں باز نہیں رکھتے کہ یہ لوگ سبکو مضحکہ اہل علم بناتے ہیں سے چو از قومے یکے بیدانشی کرد * نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را۔ کہاں ایمان جناب امیرؑ یا ایمان جناب رسالت مآب اصل اصول تشیع کا شیعوں کو کیا غرض ہو کہ ایمان جناب رسالت مآب یا ایمان جناب امیر علیہ السلام کو علحدہ ثابت کریں جب آفتاب رسالت و امامت طالع ہو تو خود ہی نور ایمان ساطع ہو جب جناب رسالت مآب و ولایت مآب علیہما السلام من نور واحد نور خدا ہیں تو اُنکے نور ایمان و عرفاں سے کسی شپرہ چشم و کور باطن ہی کو انکار ہو گا اگر ان میں نور خدا بجھانے کی قوت ہو تو رسالت و امامت کو باطل کریں خود نور ایمانی گل ہو جائیگا مگر یہ ان کے امکان سے باہر ہے نہ کافروں سے ہو سکا نہ ان سے ہو سکے گا یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور شیعوں کو کیا ضرورت ہو کہ ایسے شرائط مہملہ کی پابندی کریں کب ایسے شرائط باطلہ لاطائلہ مناظرہ میں قابل اعتنا ہیں مناظر کو اثبات مطلوب کے لئے ایسی دلیل لانی چاہئے کہ مستلزم مطلوب اور کوئی دلیل اقوی اُس سے اُسکی مخالف نہو اور مقدمات اُس کے مسلمہ خصم ہوں یا بدلائل تسلیم کرا دئے جائیں نہ کہ جمیع ادلہ عقلیہ و نقلیہ کے علاوہ ہوں اور تمام فرقہائے باطلہ کے اصول کے مطابق ہوں اور احتمالات سے مبرا ہوں اور اگر ایسے شرائط مہملہ کی پابندی نہ کرنے سے

عجز لازم آتا ہو تو بزعم فاسد انکے جناب رسالت مآب بھی اپنی اثبات رسالت میں بمقابلہ کفار
عاجز قرار پائیں گے کیونکہ حضرت نے شرائط کفار کو قابل اعتنا نہیں سمجھا اور نہ اُسکو پورا
کیا نہ خدا کو دکھلایا نہ فرشتے کافروں پر نازل ہوئے نہ سونیکا گھر بنوایا نہ آسمان پر سیڑھی
لگائی اگر اسی کا نام عجز ہو تو ایسا عجز اتباع رسالت مآب کیواسطے منقصت نہیں بلکہ فخر
ہو چونکہ سوال سوم کے دیباچہ اور سوال دوم کی تمہید میں فقط لن ترانیاں اپنی اور طعن
وتشنیع شیعوں پر ہو جو معمولی باتیں مجادلین کی ہیں جواب اُسکا فضول سمجھ کے اصل
مقصود کیطرف رجوع کرتا ہوں وباللہ التوفیق۔ قولہ التماس اگر حضرات علمائے شیعہ
جواب دینے کا قصد کریں تو اس سے پہلے امور معروضہ ذیل کو ملحوظ فرمائیں اوّل کوئی کلمہ
سخت خلاف تہذیب استعمال نہ فرمائیں۔ اقول آپنے مومنین کے حق میں لاحول
پڑھنا اور رمزہ رجعت صغرے وکبرے کا لکھنا تحریر فرمایا ہو اور امیر المومنین کی شان
میں ارتداد و نفاق وکفر و دیگر کلمات کفر استعمال کئے ہیں کیا ایسے کلمے آپکے نزدیک
خلاف تہذیب نہیں پس اگر ایسے مہذبانہ کلمات کا اسطرف سے بھی استعمال
ہو تو شکایت نہ فرمائیگا یا شاید یہ شرط بھی شل اور شرطوں کے مجیب کے ساتھ
مخصوص ہو اور آپ کو اُسکی پابندی ضرور نہیں۔ خود نا گرفتہ پند مدہ پند دیگران را
بیکاں بتیر جا کند انگاہ بر نشاں ع اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم
قولہ دوم یہ کہ ہمارے نزدیک جناب علی مرتضے رضی اللہ عنہ ایسے ہی صحابی جلیل
القدر اور کامل الایمان اور افضل امت اور واجب المحبت والتعظیم ہیں جیسے شیخین
وذی النورین رضے اللہ عنہم اقول بیشک اہل سنت کے نزدیک مومنین و منافقین
صحابہ یکساں ہیں اسیواسطے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ بنایا گیا مگر یہ
اعتقاد مساوات خلفا خود اصول اہل سنت کے خلاف ہے تعجب ہو کہ آپ کو خود
اپنے اصول سے واقفیت نہیں اور شیعوں کے اصول پر کفر ہو رخدا انفس سید الانبیا

ثابت کرنے پر (معاذ اللہ) کمربستہ ہیں۔ اصل مذہب اہل سنت دربارہ فضیلت خلفا بدیں ترتیب ہے افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذی النورین ثم علی المرتضیٰ کما فی شرح العقائد النسفیة وغیرھا **قولہ** اور جن دلیلوں سے ہم بزرگی اور فضیلت اور کمال ایمانی خلفاے ثلٰثہ وغیرہم کا ثابت کرتے ہیں انھیں دلائل سے بزرگی وکمال ایمانی وقرب من اللہ جناب امیر کا بموجب ہمارے اعتقاد کے ثابت ہوتا ہے **اقول** بیشک یہ آپکا اعتقاد ہو مگر ضرور نہیں کہ آپکا اعتقاد نفس الامر میں بھی صحیح ہو ورنہ ہر فرقہ باطلہ کا اعتقاد صحیح نفس الامر ہوا اور وہ فرقہ حقہ ہو جاے۔ مشرکین کے اعتقاد میں جن دلائل سے الوہیت اصنام ثابت ہوتی تھی انھیں دلیلوں سے الوہیت خدا بھی ثابت ہوتی ہو۔ پس نفس الامر میں نہ انکا اعتقاد صحیح ہو نہ انکا کجا خالق ارض وسماوات وکجا مخلوق از جمادات کجا آقاے نامدار وکجا بندہ درہم ودینار **قولہ** اور ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر یہ دلائل عقلیہ ونقلیہ جنکو ہم بیان کرتے ہیں بفرض محال غلط اور باطل ہوں تو پھر صرف ثبوت ایمان وافضلیت جناب خلفاے ثلٰثہ میں خلل نہیں پڑتا بلکہ جناب امیر کا بھی ایمان کسیطرح ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ ثبوت رسالت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم اور حقیت دین میں بھی سخت رخنہ واقع ہوتا ہے **اقول** اگر مراد آپ کی دلائل سے یہی دلائل مخصوصہ ہیں جنکو آپ نے بتفصیل بیان کیا ہے تو دعوے آپکا باطل ہے کیونکہ بداہۃً ظاہر ہے کہ بطلان بعض ادلہ سے بطلان جمیع ادلہ لازم نہیں آتا۔ یہ دلائل مخصوصہ اگر باطل ہوں تو نہ ایمان جناب امیر علیہ السلام میں کوئی خلل پڑتا ہے نہ اثبات رسالت وحقیت اسلام میں کوئی رخنہ واقع ہوتا ہے اسواسطے کہ اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام میں علاوہ ان دلائل کے ہزاروں دلیل موجود ہیں کما سنذکرہ ان شاء اللہ تعالےٰ اور اثبات رسالت

واسلام میں یہ دلیلیں بیکار ہیں جب نفس ایمان خلفا کو اثبات رسالت واسلام
کوئی دخل نہیں۔ تو دلائل ایمان خلفا کو کیا دخل ہوگا شاید آپ کے صدیق رسالت
واسلام کی تصدیق نہ کرتے تو آپ لوگ ان دونوں کو بھی مثل عدل خدا کے دونوں
ہاتھ سے سلام کرتے۔ اور اگر مراد آپ کی دلائل سے مطلق دلائل عقلیہ ونقلیہ یا دلائل
اربعہ مذکورہ ہیں تو کون کہتا ہے کہ باطل ہیں البتہ جو دلائل آپ نے بتفصیل بیان کے
ہیں باطل ہیں اُس سے آپکا دعوائے یعنی اثبات ایمان خلفا ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ
بعض اُسمیں محض کذب ہیں پس جبکہ خود دلیل ثابت نہیں تو دعوے کو کیا ثابت کریگی
اور بعض مثبت ایمان نہیں پس جبکہ اُن سے مطلق ایمان ثابت نہیں ہوسکتا تو ایمان
خلفا کیونکر ثابت ہوگا۔ اور بعض جو مثبت ایمان ہیں وہ مستلزم آپکے مطلوب کو نہیں
پس بسبب عدم اتمام تقریب کے اُس سے آپکا دعوئے ثابت نہیں ہوسکتا کما سنذکرہ
انشاءاللہ تعالی پس اول من حیث الذات باطل ہیں اور ثانی وثالث من حیث الدلیل
علے المطلوب باطل ہیں پس جب دلائل باطل ہوئے تو دعوائے کیونکر ثابت ہوگا
قولہ مگر حضرات شیعہ اپنی سادہ لوحی اور ناعاقبت اندیشی سے بوجہ بغض وعداوت
خلفا ودیگر صحابہ اُن دلائل بدیہیہ اور بینات قطعیہ میں شبہات بیجا اور توہمات
اور احتمالات لاطائلہ اور تاویلات لاحاصل کرتے ہیں **اقول** یہ اونٹ کے گلے میں بلی
آپ ہر جگہ خلفا کے ساتھ صحابہ کو کیوں نپیٹے لیتے ہیں اور اگر ذکر کیجیے تو اشرار کی قید
لگائی کیونکہ شیعہ اصحاب اخیار سے بغض نہیں رکھتے بلکہ اُنکو جمیع انبیا کے اصحاب
سے بہتر جانتے ہیں اور بعد اہل بیت طاہرین اُنکو افضل امت محمدیہ اور واجب المحبت
والتعظیم سمجھتے ہیں اور ہمراہ رسالت مآب واہل بیت اطہار اُن پر بھی درود وسلام
بھیجتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو دشمن خدا ورسول جانتے ہیں من احبھم فبحبی
احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم شہادات ائمہ میں آپ خود صحیفہ کاملہ

دیگر کتب شیعہ سے فضائل اصحاب ثابت کریں گے جس سے خود ظاہر ہو تا ہو کہ شیعہ
مومنین اصحاب کے فضائل کے قائل ہیں بلکہ بارہ ہزار اسمار متبرکہ اصحاب مومنین
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کتب شیعہ میں بتفصیل مندرج ہیں البتہ مثل اہل سنت
کے ناعاقبت اندیش نہیں ہیں کہ جن منافقوں نے بعد جناب رسالت مآب صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے تمسک ثقلین کے اُن کو خود اپنا محکوم بنانا چاہا اور دونوں
کو ایذا پہنچائی قرآن مجید کو جلایا اہل بیت کا گھر جلانے گئے اور حسب روایت مرویہ صحاح
سنیاں ملعون خدا ورسول وانبیاء مستجاب الدعوات ہوئے۔ اُن کو اپنا پیشوا بنا کے
اپنی عاقبت خراب کریں۔ اور نہ مثل اہل سنت کے سادہ لوح ہیں کہ جن منافقین کی
ایذادہی اور عداوت اہل بیت اطہار سے بدلائل بدیہیہ وبراہین قطعیہ کالشمس فی النہار
روشن ہو اُن میں احتمالات لاطائل اور تاویلات لاحاصل کر کے پرائے شگون کو اپنی
ناک کٹوائیں اور جس بدخواہ امت محمدیہ نے نوشتہ ہدایت امت لکھنے سے جناب
رسالت مآب کو باز رکھا اور باعث ضلالت امت محمدیہ ہوا اُسکو خیرخواہ سمجھ کر اپنا مقتدا
بنائیں۔ **قولہ** جس سے اُنکا تو صرف اسیقدر مدعا ہو کہ ان اکابر دین کا ایمان وفضائل
ثابت نہوں مگر حضرات شیعہ مطمئن رہیں کہ یہ کسیطرح ممکن نہیں کہ ان حضرات بزرگان
دین کا ایمان ثابت نہو اور جناب امیر کا ایمان ثابت ہو جائے **اقول** اثبات ایمان
خلفا اور ایمان جناب امیر علیہ السلام میں جو آپ استلزام بیان کرتے ہیں ظاہر ہے
کہ لزوم بین نہیں ورنہ عقلا اختلاف کیوں کرتے اور جب غیر بین ہو تو آپ کو وجہ لزوم
بیان کرنی تھی فقط دعوائے بے دلیل قبول خرد نہیں ایمان جناب امیر علیہ السلام
کو ایمان دیگر صحابہ سے کیا نسبت کہ جسکا ثبوت یا عدم ثبوت ایک دوسرے کو لازم ہو
جناب امیر علیہ السلام احد من الثقلین ہیں انی تارک فیکم الثقلین لن
تضلوا بعدی ما ان تمسکتم بہما کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی جس

حدیث کا خطاب آپ کے خلفا و دیگر صحابہ کیطرف تھا کہ جسنے ان سے تمسک کیا [illegible]
پائی اور جسنے انکو چھوڑا گمراہ ہوا جناب امیر علیہ السلام مثل کشتی نوح ہیں مثل اهل
بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق
جسنے ان کے دامن میں پناہ لی نجات پائی اور جسنے ان سے کنارہ کیا دریائے
ضلالت میں ڈوبا جناب امیر علیہ السلام مثل باب حطہ ہیں انا فکمثل باب حطۃ
فی بنی اسرائیل من دخلھا غفر لہ جو انکے شیعوں میں داخل ہوا مغفور
اور جو اس سے خارج ہوا مردود ہے جناب امیر علیہ السلام لازم و ملزوم قران مجید ہیں القرآن
مع علی وعلی مع القرآن جس نے ان سے تمسک کیا متمسک بہ ثقلین رہا اور
جسنے انکو چھوڑا اُسنے ثقلین کو چھوڑا اور گمراہ ہوا جناب امیر علیہ السلام لازم و
ملزوم حق ہیں علی مع الحق والحق مع علی جسنے ان کی اطاعت کی حق پر رہا
جسنے ان سے سرتابی کی باطل پر مرا جناب امیر علیہ السلام مثل جناب رسالت مآب
نور خدا ہیں انا وعلی من نور واحد جسنے ان سے اقتباس کیا راہ یافتہ
ہدایت ہوا اور جسنے انسے روگردانی کی گم گشتہ بادیہ ضلالت ہوا جناب امیر علیہ السلام
مثل خدا ورسول کے مولائے مومنین ہیں انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون والا ھم من کنت
مولاہ فھذا علی مولاہ جسنے انکی بندگی کی ناجی ہوا اور جسنے انکی غلامی سے
انکار کیا ہلاک ہوا جناب امیر علیہ السلام متبوع حق ہیں اللھم ادر الحق معہ حیث
دار اور اصحاب تابع حق ہیں بشرطیکہ مومن ہوں جناب امیر علیہ السلام قسیم النار
والجنۃ ہیں انت قسیم النار والجنۃ فیوم القیامۃ تقول للنار ھذا لی وھذا
اور اصحاب معصوم ہیں علاوہ اسکے صدہا دلیل قطعی اس دعوے پر دال ہیں اس مختصر میں
گنجایش اُسکی نہیں بلکہ بلحاظ حدیث صحیحین کے فانما ھو کاذب باعتقاد اخانا

انما استلزام برعکس ہے یعنی ایمان جناب امیر علیہ السلام مستلزم نفاق خلفا
پس ایمان جناب امیر کو مستلزم ایمان خلفا سمجھنا ویسا ہی ہے کہ ایمان جناب رسالت
مآب مستلزم ایمان ابوجہل و ابولہب ہو جو شرف دیدار رسول اللہ میں خلفا کے
ہمسر تھے اور قرب قرابت میں بڑھکر **قولہ** لہذا ہم مجبور ہو کر حضرات شیعہ سے
سوال کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں کہ جو دلائل ہم اہل سنت وجماعت اثبات ایمان
خلفا و جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں پیش کرتے ہیں اگر بالفرض غلط اور باطل
ہوں تو فرمایئے کہ ایمان و فضائل جناب امیر علیہ السلام آپ حضرات کس دلیل سے
ثابت فرماتے ہیں **اقول** جب آپ مجبور ہو کر ہم سے سائل ہوئے تو ہمکو رد کرنا
مناسب نہیں ورنہ شیعوں کو ایمان جناب امیر علیہ السلام ثابت کرنیکی ضرورت
نہیں آفتاب امامت سے نور ایمان ممتنع الانفکاک ہے دلائل ایمان و فضائل جناب
امیر علیہ السلام لاتعد و لاتحصیٰ ہے۔ کیف املی بیراع و مدادہ۔ باب فضل
ضعفت فیہ کبار الکتب ہو مجملا یہ ہے کہ جن دلائل سے ایمان جناب رسالتمآب و اہل بیت
اصحاب اخیار رض ثابت ہوتا ہے اُن سب دلیلوں سے ایمان جناب امیر علیہ السلام ثابت
ہوتا ہے علاوہ اسکے ہزاروں دلیل اثبات امامت حقہ جناب امیر علیہ السلام میں شیعوں
کے پاس ہے جسمیں سے دو ہزار الفین علامہ میں موجود ہیں جس سے ایمان اکمل
جناب امیر علیہ السلام ثابت ہوتا ہے بلکہ علاوہ آپ کے دلائل کے بشارات توریت
و انجیل و دیگر کتب سماویہ و معجزات باہرہ سے امامت حقہ جناب ولایت مآب کو فرقہ
ناجیہ اثنا عشریہ نے ثابت کیا ہے اور علماے اہل سنت نے انھیں لکھا ہے جس سے
ایمان اکمل جناب امیر علیہ السلام بلکہ اُن کے تابعین کا ثابت ہوتا ہے و تفصیلہ فی
المطولات اور قطع نظر ان سب کے ایک دلیل جامع الدلائل و الشرائط صاحب
ایمان کے لئے اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام کے واسطے کافی ہے کہ آیہ مباہلہ میں

باتفاق مورخین و مفسرین و محدثین طرفین مراد انفسنا سے جناب امیر علیہ السلام ہیں کہ وہ اور رسالت مآب باتفاق نور خدا کے دو حصے ہیں پس جب جناب امیر علیہ السلام نفس رسول ہوئے تو جن بشارات و معجزات و واقعات و آیات و احادیث و شہادات انبیا و ائمہ معصومین و صحابہ اخیار و اولیا و اتقیا سے خیر الامم و امیر سے ایمان جناب محبوب خدا ثابت ہوگا انھیں دلیلوں سے ایمان محبوب محبوب خدا بھی ثابت ہوگا اور جو اُسمیں چون و چرا کریگا با بطال ایمان جناب رسالتمآب ہمراہ ابوجہل و ابولہب بیصلے نارا ذات لہب ہوگا اللھم صل علی محمد و ال محمد قولہ ان دلائل مذکورہ کو اگر تسلیم کر لیں گے تو صلی الرغم ایمان خلفا بھی ثابت ہو جائیگا ورنہ ایمان جناب امیر علیہ السلام بھی قیامت تک کسی دلیل سے نہ ثابت ہوگا اقول ان دلائل کے تسلیم کرنے پر بھی ایمان خلفا بسبب عدم اتمام تقریب کے نہیں ثابت ہوتا اور ایمان جناب امیر علیہ السلام بسبب اتمام تقریب اور بسبب تسلیم کے ثابت ہو جاتا ہے اور ان دلائل کے نہ تسلیم کرنے کی کیا وجہ اگر دلیل حق سے کوئی شخص دعوے باطل کو اپنے زعم میں ثابت کرے اور فی الواقع اُس سے ثابت نہو تو وہ دلیل کیوں قابل تسلیم نہ رہیگی آپ پر کیا تمام فرقہ ہائے باطلہ اسی کلام مجید سے اپنے دعاوی باطلہ پر استدلال کرتے ہیں۔ بیک پیمانہ رنگیں کردہ یک شہر مخلہا۔ تو کیا کلام مجید و فرقان حمید قابل تسلیم نہ رہیگا بلکہ یہی کہا جائیگا جو جناب امیر علیہ السلام نے خوارج کے ان الحکم الا للہ سے بطلان امامت پر استدلال کرنے پر فرمایا تھا کہ کلمۃ حق یراد بھا الباطل قولہ اس سوال سے معاذ اللہ ہماری یہ غرض نہیں کہ فی الواقع ایمان جناب امیر علیہ السلام ہمارے نزدیک ثابت نہیں حاشا و کلا ہمارے نزدیک جناب امیر کامل الایمان و افضلین امت میں سے

ہیں **اقول** بیشک بظاہر و اقرار لسانی آپ اُن کو ایسا کہتے ہیں مگر یہ اعتقاد قلبی نہیں
یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم اسواسطے کہ یہ اعتقاد خلاف اصول
اہل سنت ہے جسنے بخرق اجماع بیعت خلافت ابوبکر سے انکار کیا اور حسب روایت
صحاح بعد وفات جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا جب لوگوں کے منہ اُن حضرت
کیطرف سے پھرنے لگے تو مجبوری اُن سے مصالحہ کیا اور فرمایا کہ خلافت میرا
حق تھا مگر تمنے استبداد و اصرار کیا یعنی اس مصالحہ سے تمہاری حقیت خلافت
کا مقر نہیں بلکہ بحکم رسول اللہ مثل صلح حدیبیہ کے تمسے صلح کرتا ہوں اور جسنے برخلاف
سب الشیخین کفر کے شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم سمجھا ایسے شخص کو مومن
کامل اور افضل امت جاننا مذہب اہل سنت کو باطل جاننا ہے **قولہ** چنانچہ اگر خوارج بھی
ہمارے ان دلائل میں مثل روافض کے درباب ایمان جناب امیر علیہ السلام رد و
قدح کریں تو اُن سے بھی ہم یہی سوال کرینگے کہ علاوہ ان دلائل کے کسی دوسری
دلیل سے ایمان جناب شیخین ثابت کردیں **اقول** البتہ آپ خوارج سے ایسا
سوال کر سکتے ہیں کیونکہ سوائے دلائل غیر مستلزمہ للمطلوب کے اور کوئی پونجی نہ
آپکے پاس ہے اور نہ خوارج کے بخلاف شیعوں کے کہ اُن کے پاس ہزارہا دلیل
تامۃ التقریب موجود ہیں اُن کے مُنہ پر ایسے کم مایہ لوگ نہیں آسکتے مگر میرے خیال
میں اہل سنت ایسے کمزور ہیں کہ اُن سے بھی مغلوب ہوجائینگے کیونکہ خوارج بہ نسبت
اہل سنت کے عبادت و ریاضت و معاملہ ناصبیہ میں بہت قوی ہیں اور یکطرفہ ہیں جسکو
راست سمجھتے ہیں اُسکے دشمنوں کو بھی دشمن سمجھتے ہیں اہل سنت کی طرح
نہیں ہیں۔ باعلی ہم دوستی و با دشمنانش ہم وداد۔ گہ بغائط گہ بحلوا می نشیند
ہمیں ذباب۔ اگر ایسا سوال اُن سے کیجئے گا تو وہ آپ کو آپ ہی کے دلائل سے
قائل کردینگے مثلاً اشداء علی الکفار سے آپ ہی کی کتابوں سے ثابت

کر دینگے کہ آپ کے خلفاء نے جناب امیر علیہ السلام اور دیگر اہل بیت پر کس قدر شدت کی اور ہر امر میں اُن کو مجبور کیا چنانچہ آپ کی صحاح سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر کو بعد انتقال جناب سیدہ کے جناب امیر علیہ السلام نے مصالحہ کے لئے طلب کیا اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ حضرت عمر کو ساتھ نہ لائیں لمّا علم من شدۃ کیونکہ حضرت ان کی شدت سے واقف تھے جو اس اثنا میں حضرت پر اور دیگر اہل بیت نبوت پر کی تھی۔ پس جبکہ شدت کرنیوالے آپ کے نزدیک مومن بلکہ امیر المومنین ہیں تو جن پر شدت کی گئی بالضرور آپ کے نزدیک کافر بلکہ امیر الکافرین ہو نگے اور فی الواقع کوئی منصف مزاج بعد دیکھنے اس آیت کلام مجید اور روایت صحاح کے سنی نہیں رہ سکتا یا شدت کرنے والیکو کافر سمجھ کر شیعہ ہو جائیگا یا نفس رسالت مآب کو کافر سمجھ کر خارجی ہو جائیگا جسطرح آیہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور حدیث ان الرجل لیھجر دیکھنے کے بعد کوئی منصف مزاج سنی نہیں رہ سکتا یا اس کلمہ کے کہنے والیکو کافر سمجھ کر شیعہ ہو جائیگا یا جناب رسالت مآب کو ہذیان گو سمجھ کر کافر ہو جائیگا اور چونکہ کتاب تشفی اہل سنۃ و خوارج میں نہایت شرح و بسط سے ثابت کر دیا گیا ہی کہ جتنے سنی ہیں وہ خارجی بھی ہیں بحث ثانی خاتمہ ملاحظہ ہو لہذا اسیطرح آپ کو خوارج کا نام بھی نہ لینا چاہیے کیونکہ وہ آپکے چھوٹے بھائی ہیں **قولہ** ہمارے اس سوال سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمکو سوء عقیدت ہے بجناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب رضے اللہ عنہ ہو حاشا و کلا **اقول** اذا جاءک المنافقون قالو انشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ۔ **قولہ** ہم اپنے سوال کے دائرہ کو وسیع کئے دیتے ہیں۔

اقول یہ تکلیف آپ نے کیوں گوارا فرمائی تنگ ہی رہنے دیتے جب بھی شیعہ عاجز نہ تھے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا مگر یہ کہئے کہ اس ضمن میں آپ کو اپنے قول بدیہی البطلان کی خجالت مٹانی منظور تھی کہ خصم سے بلاحجت کے دلیل ماسوائے دلائل اربعہ کے طالب تھے **قولہ** اور اجازت دیتے ہیں کہ اگر علمائے شیعہ کو جناب امیر علیہ السلام کے ایمان ثابت کرنیکا حوصلہ ہو تو اُن کو اختیار ہے کہ خواہ دلائل عقلیہ یقینیہ سے ثابت کریں یا دلائل نقلیہ قطعیہ پیش کریں مگر یہ یاد رہے کہ اُن دلائل میں کوئی احتمال مخالف اُس قسم کا پیدا نہ ہوتا ہو جس قسم کے احتمالات حضرات شیعہ اُن دلائل واقعیہ قطعیہ میں پیش کرتے ہیں جو اہل سنت اثبات فضائل جناب خلفا میں بیان کرتے ہیں اگر ان دلائل میں کسی احتمال مخالف کی گنجایش ہو تو اُسکے پیش کرنیکا ہرگز قصد نہ فرمائیں۔ **اقول** اول میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ موافق قواعد علم مناظرہ کے ایسے شرائط وقیود جو آپ بیان کرتے ہیں مناظرہ میں اثبات مطلوب کے لئے ضروری ہیں یا نہیں اگر ضروری نہیں تو شیعوں سے مناظرہ میں اسکی پابندی کی خواہش کرنا از راہ جہل یا مغالطہ و عوام فریبی ہے اور اگر ضروری ہے تو کل اثبات مطلوب کے دلائل کو ایسے شرائط سے مشروط ہونا ضروری ہے یا فقط دلائل اثبات مطلوب شیعہ کو ضروری ہے اگر شق ثانی آپ اختیار کرتے ہیں تو آپ خود اپنے پانوں میں تیشہ مارتے ہیں کیونکہ آپ خود تسلیم کر چکے کہ اثبات ایمان خلفا کے دلائل میں احتمال مخالف موجود ہے پس موافق اس شرط کے اُن سے استدلال باطل ہوگا اذا فات الشرط فات المشروط اور ایمان خلفا بھی باطل ہو جائیگا بلکہ اس قسم کے دلائل آپ اثبات رسالت و حقیت معاد اور توحید و وجود باری تعالیٰ میں بھی پیش نہیں کر سکتے پس محبت خلفا میں آپ فقط مذہب اہل سنت سے دست بردار نہوں گے بلکہ ان سب عقائد سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے

اب اپنے شرائط جاہلہ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام کے دلائل میں یہ شرط جو آپ نے بیان کی اگر مقصود اس سے یہ ہے (حالانکہ لفظ احتمال مساعد اسکے نہیں) کہ شیعہ اپنے دلائل کو اس شرط سے پیش کریں کہ ان دلائل میں ایسے اعتراض ہو سکتے ہوں جس طرح اہل سنت کے دلائل میں شیعہ اعتراض کرتے ہیں اور ان کو بدلائل یقینیہ و مسلمہ خصم باطل کرتے ہیں یا غیر مستلزم للمطلوب ثابت کرتے ہیں تو بحمد اللہ ہمارے کل دلائل اس شرط سے مشروط ہیں اگر کسی مخالف کو ہمت ہو تو ان ہزاروں میں سے ایک ہی کو باطل کر دے اور اگر مقصود اس عبارت سے یہ ہے کہ کوئی احتمال مخالف عام اس سے کہ مدلل بدلائل یقینیہ ہو یا نہ ہو تو محض لغو ہے دنیا میں کسی فرقہ کی کوئی ایسی دلیل نہیں جو ایسے احتمال سے مبرا ہو **قولہ** اگر کسی مذہب مخالف کے اصول پر ایمان جناب امیر ثابت کرنے کا قصد ہو تو اول مذہب خوارج کے اصول پر ثابت فرمائیں **اقول** شاید اولیت بسبب تقدم یا شرف خوارج کے اہل سنت پر ہے کیونکہ اس خیال کے موجد وہی ہیں ولکن بکی قبلی فہیج لی البکا بکاھا فقلت الفضل للمتقدم غیر اس شرط کا مقصود بھی بجز عوام فریبی کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اگر مقصود اس سے یہ ہے کہ شیعہ ایمان جناب امیر علیہ السلام کو مطابق اصول حقہ کے ثابت کریں تو بحمد اللہ ہمارے کل دلائل ایسے ہیں کہ مطابق اصول حقہ خوارج و اہل سنت و دیگر فرق ضالہ کے مدلل ہیں اور انھیں سے اصول باطلہ ان کے باطل ہو جاتے ہیں اور اگر مقصود یہ ہے کہ مطابق اصول خوارج ہوں عام اس سے کہ وہ اصول حق ہوں یا باطل تو محض لغو ہے اسواسطے کہ اصول باطلہ خوارج و اہل سنت اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ اس سے کفر یا منقصت جناب امیر علیہ السلام کی ثابت ہو جب ایسے اصول باطلہ پر امر حق کا اثبات غیر ممکن ہے بلکہ جو امر ان اصول باطلہ پر بنا کیا

جائیگا وہ بھی بنا الفاسد علی الفاسد ہوگا اور لامحالہ باطل ہوگا هل تلد الحیۃ
الا الحیۃ اسی اصول کی بدولت اہل سنتہ و خوارج نے دامن معصوم و ہادی حق
کو چھوڑا اور خاطئین کو اپنا پیشوا بنا کے طالب حق و ہدایت ہوئے اسی وجہ سے
بادیہ پیمائے دشت ضلالت ہوئے افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع
امّن لا یھدی الا ان یھدی فما لکم کیف تحکمون اگر یہود و نصاریٰ
آپ سے کہیں کہ ہمارے اصول مقررہ پر آپ رسالت اپنے رسول کی ثابت کیجئے
اور اُن کے اصول مقررہ سے یہ ہے کہ فرزندان حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے
نبوت منحصر اولاد حضرت اسحاق میں ہے اور اولاد حضرت اسماعیلؑ میں کوئی نبی نہ ہوگا
تو تیا جیت تک آپ رسالت جناب رسول خدا کو ثابت نہیں کر سکتے جو جواب آپ
اُن کو دیں گے وہی جواب بعینہ ہماری طرف سے اپنا سمجھیں علاوہ اس کے جب
ہم کسی دعوے کو احادیث اہل سنتہ سے ثابت کرینگے تو خوارج کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا
کیونکہ ماخذ اُن کا اور اہل سنتہ کا ایک ہی ہے یہی صحاح ستہ اور کتب احادیث اہل سنتہ
کتب احادیث خوارج بھی ہیں اُن کی احادیث مثل شیعوں کی احادیث کے اہل سنتہ
سے علیحدہ نہیں ہیں بہرحال آپ مطمئن رہیں کہ جو اصول آپ خوارج کے لکھیں گے یا
اہل سنتہ کے ہم ہر اصول کے مطابق ایمان بلکہ عصمت جناب امیر کو ثابت کر دینگے اور
آپ سے کچھ نہ ہو سکے گا کیونکہ مومن ہر حال میں مومن ہے اور کافر ہر حال میں کافر ہے
قولہ کیونکہ جو نسبت حضرات شیعہ کو جناب شیخین و دیگر صحابہ سے ہے وہی حضرات خوارج
کو جناب امیر علیہ السلام سے ہے اقول مگر آپ نے اپنی نسبت کچھ نہیں فرمایا ہم سے
سنئے اہل سنتہ کو شیخین سے وہی نسبت ہے جو گوسالہ پرستان بنی اسرائیل
کو سامری اور اُسکے گوسالہ سے تھی کہ ہارون امت محمدیہ کو چھوڑ کے سامری
امت کے کہنے سے گوسالہ پرستی کرنے لگے کانّ فی امتی ما کان سف

بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة اور جناب امیر علیہ السلام سے وہی نسبت ہی جو تابعین مسیلمہ کذاب کو جناب رسول خدا سے تھی کہ حضرت کو بطحا کا نبی سمجھتے تھے اور مسیلمہ کو یمن کا **قولہ** پس ایسی دلیل ہونی چاہیے جسکے مقابلہ میں خوارج کو گنجائش چون وچرا باقی نہ رہے جیسے شیعہ کو بمقابلہ اہل سنت باقی رہتی ہی **اقول** بحمد اللہ ہماری سب دلیلیں ایسی ہی ہیں کہ نہ اُس میں گنجائش چون وچرا اہل سنت کو باقی ہی نہ نواصب وخوارج کو مگر تعصب وعناد مانع قبول حق ہوتے ہیں فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به جب جناب رسالتمآب کے استدلال کو مخالفین نے قبول نہیں کیا اور چون وچرا کرتے رہے اور شرائط باطلہ سے مشروط کرتے رہے تو شیعوں کا کیا ذکر ہی آپ اپنے اس جملہ کو یاد رکھئے گا کہ شیعوں کو بمقابلہ اہل سنت چون وچرا کی گنجائش باقی ہی تو آپ اثبات ایمان خلفا سے دست بردار ہو گئے کیونکہ آپ کے نزدیک تو دلیل وہی ہی جسمیں کسی قسم کی گنجائش نہو یہ تقریر الزامی تھی۔ ورنہ فی الحقیقہ خوارج واہل سنتہ کے پاس تو کوئی دلیل ہی نہیں جسے دلیل کہہ سکیں بلکہ جو کچھ ہی وہ زبردستی اسیلئے آخری شرط خلافت ٹھہرا استیلا بنائی گئی **قولہ** ورنہ بھر انصاف کے روسے اپنے آپ کو اثبات ایمان جناب امیر سے عاجز سمجھیں اور اہل حق کی کوشش اور سعی کی داد دیں **اقول** بیشک ہم آپکی کوشش کے ممنون ہیں کہ آپ نے اثبات مطلوب میں ایسی شرطیں لگائیں کہ کوئی اہل سنتہ ایمان خلفا بلکہ کسی اصل مذہبی بلکہ کسی دعوے کو جو مخالف دعوائے شیعہ ہو قیامت تک نہ ثابت کر سکیگا کیونکہ سب دعوائے شیعوں کے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مدلل ہیں پس اُسکے خلاف کے ثابت کرنے کے واسطے اہل سنتہ کو علاوہ دلائل عقلیہ ونقلیہ کے دوسری دلیل لانی پڑے گی پس علاوہ اسکے نہ کوئی دلیل ملیگی نہ

اسکیں گے نہ اُن کا دعوےٰ ثابت ہوگا نہ شیعوں کو جواب دینا پڑیگا اور شیعہ زحمت جوابدہی سے نجات پائیں گے۔ رہانیدی مرا از شر اعدا۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ **قولہ** اور اگر مذہب خوارج پر ثابت نہ کر سکیں اور مذہب اہل حق پر ثابت کرنیکا قصد ہو تو بسم اللہ اسی پر ثابت کریں مگر شرط یہ ہے کہ اول تو اپنے عجز کا اقرار کریں کہ مذہب خوارج کے اصول پر جناب امیر علیہ السلام کا ایمان ہم ثابت نہیں کر سکتے ۲ **اقول** الحمد للہ کہ جسطرح جہاد سنانی اسد اللہ الغالب نے اجسام خوارج کا خاتمہ کر دیا اُسیطرح جہاد لسانی شیعیان غالب علی کل غالب نے اصول خوارج بلکہ نفس خوارج کا استیصال کر دیا کہ ہندوستان میں تو کوئی اسکا مدعی بھی نہیں رہا کہ ہم خارجی ہیں۔ ہاں شاید اب کوئی صاحب پیدا ہوئے ہیں جنکی وکالت قبل از ولادت آپ کر رہے ہیں۔ بہرحال آپ اُن کے وکیل ہوئے ہیں تو اُن کے اصول بیہودہ کی تعدیل فرمائیے اور پھر کرامت شیعیان صاحب اعجاز کی ملاحظہ کیجئے **قولہ** دوسرے محض تسلیم اہل سنت کو اپنی حجت میں پیش نہ کریں کیونکہ اسکے یہ معنی ہونگے کہ اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام کے لئے ہمارے پاس بجز تسلیم خصم کے باعتبار واقع کوئی دلیل نہیں ہے خلاصہ یہ ہوگا کہ فی الواقع مومن نہیں ہاں حسب تسلیم ایک فریق مخالف کے مومن ہیں اور دوسرے فریق کے اعتبار سے نہیں ۱ **اقول** یہ شرط بھی لغو ہے اسواسطے کہ کوئی فرقہ محض تسلیم خصم کو حجت میں پیش نہیں کرتا بلکہ اپنی دلیلوں کی تسلیم خصم اور مسلمات خصم سے تائید کرتا ہے اور اہل سنت اس بحث میں خصم شیعہ کب ہیں بلکہ اخواننا بغوا علینا ہیں **قولہ** تیسرے اُس قسم کے دلائل بھی پیش نہ فرمائیں جس قسم کے دلائل کو اثبات فضائل جناب شیخین میں جو اہل سنت کیطرف سے پیش ہوئے خود باطل و مجروح کر چکے ہوں کیونکہ اپنے مجروحہ دلائل کو بمقابلہ خصم پیش کرنا دلیل عجز ہے۔ **اقول** یہ شرط بھی لغو ہے کیونکہ اگر مقصود اس سے یہ ہے کہ اُن احادیث اہل سنت سے کہ جنکی شیعہ جرح کرتے

ہیں استدلال نہ کیا جاے تو ایسی احادیث مجروحہ سے شیعہ استدلال کیوں کرنے لگے اور
اگر یہ مقصود ہو کہ کل احادیث اہل سنت سے استدلال نہ کیا جاے عام اس سے کہ مجروح ہوں
یا غیر مجروح تو محض لغو ہے آپنے کیوں احادیث شیعہ سے استدلال کیا ہے حالانکہ اکثر
احادیث شیعہ پر جرح کرتے ہیں علاوہ اسکے ایسی احادیث سے استدلال نہ کرنے کی کیا
وجہ شیعہ کل احادیث اہل سنت کو موضوع نہیں سمجھتے اور نہ مجروح کرتے ہیں خصوصاً جن
احادیث اہل سنت سے استدلال کرتے ہیں بوجہ اسکے کہ وہ احادیث مرویہ اہل بیت
سے موافق ہیں اور بمقتضائے لن یتفرقا انکے صدق پر شہادت ثقلین ہوگئی ان کو
یقیناً صحیح جانتے ہیں اور اسوجہ سے کہ طرفین میں پائی گئی اور موافق اور مخالف
کی ان پر شہادت ہوگئی قریب بتواتر و یقین کے مانتے ہیں پس ایسی احادیث سے
ضرور استدلال کرینگے بلکہ علاوہ یقینی ہونے کے چونکہ مسلمہ خصم ہے استدلال اُس سے
اقوی ہوگا کل اہل اسلام باوجودیکہ توریت و انجیل کو محرف جانتے ہیں مگر اس کے
بشارات و پیشین گوئیوں سے استدلال اثبات رسالت جناب رسالتمآب
پر کرتے ہیں اور اُسکو بوجہ موافق ہونے کلام مجید کے صحیح و غیر محرف جانتے ہیں اور
اسوجہ سے کہ مسلمہ خصم ہے اقوی الدلائل سمجھتے ہیں اگر یہود و نصاریٰ آپ سے
کہیں کہ توریت و انجیل کو آپ محرف جانتے ہیں اور اُسپر جرح کرتے ہیں پھر کیوں اُس
کے بشارات سے استدلال کرتے ہیں تو جو جواب آپ اُنکو دیں وہی جواب بعینہ
اپنا ہماری طرف سے سمجھیں قولہ پس بپابندی شرائط مذکورہ جو دلیل پیش
فرماوینگے نہایت شکرگذاری کے ساتھ قبول ہوگی ورنہ قابل التفات نہوگی اقول
آپ کے شرائط تو زیر پا ہوگئے اب اُسکی پابندی کی ضرورت نہیں۔ جناب بندہ اگر
ایسے شروط مہملہ جس سے سد باب مناظرہ ہو جایز ہوتے تو کملائے متقدمین
علم کلام جنکی متاخرین زلہ ربائی کرتے ہیں ایسے شروط باطلہ سے مشروط کرکے

کب مناظرہ کا خاتمہ کر دیتے اور تمام فرقہ ہائے باطلہ اپنے دعاوی باطلہ کو ثابت کر دیتے بدینطور کہ اپنے دعوے باطل پر دو ایک دلیل عقلی و نقلی ناقص پیش کر گذرتے اگر یہ دلیل مخالف کے نزدیک مثبت دعوے نہیں تو اسکے خلاف پر علاوہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کے کوئی دلیل پیش کرے ورنہ قابل التفات نہ ہوگی پس علاوہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کے نہ کوئی دلیل ممکن ہوتی اور نہ بطلان اُنکے دعوے کا ہوتا قولہ اگر یہی ہو سکے تو آخر میں ہم اسکی بھی اجازت دیتے ہیں کہ جناب امیر کا ایمان اپنے ہی مذہبی اصول پر ثابت فرمائیں مگر بشرائط ذیل اقول ہم تو سب کچھ کر چکے مگر اصول شیعہ کے مطابق ثبوت ایمان جناب امیر علیہ السّلام طلب کرنا مختل الدماغ کا کام ہے جب شیعوں کے نزدیک جناب امیر علیہ السّلام نفس رسول و جامع الثقلین و لازم و ملزوم حق و کتاب اللہ و امام مبعوث من اللہ و منصوص بحکم رسول اللہ و معصوم ہر کبائر و صغائر سے ہیں اور اطاعت اور محبت اُن کی عین ایمان اور مخالفت اور عداوت اُنکی عین نفاق ہے پس اس اصل کے مطابق اُن کے غلاموں کے ایمان میں شک نہیں رہتا اُن حضرت کے ایمان کا کیا ذکر ہے قولہ اول یہ اقرار تحریر فرمائیں کہ بروے نفس الامر و مذہب مخالف ہم جناب امیر کے ایمان ثابت کرنے سے عاجز ہیں اقول اسکا تو اب آپ کو بھی اقرار ہو گیا ہوگا کہ بروے نفس الامر و جمیع مذاہب مخالفین ہمنے ایمان جناب امیر علیہ السّلام کو ثابت کر دیا قولہ دوسرے چونکہ مسئلہ اعتقادی ہے پس دلیل قطعی غیر محتمل تاویل ہو اقول ہماری دلیل کی قطعیت کو آپ کا دل جانتا ہے اور ہر منصف مزاج مانتا ہے مگر تعصب و عناد کا کوئی علاج نہیں وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم قولہ تیسرے یہ کہ اُن دلائل قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ یا اجماعیہ کے معارض و مخالف نہو جنسے بروے اصول مذہب شیعہ جناب امیر کا معاذ اللہ توبہ توبہ خارج از ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے اُن کی تفصیل آیندہ معروض ہوگی اقول كبرت كلمة

تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا فلعنة اللہ علی الکاذبین
قولہ جو تم سے اگر کسی امر کا مدار تقیہ پر رکھیں تو پہلے اُسکو بدلائل خصم کو تسلیم کرادیں
اقول تقیہ بنص کلام مجید الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اور
قال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اور الا ان تتقوا منهم
تقاة اور مثل اسکے آیات اور احادیث طرفین سے ثابت ہے کوئی مومن اُسکا انکار
نہیں کرسکتا اور ائمہ معصومین علیہم السّلام کے ہمیشہ مظلوم رہنے کا بھی کوئی
انکار نہیں کرسکتا پس جب صدہا روایت اُن حضرات کی اپنے اصحاب کے ذمّ
خلفا میں مروی ہیں تو دو چار روایتیں ایسی کہ بظاہر اُن سے فضیلت خلفا
ظاہر ہوتی ہے بالضرور کسی خاص وجہ سے ہوں گی کہ جسکی وجہ سے ان حضرات
معصومین نے کوئی مصلحت مثل رفع فتنہ یا حفظ جان یا آبرو اپنی یا شیعوں
کی سمجھی ہوگی پس ایسی روایتیں اگر ذومعنین ہیں تو توریہ ورنہ تقیہ پر محمول
ہوں گی قولہ اور اگر امور متذکرہ بالا میں سے کوئی نہ کرسکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ
قیامت تک نہ کرسکیں گے تو جناب امیر علیہ السّلام کے ہی ایمان سے صرف ہاتھ
دھو نہ بیٹھیں بلکہ مذہب اسلام سے بھی دست بردار ہوں اور تحریر جواب کا
ہرگز قصد نہ کریں اقول ہم تو سب کر چکے اور پھر جب آپ خواہش فرمائیے
حاضر ہیں البتہ قیامت تک کا وعدہ مثل آپ کے نہیں کرسکتے والعاقل
تکفیہ الاشارہ اور بحمد اللہ بدولت ولایت واطاعت جناب امیر علیہ السّلام
بمقتضائے حدیث مرویہ صحاح اہل سنّت کے تجدوہ هادیا مهدیا یاخذ
بکم الطریق المستقیم راہ حق پر فائز ہو چکے آپ اپنی خبر لیجیے اور غیرمنا
کہ بدولت محبت واطاعت خلفا و پابندی اصول اہل سنّت خدا اور رسول و
اسلام سے دست بردار ہوتے ہیں جب خلیفہ برحق کہ ہادی علی الاطلاق اور

محافظ دین خدا و رسول اور متمم فلک شریعت حامل شمس رسالت خاتم النبیین ہو اور اُسی
کی اقتدا پر دار و مدار ہدایت و ضلالت امت ہو جناب رسالتمآب نے مقرر نہیں فرمایا
اور نہ ہمکو تاکید اُسکے اتباع کی فرمائی تو یہ نقص رسالت ہو جو قول باری تعالیٰ فان
لم تفعل فما بلغت رسالتک سے مترشح ہوتا ہو اور ایسے رسول ناقص الرسالت
کو رسول کرنے سے خدا کی خدائی میں نقصان لازم آتا ہو جو اللہ اعلم حیث یجعل
رسالتہ کے خلاف ہو مقام غور ہو کہ جس پیغمبر نے اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ
شفقت رکھی اور طریقہ پیشاب و پاخانہ تک تعلیم کیا وہ ایسے امر اہم خلافت و نیابت
کو کہ جسپر دار و مدار ہدایت و ضلالت امت ہو مہمل چھوڑ گئے ہوں گے کہ عوام امت
جسکو چاہیں باجماع خلیفہ خدا و رسول بنالیں بھلا امت کو کیا معلوم کہ کس میں
مادہ عصمت و ہدایت ہو کہ ہمکو ضلالت سے محفوظ رکھے گا اگر ایسا ہی ہوتا تو خداوند
عالم بھی بندوں کو اختیار دیتا کہ جسکو چاہیں رسول بنالیں اور بندے بھی کسی
سن رسیدہ کو اپنے مطلب کا دیکھ کے منتخب کر کے رسول بنالیتے جب جناب رسالتمآب
مدینہ منورہ سے سفر فرماتے تھے تو کسیکو خلیفہ مقرر فرماتے تھے اور جب دنیا سے
سفر کیا تو کیونکر عقل باور کر سکتی ہو کہ خلیفہ مقرر نہ کیا ہوگا اور اپنی سیرت مرضیہ کو ترک
فرمایا ہوگا اور جب نقبائے بنی اسرائیل مبعوث من اللہ تھے و بعثنا منھم اثنی
عشر نقیبا اور ہمارے حضرت کے خلفا اور نقبا بھی مثل نقبائے بنی اسرائیل ہونگے
یکون من بعدی اثنا عشر نقیبا کنقباء بنی اسرائیل پس کیوں نقبائے
بنی اسرائیل منصوص من اللہ ہوں اور ہمارے حضرت کے نقبا پنچایتی ہوں یہاں
کیوں سنت اللہ بدل گئی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا امام تو محافظ دین
خدا و نیابت رسول خدا ہوتا ہو اُسکے منصوص بحکم اللہ والرسول ہونیکا کیا ذکر ہو کسی
سلطان کی سلطنت بلا حکم خدا و رسول و امام صحیح نہیں اذ قال لھم نبیھم

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا **قولہ** اہل حق۔ ایمان اور نفس
شیخین و دیگر صحابہ کو یا تو واقعات واقعیہ سے ثابت کرتے ہیں یا آیات کریمہ
سے یا احادیث رسول اللہ سے یا شہادات جناب امیر و دیگر ائمہ سے **اقول** جو
دلیلیں آپ بیان کرینگے اکثر اسمیں ایسی ہیں کہ انکو ثبوت ایمان سے کوئی تعلق نہیں
اور نہ قبل از ثبوت ایمان اُن سے کوئی فضیلت ثابت ہو سکتی ہے اور بعض ایسے
ہیں کہ جن سے ایمان ثابت ہوتا ہے مگر آپ کے خلفا کو اُن سے کوئی تعلق نہیں
بعض ایسے ہیں جنسے مذمت خلفا ثابت ہوتی ہے اور آپ اپنی خوش فہمی سے اُسکے
فضیلت سمجھتے ہیں اور بعض محض غلط ہیں تفصیل اسکی رمی الجمرات و تشفی
میں ہے اور حسب وعدہ میں بھی باختصار بیان کرونگا **قولہ** اور جناب امیر کا اثبات
ایمان اور فضائل بھی بجز ایک آخری دلیل کے انھیں دلائل سے کرتے ہیں **اقول**
خداوند عالم اپنی توحید کی خود شہادت دیتا ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو اور
جناب رسالتمآب اپنی رسالت کی خود شہادت دیتے تھے اشھد انی رسول اللہ
پس جناب امیر علیہ السّلام کہ مثل خدا و رسول کے مولائے مومنین ہیں اگر اپنی امامت او
ایمان کی شہادت دیں تو کیا وہ آپ لوگوں کے نزدیک مقبول نہیں اور اگر جناب حسنین
و دیگر ائمہ معصومین علیہم السّلام جناب امیر علیہ السّلام کے ایمان کی گواہی دیں تو اُسکو آپ
قبول نہ کرینگے مگر آپ بھی مجبور ہیں جب آپ کے خلیفہ صاحب نے شہادت جناب
امیر و حسنین علیہم السّلام کی نہیں قبول کی تو آپ اُن کی شہادت کیونکر قبول
کر سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب شہادت جابر کی لنفسہ قبول کریں اور اُن کو
بیت المال سے اضعاف مضاعف عطا فرمائیں اور شہادت اصحاب تطہیر کی لنفسہ
رد کریں اور اُن کے حقوق غصب کرلیں کیا خوب وصیت رسالتمآب پر عمل کیا
اذکرکم اللہ فی اھل بیتی تمسک ثقلین اسیکا نام ہے **قولہ** تشریح اسکی

یجاز واختصار یہ ہے **اقول** ان واقعات سے ایمان خلفا نہیں ثابت ہوتا کئی
وجوں سے اول یہ کہ واقعات واقعیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعات جو آپ بیان
کرینگے بعض بطمع حصول مال وسلطنت تھے جسکی پیشین گوئی منجموں اور کاہنوں
نے کی تھی اور بعض بخیال استحکام سلطنت وتوسیع مملکت وتالیف قلوب رعایا تھے
خوشنودی خدا ورسول وصدق قلبی سے معرا تھے کیونکہ اگر بصدق دل ایمان
لاتے تو حضرت کی ہمراہی میں کافروں کو دیکھکر بیقرار نہ ہوتے اپنی جان کو حضرت
کی جان سے زیادہ عزیز نہ رکھتے النبی اولی بالمومنین من انفسہم۔
حضرت کو نرغہ اعدا میں چھوڑ کے اپنی جان بچاکر بھاگ نہ جاتے باوجود ممانعت
حضرت کے مال غنیمت لوٹنے کو نہ دوڑتے حضرت کے افعال کو وحی خدا سمجھتے
اور نبوت میں شک نہ لاتے نوشتہ ہدایت امت لکھنے سے حضرت کو باز رکھتے
کلمات بے ادبی حضرت کی شان میں نہ کہتے باوجود تاکید حضرت کے لشکر اسامہ سے
بطمع خلافت تخلف نہ کرتے حضرت کی لاش اطہر کو بلا دفن وکفن چھوڑ کے اپنے
استحکام سلطنت کی فکر میں مشغول نہ ہوتے خلافت کو بدون حکم اہل بیت کے اختیار
نہ کرتے جو مومنین صحابہ انکو بسبب خلیفہ ناحق ہونیکے زکوۃ نہ دیتے تھے انکو بحیلہ
ارتداد قتل نہ کرتے جناب امیر علیہ السّلام کو بسبب مدعی خلافت ہونے کے ایذا نہ دیتے
صحابہ کبار کو بسبب طرفداری جناب امیر علیہ السّلام کے تکلیف نہ پہنچاتے اہل بیت کے
ستانے کو انکے حقوق وخمس غصب نہ کرتے اپنے عزیزوں اور مددگاروں کو زیادہ
ازاں دشمنان اہل بیت کو ترقی نہ دیتے خالد پر حد زنا جاری کرتے عبید اللہ ابن
عمر سے قصاص لیتے بعد مرنے کے دولت دنیا نہ چھوڑتے الی غیر ذالک
علاوہ صحابہ مرتدین بھی تو ان واقعات میں شریک خلفائے ثلثہ تھے پس
جب لوگ زکوٰۃ نہ دینے سے مرتد وواجب القتل ہوئے تو ان کو خمس نہ دینے سے

مرتد و واجب القتل سمجھنا چاہیئے کیونکہ زکوٰۃ و خمس ہم پلہ ہیں اور خمس ندینا از
حضرات کا صحاح اہل سنت سے ظاہر ہے بخاری میں ہے کہ جناب سیدہ نے خلیفۂ
اول سے خمس خیبر طلب کیا فابی ان یعطیہا منہ شیئا پس دینے سے
انکار کیا ابوداؤد میں ہے خلیفہ اول کے بارے میں لم یکن یعطی (ذوی) قربیٰ رسول اللہ
کما کان یعطیہم رسول اللہ اور خلیفہ ثانی کے بارے میں ہے قد عرض علینا
عرضا فرأیناہ دون حقنا فابینا ان نقبلہ سو ہم ہم عرض کرتے ہیں کہ مسیلمہ
وغیرہ انکا بصدق دل تھا مگر جب تک حسن خاتمہ نہ ثابت ہو ابتدائے اسلام بے سود
ہے فانما الاعمال بالخواتیم مسیلمہ و دیگر مرتدین صحابہ بھی تو پہلے اسلام لائے
تھے اور داخل صحابہ ہوئے تھے مگر سرکار حدیث میں ہے اہل جہنم ہمیشہ بہشت کا کام
کرتا ہے پھر سبقت کرتی ہے اسکو کتاب پس فعل اصحاب نار کا کرکے دوزخی ہو جاتا
الرجل یصبح مومنا و یمسی کافرا پس ان کے حسن خاتمہ کو دیکھنا
چاہیئے حسب تسلیم آپکی ہدایت و ضلالت بعد انتقال جناب رسالتمآب منحصر تمسک ثقلین
میں تھی اور ان حضرات نے ثقلین کے ساتھ جو سلوک کیا تواریخ و احادیث اہل سنت
ظاہر ہے حضرت نے ثقلین کو حاکم مومنین گردانا تھا انہوں نے انکو محکوم بنایا از
مسجد کو جلایا اہل بیت کے گھر جلانے کی قسم کھائی جناب سیدہ کو ایسی ایذا دی
کہ تادم مرگ انسے ترک کلام کیا اور اپنے جنازہ کی شرکت ان کی پسند نہ فرمائی
جناب امیر علیہ السلام کو ایسی ایذا دی کہ بمجبوری ان سے مصالحہ کیا اور قبر جناب
رسالتمآب سے لپٹ کے فریاد کی یا ابن عم ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی اہل بیت کا خمس و دیگر حقوق ضبط کرکے انکو محتاج
بنایا اُن کے طرفداروں کو شہر بدر کیا پٹوایا خاندان بنی امیہ کو جو ہمیشہ سے دشمن
بنی ہاشم تھے بڑے بڑے عہدے عنایت فرمائے جسکا نتیجہ حسب دلخواہ یہ ہوا کہ

معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کو ہمیشہ پریشان رکھا اور یزید نے خاندان نبوت کا
چراغ گل کر دیا اور خلفائے بنی امیہ نے ائمہ معصومین و دیگر بنی ہاشم کو ہمیشہ ایذا پہنچائی
قید کیا قتل کیا ترویج دین رسالت مآب سے حتے الامکان باز رکھا ظاہر ہے کہ کسی شخص
کا دوست صادق اسکے انتقال کے بعد اسکی اولاد کو ایذا نہ دیگا اور نہ اُن کے دشمنوں
کو قوی کر کے انکو ہمیشہ کیلئے کمزور کر دیگا بلکہ یہ اسی منافق کا کام ہے کہ کسیوجہ سے بظاہر
مورث کا دوست بنا رہا اور بعد انتقال کے اُسکے وارثوں سے کینہ قلبی نکالا جیسا کہ
خود رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی میں دیکھتا ہوں کہ تیری طرف سے
لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے اُسکو بعد میرے ظاہر کریں گے۔ اہل انصاف انصاف سے
کہیں کہ آیا بحکم ثقلین ان لوگوں نے خلافت اختیار کی تھی قرآن مجید تو مومنین کا ولی
خدا اور رسول و علی ابن ابیطالب کو کہتا ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین
امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون اور اسکے مطابق
بحکم خدا رسول خدا نے غدیر خم میں تبلیغ کس شد و مد سے فرمائی اہل بیت بلکہ کل بنی
ہاشم انکی خلافت سے ناراض تھے اور افضل افراد اہل بیت یعنی جناب امیر
علیہ السلام کے ہر امر میں تابع تھے اور اُن کو منصوص بخلافت جانتے تھے دیکھیے اشعار
جناب عم رسول حضرت عباس جو بعد سقیفہ پڑھے تھے خود جناب امیر علیہ السلام مدعی
خلافت تھے خطبہ شقشقیہ میں فرماتے ہیں اما واللہ لقد تقمصها فلان وھو لیعلم
ان محلی منها محل القطب من الرحی اور مکالمہ حضرت کا دربارہ حقیت اپنی خلافت
کے اور مناشدہ کتب اہل سنت میں مذکور ہے پس خاتمہ عمل یہ ہوا کہ باوجود موجود ہونے
امام برحق منصوص من اللہ و رسولہ کے تارک ثقلین ہو کر خود مدعی خلافت ہوئے اور
حال امام کاذب کا مثل نبی کاذب کے ہے اور اسیوجہ سے جب جناب رسالت مآب نے شہدائے
بدر کے حسن خاتمہ کی گواہی دیتے تھے اور ان حضرات نے بھی اپنے ایمان کی شہادت

چاہی تو حضرت نے انکار کیا اور لا ادری ما تحدثون من بعدی فرمایا جس
لفظی ترجمہ یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کیا احداث کرو گے بعد میرے اور ترجمہ حقیقی یہ ہے کہ
یقین جانتا ہوں جو احداث کرو گے بعد میرے کیونکہ عالم علم و واقف واقعات
مابعد اور عالم الغیب بتعلیم خدا کا لا اعلم سے معنی یقین ہوتا ہے اور ایسے ہی اصحاب کو
فرشتے حوض کوثر پر سے دور کر کے جہنم میں ڈالیں گے اور حضرت بترحم فرمائیں گے
رب اصحابی اصحابی یعنی خدایا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو جواب وہی ملیگا جو جناب
رسالت مآب نے ان حضرات کو دیا تھا لا تدری ما احدثوا بعدک تمکو نہیں معلوم
جو احداث ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا اور فی الواقع اس سے زیادہ کیا احداث
ہوگا کہ تمام امت محمدیہ میں تفرقہ ڈال کے گمراہ کر دیا یہی خلافت اول [illegible]
فی الاسلام ہے اگر جناب امیر علیہ السلام کو حسب حکم خدا و رسول خلیفہ کرتے اور
اُن کی اطاعت پر کمر بستہ ہوتے تو حسب روایت صحاح سنیان تجدوہ ھادیا
مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم کوئی شخص امت محمدیہ میں سے گمراہ
نہوتا قولہ صحابہ مقبولین اہل سنت و جماعت مثل حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ
عنہم اجمعین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اول ہی زمانہ شیوع اسلام
میں کہ اسوقت کوئی امید نفع دنیا نہ تھی بلکہ ہر طرح کی ذلت و مضرت کا سامنا تھا
ایمان لائے۔ **اقول** ان واقعات میں بجز اس واقعہ کے اور کوئی واقعہ مثبت ایمان
ظاہری بھی نہیں اور یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور
چند آدمی ایمان لا چکے اور حضرت بسبب مال خدیجہ کے مستغنی ہوے و وجدک
عائلا فاغنی اور اصحاب کی کفالت فرمانے لگے تو خلیفہ اول تشریف لائے یہانتک
کہ تاریخ طبری میں مرقوم ہے پچاس آدمیوں کے بعد ابوبکر صاحب اسلام لائے اور جب
ور ترقی اسلام میں شروع ہوئی اور پیشین گوئی کا یقین ہونے لگا تو [illegible]

بھی تشریف فرما ہوئے علاوہ اسکے ابتدائے اسلام بلا ثبوت حسن خاتمہ کے بے سود ہی اور جب یہ واقعات مثبت دعوے نہیں تو جواب اسکا بھی بیکار ہی مگر حسب وعدہ کچھ نقری بخاطر المومنین بیان کرتا ہوں **قولہ** اپنے عزیز واقارب کو چھوڑ کر ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا کہ اُس وقت میں آپکا کوئی رفیق وغمگسار نہ تھا **اقول** غلط ہی جب کفار نے حضرت کو شعب ابوطالب رضی اللہ عنہ میں نظر بند کیا تھا تو یہ حضرات اپنے اعزا واقارب میں راحت سے بسر کرتے تھے اور حضرت کا کوئی غمگسار بجز جناب امیر علیہ السلام اور حضرت ابوطالب رضی اللہ کے نہ تھا۔ **قولہ** آں حضرت کی اعانت میں اپنی آبرو جان ومال سے دریغ نہ کیا **اقول** آبرو اور مال تو رکھتے نہ تھے البتہ جان تھی جسکو حضرت کی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے **قولہ** کفار ومشرکین کے ہاتھوں سے اذیتیں اُٹھائیں **اقول** کب عمر صاحب کے ہاتھوں البتہ خود مسلمانوں نے اذیتیں اُٹھائیں ماذر حضرت عمار کا قصہ یاد کیجیے اور پھر عمر صاحب کا ارادہ قتل رسول کرنا تو آپکو یاد ہی ہوگا۔ اور بالفرض اگر کچھ اذیت اُٹھائی تو سلطنت بڑی دقتوں سے ہاتھ لگتی ہی اطاعت ثقلین میں مثل ابازر وعمار رضی اللہ عنہما کی اذیتیں اُٹھاتے تو البتہ کمال ایمان اور حسن خاتمہ ثابت ہوتا **قولہ** خدا ورسول کے لئے اپنا وطن چھوڑا خویش واقارب سے رشتۂ الفت توڑا سفر کی صعوبتیں جھیلیں فقر وفاقہ کی مصیبتیں سر پر لیں عزت دنیا سے منہ موڑا ذلت وبیچارگی کو اختیار کیا۔ **اقول** ہرگز خدا اور رسول کے لئے آپ کے صحابہ نے وطن نہیں چھوڑا۔ عمر صاحب تو قبل ہجرت خوش خوش مکہ سے نکلے اور ابوبکر صاحب نے چار سو کا اونٹ جب نو سو کو حضرت کے ہاتھ بیچا تو اور دستی ساتھ ہولئے۔ کیا آپ نہیں جانتے وطن ہی چھوڑنے سے تو عزت دنیا حاصل ہوئی اور ذلت وبیچارگی دفع ہوئی کیا مکہ میں رہتے تو یہ خلافت سہل سے ہاتھ آجاتی۔

نہیں معلوم رشتۂ الفت کسنے توڑا بھائی ہند کفار و مشرکین سے تو ہمیشہ الفت رہی
فقر و فاقہ کی مصیبت سے بدولت انصار نجات پائی ورنہ مکہ میں رہتے تو فاقوں کے مارے
مرجاتے دل کا حال خدا کو معلوم ہے آپ علیم بذات الصدور کیونکر ہو گئے تواریخ و احادیث
سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ تھا وہ سب بطمع دنیا تھا کما ذکر تہ **قولہ** مدینہ منورہ
کو ہجرت کی **اقول** وہی تو پیشین گوئی حکومت کا مقام تھا وہاں کیونکر نہ جاتے
من کان ھجرتہ الی دنیا یصیبھا جس غرض سے ہجرت کی وہ غرض حاصل
ہوئی دنیا ملی حکومت ملی سلطنت ہاتھ آئی۔ **قولہ** مخالفین کے طعن و تشنیع باعث غیرت
و حمیت تھی **اقول** غیرت و حمیت تو چھو نہیں گئی تھی جب بزدلی سے بھاگ گئے
تھے تو خود جناب رسالت مآب غیرت و حمیت دلانے کو یا اصحاب السمرۃ و یا اصحاب
الشجرہ کہکے پکارتے تھے یعنی کہاں جہاد سے بھاگے جاتے ہو درخت ببول کے نیچے
بیعت رضوان کرنیوالے اور کیوں نکث بیعت کرکے جہنم کیطرف جاتے ہو مگر کوئی سنتا
نہ تھا البتہ طعن و تشنیع شیر دلوں کے سنتے تھے اور کام بھی ایسا کرتے تھے **قولہ** کفار
منافقین کی گالیاں آجتک سنیں **اقول** بیشک محسن کشی اور محسن کی اولاد سے بدسلوکی
ایسا فعل شنیع ہے کہ علاوہ لعن خدا و رسول و مومنین کے کفار و منافقین تک بھی گالیاں
دیتے ہیں دیکھئے شمر و یزید کو آجتک ہنود و اہل سنتہ سبھی بُرا کہتے ہیں ~~ع~~ بر کردن شمر ہم زیدہم
کردن لو ~~ع~~ خون شہدا تمام برگردن او۔ **قولہ** آنحضرت کے رنج و راحت میں شریک
رہے۔ **اقول** جبھی تو باوجود ممانعت حضرت کے مال غنیمت پر پہلے ہاتھ ڈالتے
تھے اور جب کڑی پڑتی تھی تو حضرت کو نرغۂ اعدا میں چھوڑ کے پہاڑوں پر جنگلی
بکروں کی طرح اچھلتے بھاگ گئے **قولہ** آپ کے فیض سے مستفید و مستفیض ہوئے
اقول ایسے مستفید ہوئے کہ آخر عمر تک مسئلہ تیمم یعنی کلالہ اور اب سے ناواقف
تھے اور ایسے مستفیض ہوئے کہ مدینۃ العلم باب تھے ~~ع~~ مدارج نبی سے جاہل

رہے مینہ باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ﴿ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

قولہ ہمیشہ غزوات و سفر و حضر میں آپ کے ہمرکاب رہے **اقول** علاوہ ان کے اور
ساتھیں بھی شریک سفر و حضر و غزوات رہتے تھے **قولہ** علوم نبوت کی تعلیم پاکر خیر
امت کے رہنما و پیشوا کہلائے اور اُستاد عالم بنی **اقول** خیر امت کے تو نہیں البتہ
خوارج و اہل سنت کے رہنما و پیشوا و اُستاد ہیں خود بھی ثقلین کو چھوڑا اور ان سے بھی
چھوڑایا **قولہ** آپ کی خدمت سراپا برکت میں رہ کر اخلاق و ملکات کا تجلیہ و تحلیہ کیا
اوصاف و اخلاق حسنہ کے ساتھ متصف ہوئے صفات ذمیمہ سے پاک اور خواہشات
نفسانی سے صاف ہو گئے **اقول** عجب مادہ ناقابلہ پایا تھا کہ باوجود حضوری خدمت
سراپا برکت معدن نبوت و رسالت کے کبھی ایقان رسالت نہوا ہمیشہ شک میں رہے
صلح حدیبیہ سے تو رجعت قہقری فرمانے کو تھے کیونکہ کافروں سے دب کے صلح
کرنے میں رسالت کے ہمراہ پیشین گوئی سابقہ میں بھی شک پڑ گیا تھا مگر کچھ سوچ سمجھ کے
چپ ہو رہے یا حضرت ابوبکر کی دور اندیشانہ مصلحتوں نے روکا حضرت سے بے ادبی کرتے
رہے صفات نفاق یعنی کذب و غدر و خیانت سے مدت العمر موصوف رہے خواہش
دنیا و حکومت میں ثقلین کو چھوڑا اہل بیت کو ایذا دی دشمنان خدا کو ترقی دی دوستان
خدا کو آزار پہنچایا سچ ہے۔ دوں شود از قرب بزرگان خراب ﴿ جیفہ دہد بوے بد
از آفتاب۔ **قولہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت و قرابت کو فخر و سرمایہ عزت
دینی سمجھا۔ **اقول**۔ فخر سمجھنا بجا تھا کہاں قبیلہ تیم و عدی کی لڑکیاں اور
کہاں سید بنی ہاشم بہت سی کفار کی لڑکیاں آپکے شرف سے مشرف ہوئیں بہتا
کہ یہود کی بیٹیوں سے بھی قربت و قرابت حاصل ہوئی مگر بغیر ایمان اس قربت و قرابت
سے کیا ہوتا ہے۔ جب حضرت کے چچا ابولہب کو عزت دینی نصیب نہوئی تو سب پر نکلا
کا ذکر۔ **قولہ** آپ کو بیٹیاں دیکر رسول اللہ کے خسر ہونیکا تاج سر پر رکھا **اقول**

تاج خسروی تو اکثر کافرین ومنافقین نے بھی سر پر رکھا البتہ تاج خسروی بیٹیوں کی
بدولت انھیں دو صاحبوں کو میسر ہوا بیٹیاں بھی ایسی ویسی کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند
ہمیشہ ایذادہی رسالتمآب کے درپے رہیں جسپر سورہ تحریم شاہد ہے بعد انتقال بھی ایذارسانی
نہ یہ باز رہیں نہ وہ باز آئیں نفس رسول کو ایذا دی مقاتلہ کیا بضعۃ الرسول کو غضبناک کیا
ریحان رسول کے جنازہ پر تیر باری کی جس ریحان کے سونگھنے سے حضرت کو راحت ملتی
تھی اسکو حضرت کے پاس نہ رہنے دیا اور جنکی صورت سے حضرت کو وقت انتقال نفرت
تھی اور انکو دیکھکر چادر منہ پر رکھ لی تھی ہمیشہ کا مصاحب بنا دیا مگر یہ نہ سمجھے کہ تاج
خسروی سے تخت و تاج خسروی کے بھی دونو صاحب مالک ہوئے بلکہ تیسرے صاحب بھی
بھی اسمیں حصہ دار نکلے کیونکہ معٰویہ کی خلافت اسی حیثیت سے ہے قولہ آپ کی بیٹیاں اور
نواسیاں لیکر خلعت دامادی بغل میں لیا اقول اس افترا کا کیا جواب ہے کہ آپ تینوں صاحبوں کو
ایک ہی ساتھ داماد رسول بنا رہے ہیں۔ اور صرف حقیقی ہی داماد نہیں بناتے بلکہ نواسی
داماد بھی کہ عیاذاً باللہ ہر سہ صاحب داماد رسول ہوئے کہ بیٹیاں بھی لیں اور نواسیاں بھی
اسکی جزا تو خداوند عالم سے آپ کو ملے گی مگر اصلیت اسقدر ہے کہ چونکہ شیخین حضرت کو اور
حضرت کی اولاد کو اپنے نفس پر قیاس کرتے تھے اسلئے شیخین نے از راہ کمال بے ادبی
اسکی جرأت کی کہ حضرت سے مستدعی نکاح جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہوئے تھے
مگر حضرت نے بحکم خدا رد فرمایا اور جناب امیر علیہ السّلام کو بحکم خدا خلعت دامادی سے مخلع
فرمایا البتہ وہ لڑکیاں جو پہلے ابولہب کافر کے بیٹوں کو دی تھیں عثمان کو دیں جس سے
وہ ذوالنورین کہلاتے ہیں۔ حالانکہ خود انکے روایات سے اسمیں اختلاف معلوم ہوتا ہے
کہ یہ دونوں لڑکیاں حضرت کی تھیں یا اور کی۔ بہرحال صرف اس بنیاد پر کل خلفائے ثلٰثہ
کو داماد بنانا کسدرجہ کی افترا پردازی ہے۔ رہا آپ لوگوں کا یہ خیال کہ حضرت عمر کا رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی سے جو خود بدولت کی پرنواسی ہیں عقد ہوا افترائے محض ہے

کتاب کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم اور دفع الوثوق عن العقول الموثوق فی نکاح الفاروق
ملاحظہ ہو ان تحقیقات کے بعد اہل سنت کو ایسی ذکر سے شرم کرنی چاہیے **قولہ** تا حیات
رسول اللہ آپکے جلیس و انیس و وزیر و مشیر رہے **اقول** شاید آپ لوگوں نے
اُن کو خلعت وزارت عطا فرمایا ہو ورنہ جناب رسالت مآب نے تو مثل حضرت موسیٰ
کے ہارون امت محمدیہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے خدا سے وزیر بنانے کی دعا کی
تھی مگر جب امامت و خلافت آپ لوگوں نے اُن کو عطا کی تو وزارت بھی دے سکتے ہیں
مگر خود علما آپکے اس روایت کو موضوع بھی کہتے ہیں جیسا کہ فوائد مجموعہ شوکانی میں ہے
حدیث انہ آخی النبی بین ابی بکر و عمر فقال لہما انتما وزیرای فی الدنیا
والاخرۃ لا موضوع **قولہ** بموجب ارشاد و شاورہم فی الامر مہمات میں اُن سے
مشورے لئے اور آپکے مشورے پسند خاطر جناب رسالتمآب ہو کر انکی رائے کی تصدیق
و تصویب ہوئی **اقول** یہ تو ان کے نقص ایمان پر دال ہے خداوند عالم نے مولفۃ القلوب
سے مشورہ لینے کو حکم کیا تھا کہ اُنکی تالیف قلب ہو نہ مومنین کاملین سے جناب
رسالتمآب کسیکے مشورے کے محتاج نہ تھے بوحی خدا ہر کام کو کرتے تھے فقط تالیف
قلب کیلئے مشورہ کرتے تھے اور جو حکم خدا ہوتا تھا اُسکی تعمیل فرماتے تھے فاذا
عزمت فتوکل علی اللہ حدیبیہ میں ان کے مشورہ پر عمل فرماتے اور انکی رائے
کی تصویب کرتے تو ان کو رسالت میں شک کیوں پڑتا۔ **قولہ** سرا یا د مواقع فوج
کشی میں دین کے لشکر کے سردار یا دین کے لشکری رہے اور تائید و تقویت
دین میں رسول کے چارہ رہے **اقول** سردار تو کبھی بھی نہیں ہوئے بلکہ
آخر میں زیر کمان اسامہ محکوم ہوئے تھے جسکو کنیز زادہ کہتے تھے جسپر حضرت
بہت غصہ ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم سب سے بہتر ہے اور جسپر حضرت نے قریب
وفات فرمایا لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ جس سے بجائے مدح

لعن پایا جاتا ہے البتہ خیبر میں خجالت اٹھانے کو بلا حکم سردار بن کے گئے تھے اور حسب
عادت واپس آئے جسپر فرار کا لقب عطا ہوا اور لشکری تو اکثر کافر و یہود و منافق
بھی رہتے تھے اسپر کیا فخر ہے۔ اچھے وزیر تھے کہ لشکری اور محکوم بنائے جاتے
تھے کبھی جناب امیر علیہ السلام بھی کسیکے ماتحت کئے گئے **قولہ** ہنگام قرب وفات
آنحضرت نے جبکہ طاقت رفتار تا مسجد نہ تھی امام نماز مقرر فرمایا **اقول** کیا حضرت
عمر اسوقت موجود نہ تھے کہ اس حکم امامت کو بھی مثل حکم نوشتہ ہدایت کے داخل
ہذیان کر دیتے اور ان کو تو حضرت نے محکوم اسامہ کیا تھا اور اسامہ کو روانگی میں حکم
عجلت دیا تھا اور متخلفین پر لعنت کی تھی اور مقصود یہی تھا کہ مفسدین مدینہ میں
نہ رہیں اور خلافت میں رخنہ اندازی نہ کریں پھر پیشوائی نماز کا حکم کیونکر دیا یہ تو بہانہ
ام المومنین عائشہ کی تھی کہ تاج خسروی کی تمہید درست کرنیکو تاج امامت نماز اپنے
باپ کے سر پر رکھا جسپر خطاب **انکن لصواحبات یوسف** عطا ہوا اور آواز
ان کی سنتے ہی حضرت غضبناک ہوئے اور باوجود طاقت رفتار نہ ہونے کے دو آدمی
کے سہارے تشریف لاکر ان کو وہاں سے ہٹایا اور خود نماز پڑھائی اور یہ حضرت رضا
سے مفرور ہوئے **قولہ** بعد وفات سرور کائنات علیہ الصلوات والتسلیمات بوعدہ
خدا آپ کے خلیفہ جانشین ہوئے **اقول ومن اظلم ممن افتری علی
اللہ کذبا** کہاں خدا نے خلافت نبوت کا وعدہ کیا ہے البتہ کل مومنین سے وعدہ
کیا تھا کہ ان کو استخلاف فی الارض یعنی غلبہ وحکومت عطا کریگا کہ بلا خوف کفار
طاعت خدا کرینگے اور وہ وعدہ حضرت کے وقت میں بعد فتح مکہ پورا ہوگیا **قولہ**
اور ان حضرت کے طریقہ مرضیہ وصراط مستقیم پر دم واپسیں تک ثابت قدم رہے
اقول بسبب قرب زمانہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ دین کو بدل
نہ سکے تاہم حتے الامکان اسکی کوشش کرتے رہے متعہ النسا و متعہ الحج کو ممنوع کیا

مسح الرجلین کے عوض مسح الخفین ایجاد کیا حقوق اقربائے رسول کو ضائع کیا الی غیر ذلک چنانچہ موجد تغییر دین خدا کے یہی حضرات ہوئے جسکی تکمیل حضرت معاویہ و دیگر خلفائے مروانیہ نے کی اور دین خلفا اہل باطل میں مثل دین خدا کے اہل حق میں مروج ہو گیا **قولہ** اُن کی خلوص نیت و مساعی جمیلہ نے تمام عالم میں شرق سے لیکر غرب تک اسلام کا ڈنکا بجادیا کفر و کفار مغلوب و نگونسار ہوئے **اقول** جبکہ اسد اللہ الغالب کی نیت خالص و سعی جمیل و شجاعت نے رسالتمآب کے وقت میں اسلام کا ڈنکا عرب میں بجایا اسیکی نیت خالص و سعی جمیل و شورے ورائے نبی و اذن جہاد بمومنین و جواز قتال منافقین نے بعد رسالتمآب اسلام کا ڈنکا فارس و روم میں بھی بجایا کاش جسطرح وہ جناب من جانب اللہ امام و محافظ دین خدا تھے اگر لوگ بھی اُن کو امام و بادشاہ بناتے تو بیشک شرق سے لیکر غرب تک اسلام کا ڈنکا بھی بجتا اور ایمان کا نشان اور تقویٰ کا مراتب بھی بلند ہوتا تاہم وہ جناب اپنے عہدے و منصب کی تعمیل فرماتے رہے اور رائے نیک اور مومنین صحابہ کو تعلیم قتال و اذن جہاد دیتے رہے ولنعم ما قیل عاہبت و فتح در اسلام برکف بوبکر ـ خلیل و اکبر اصنام و بت شکنی ـ **قولہ** حسب وعدہ دین اسلام یعنی دین خلفا کا بول بالا ہوا **اقول** خدا نے تو دین خلفا کے بول بالے کا کہیں وعدہ نہیں فرمایا البتہ منجموں اور کاہنوں نے وعدہ کیا ہو گا کہ جب آپکی سلطنت ہو گی تو مقتضائے الناس علی دین ملوکہم آپکے دین ایجاد کردہ کا بول بالا ہو گا اور فی الواقع اُن کے اتباع میں دین خلفا کی ایسی پابندی ہوئی کہ دین خدا متروک ہو گیا نماز فرض نہ پڑھیں مگر تراویح واجب ہو موزہ پر مسح کرینگے مگر پاؤں پر ممنوع ہو کلوخ لینگے مگر پانی سے استنجا نہ کرینگے حرامکاری کرینگے مگر متعہ حرام ہو الی غیر ذلک **قولہ** خاندان نبوت کی تعظیم و اکرام و توقیر و احترام کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا **اقول** ایسا ہی ہوتا تو جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا جو تصویر مجسم

خلاف جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں ان سے ناخوش ہوکر تا در
کلام کیوں ترک فرماتیں اور ان کی ایذا رسانی کی شکایت کیوں کرتیں اگر اہل سنت
کے فرمانیکا آپ کو اعتبار نہیں تو بخاری کے قول کو تو صحیح سمجھے فہجرتہ فلم تکلمہ
حتے ماتت قولہ باوجود حصول سلطنت دنیا بھی فقر و فاقہ و زہد و توکل میں
عمر گذاری کبھی لذات دنیاویہ و خواہشات نفسانیہ کیطرف ذرا بھی التفات نہ کیا
اقول محض غلط ہے ابوبکر صاحب پہلے بزازی کرتے تھے خلافت ملتے ہی وہ پیشہ
چھوڑا بیت المال سے کھانے لگے۔ یہ زمانہ مختصر تھا بغاوتوں میں ختم ہوا کچھ زیادہ
مزہ نہ اٹھا سکے۔ عمر صاحب نے اسی ہزار سے زیادہ بیت المال کا مال اڑایا جسکو اپنے
بیٹے صاحب کو مرتے وقت وصیت کیا مگر کھایا دھن لوٹ برابر کون دیتا ہے عثمان صاحب
نے تو لاکھوں پر ہاتھ صاف کیا جس سے آخر انکی جان گئی۔ اسپر بھی آپ یہ دعوے
کرتے ہیں تو کیا کہوں۔ بالفرض اگر ایسا کیا تو بغرض تسخیر قلوب بہت سے دنیادار
مکار انکے شریک حال ہیں قولہ حدود خداوندی جاری کرنے میں کسی شے چھوٹے
خویش و بیگانے میں کبھی تفریق نہ فرمائی اقول غلط ہے مغیرہ اور خالد اور ولید ابن عقبہ
اور ولید اور عبداللہ بن سرح پر حدود خداوندی قائم تھی مگر بلحاظ مددگاری ہوا نہ
جاری نہ کی گئی اور ابو شحمہ کا قتل دوسرے ضرب سے تھا قولہ چونکہ ان حضرات نے
محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی کے لئے بغرض اشاعت دین کفار سے
جہاد کیا اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کی جماعت قلیل کو کفار کی جماعت کثیر پر حسب
وعدہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة غالب و منصور فرمایا اور وعدہ ان
یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین جانبین سے سچا ہوا اقول
ان حضرات کو تو مقابلہ کفار سے ایسی نفرت تھی کہ اسوقت نہ خوشنودی خدا کا لحاظ
کرتے تھے اور نہ حمیت عرب کا۔ البتہ مومنین صحابہ بشرکت یا باذن جناب امیر

علیہ السلام جہاد کرتے تھے اور برکت وجود باجود قطب سمار امامت و مرکز دائرہ خلافت اعداء پر غالب آتے تھے اور شر کفار سے محفوظ رہتے تھے النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لامتی قولہ اور سلطنت فارس و روم جسکے فتح کا وعدہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا تھا ان حضرات کے ہاتھوں پر ہی پورا ہوا اقول ان اللہ لیوید هذا الدین بالرجل الفاجر رواہ البخاری قولہ قرآن شریف جو مختلف اوراق میں تھا اور منتشر تھا انھیں حضرات کی سعی و کوشش سے یکجا و مرتب ہوکر تمام عالم میں شائع و مشہور ہوا اور وعدہ خدا تعالے وانا له لحافظون انہیں کے ہاتھوں سے پورا ہوا گویا انکا فعل پسندیدہ جناب کبریا جل شانہ ہوکر خدا تعالیٰ کے فعل کے ساتھ تعبیر ہوا اقول یہ خدا کی قدرت کا اظہار ہے کہ مخالفوں سے اپنے کلام کی حفاظت کراتا ہے اور فرعون سے اپنے رسول کی پرورش کراتا ہے بدون ایمان کے کوئی فعل پسندیدہ خدا نہیں ہے مگر اسکی وجہ تو بتائے کہ جو قرآن عہد رسول اللہ میں جمع ہوا تھا کما فی ازالۃ الخفا کیا ہوا اور جناب امیر جب اُس قرآن کو جمع کر کے لائے تو کیوں انکار کیا۔ اور پھر حضرت عثمان نے اُس قرآن کو کیوں جلا دیا جو بی بی حفصہ نے بھیجا تھا قولہ حق تعالیٰ شانہ نے خلافت نبوت اور دین پسندیدہ پر ایسا متمکن فرمایا کہ کسی مخالف کو جائے چون و چرا باقی نہ رہی اقول ایک ہی بات کو آپ بار بار فرماتے ہیں اور تعداد دلائل بڑھاتے ہیں استخلاف فی الارض سے خلافت نبوت سمجھنا خلاف عقل ہے قولہ سبحان اللہ فی الواقع اسکے عدل کا مقتضا یہی تھا اگر یہ لوگ خلیفہ راشد اور امام برحق نہ ہوتے تو تقاضا عدل خداوندی ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اگر منافق ہو کافر و غاصب ہوکر مظفر و منصور ہو جائیں تو پھر ایسے عدل کو بھی دونوں ہاتھوں سے سلام ہے اگر ایسا ہوتا تو جو چاہے مدعی نبوت ہو جاتا اور کامیاب ہو جاتا حالانکہ یہ ممکن

نہیں **اقول** ماشاء اللہ کیا خوب دلیل حقیت خلافت کی آپ کو سوجھی حضرت معاویہ
باوجود بغاوت مظفر و منصور رہے ولید بن عبدالملک باوجود افعال ارتداد کے ہمیشہ مظفر و منصور
رہا خلفاء سے زیادہ ممالک اسلامیہ میں توسیع کی ہند تک اسلام کو پہنچایا زردشت
کا مذہب اب تک ترقی پر پھولا پھلا گروہ کے کروروں معتقدین اب تک موجود ہیں اگر
تواریخ ترقی کو دیکھکر آپ عدل کیا بلکہ توحید و وجود باری تعالی کو بھی دونوں ہاتھ سے
سلام کیجئے ایسے اقوال پر دعوے ایمان این خیالست و محالست و جنوں۔ عدل
خدا کا حال انشاء اللہ تعالے روز جزا آپ کو معلوم ہوگا وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون **قولہ** ہاں عجب نہیں کہ حق تعالی کی نسبت بھی تقیہ
کی شاخ بعض فرق شیعہ لگانے پر مستعد ہو جائیں **اقول** یہ تقیہ نہیں مہلت
دہی ہے انما نملی لھم لیزدادوا اثما شیعہ خدا و رسول سے گستاخی کفر سمجھتے ہیں
یہ اہل سنت کا شیوہ ہے کہ نسبت کذب و ہذیان کی خدا و رسول کیطرف کرتے ہیں چنانچہ آپ
خود آگے چل کے امیر المومنین کو نفس رسول کہنے والے پر حیف کہیں گے حالانکہ قائل اسکا
خدائے عزوجل ہے **قولہ** پھر بہنگام وفات سلطنت و خلافت پر جو عالم کی دینی و دنیوی
سرداری ہے اپنے کسی عزیز و قریب یا ہاشمی کو جانشین و متمکن نہ کیا بلکہ اسوقت بھی صلاح
امت کو ملحوظ خاطر رکھا اور دنیا سے شوائب نفسانیہ سے پاک و صاف رخصت ہوئے
اقول یہ تو پہلے ہی قرار پا چکا تھا کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو دوسرے کو کیونکر
جانشین کرتے رخصتی کے وقت تو بہت افسوس کرتے تھے مگر بیکار الان وقد
عصیت من قبل **قولہ** اور پہلوے مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مدفون
ہو کر آپ کی مصاحبت و موافقت کے ساتھ مشرف ہوئے اور جو قرب و مرتبہ زندگانی
میں حاصل تھا وہی مرتبہ و تقرب حق تعالی نے انکو بعد وفات بھی عطا فرمایا **اقول**
خدا و رسول نے ان کو وہاں دفن ہونیکا حکم نہیں دیا بعد انتقال بھی یا ایہا الذین

امنوا لا تدخلوا بیوت النبی حتی یوذن لکم کے خلاف کیا حضرت عایشہ
کو کوئی اختیار نہ تھا خود اُن کے والد صاحب نحن معاشر الانبیاء لا نورث
فرما چکے تھے زندگی میں باغ فدک غصب کیا بعد انتقال حجرہ رسول کے غاصب ہوئے
اور مصلحت اسکی بھی ظاہر ہے کہ مومنین کو بھی اسکا یقین ہو جائے کہ جسطرح بتوں نے خانہ
کعبہ میں قبضہ پایا اسی طرح صنمی قریش یہاں قابض ہیں جسطرح اسد اللہ نے
خانہ کعبہ کو اُنسے پاک کیا اسیطرح فرزند ید اللہ ان ارجاس سے حرم رسول کو طاہر
کرینگے **قولہ** علاوہ ازیں ہزارہا واقعات ہیں جو بشرط انصاف ان حضرات کے کمال
ایمان اور فضائل اور مناقب پر بالبداہت دلالت کرتے ہیں **اقول** ہزاروں واقعات
تھے تو ایک ایک واقعہ کو مکرر آپ نے کیوں بیان کیا اُسکے عوض اُنہیں کو ذکر کرتے
اور جسقدر تحریر کیا اُسکی حالت ظاہر ہوئی **قولہ** چنانچہ مخالفان اسلام جو دشمنان دین
نے بھی مجبور ہو کر بلحاظ واقعات تاریخی داد انصاف دی اور ان حضرات کو آنحضرت
صلعم اور دین اسلام کا سچا خیرخواہ قرار دیا ہے ؎ نروی مناقبهم لهم اعدائهم
والفضل ما شهدت به الاعداء۔ دیکھو تصنیفات ڈاکٹر گبن و ڈیون پورٹ و کار
لائل و سیل وغیرہ وغیرہ **اقول** جب مخالفان اسلام اسلام ہی کو نہیں سمجھے تو اسلام
کے خیرخواہ اور بدخواہ کو کیا سمجھیں گے اُن کو کیا معلوم کہ اسلام کی خیرخواہی کرتے
تھے یا اپنی سلطنت کی مورخین اہل سنت کی نقل کردی۔ علاوہ اسکے خیرخواہی اسلام
کوئی واقعہ تاریخی نہیں کہ مخالف کے کہنے کی زیادہ سند ہو **البتہ** گبن صاحب نے
جو تاریخ عروج و زوال سلطنت روم اور سیل صاحب نے جو لکھا ہے کہ علی بسبب نسب اور
تقرب اور سیرت اور موروثی سرداری و سلطنت مکہ کے مستحق خلافت تھے اور ابتدائے
زمانہ بعثت سے تا تجہیز و تکفین رسول کے سچے دوست تھے اور جناب [illegible]
کے ارادوں کو حاسدوں کے حسد نے روکا اور محمد کا بستر مرض عائشہ [illegible]

کی بیٹی اور علی کی دشمن تھی محاصرہ میں تھا اور محمد نے قریب انتقال نوشتۂ خلافت
علی تحریر کرنا چاہا مگر عمر نے روکا وغیرہ وغیرہ واقعات تاریخی ہیں اور ہر موافق و مخالف
اسلام اسکو سمجھ سکتا ہے قولہ کتاب اللہ جسکے حفظ و صیانت کیلئے خداوند کریم کا
محکم وعدہ تھا انکی مدح و ثنا سے مالامال ہے اقول خداوند عالم نے اپنے کلام مجید
میں مومنین صحابہ کی تعریف فرمائی ہے اور منافقین صحابہ کی مذمت کی ہے ہر فضیلت کو
بلفظ آمنو مقید کیا ہے پس پہلے اپنے خلفا کے ایمان کو ثابت کیجئے تب وہ فضائل
اُن کے لئے ثابت ہو سکتے ہیں اور اگر اُن فضائل سے اُن کے ایمان کو ثابت کیجئے گا
تو دور لازم آئیگا وہو محال اور جو صفات مومنین خداوند عالم نے فرقان حمید میں
بیان فرمائی ہیں اُن سے یہ حضرات مخلے اور صفات منافقین سے محلے ہیں اور کسیکا
نام جناب باری تعالےٰ نے بتصریح ذکر نہیں فرمایا کہ جس سے نص قطعی اُسکی
فضیلت یا ولایت کی حاصل ہو البتہ دو آیتیں کلام مجید کی قریب بتصریح ہیں اور
ایسے صفات سے بیان کی گئی ہیں کہ باتفاق فریقین وہ صفات مختصر انھیں دونوں
صاحب کے ہیں جنکے بارے میں اتری ہیں ایک تو آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ و
الذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم
راکعون جو فضیلت جناب امیر علیہ السّلام پر دلالت کرتی ہے جس سے ولایت
وایمان و سخاوت و عبادت آں جناب ثابت ہوتی ہے اور اس سے بالاتفاق جناب
امیر علیہ السّلام مراد ہیں کیونکہ حالت رکوع میں زکوٰۃ دینا صفات مختصر آن جناب سے
ہے اور خود آپکے علما نے بھی اقرار کیا ہے یہ آیہ دلیل امامت و خلافت جناب امیر ہے چنانچہ
علامہ ابوالشکور محمد بن عبدالسعید اپنی کتاب تمہید میں لکھتے ہیں وکذا الجواب عن
قولہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا فنقول ان علیا رض کان ولیا
وامیرا بھذا الدلیل فی ایام سلطنتہ وھو بعد عثمان رض واما قبل ذلک فلا

جس سے معلوم ہوا کہ بدلیل آیہ مذکورہ جناب امیرؑ ولی و امیر تھے اپنے زمانہ میں اور
چونکہ بالبداہۃ معلوم ہے کہ نزول آیہ مذکورہ قبل از رحلت رسولؐ ہے لہذا اُسوقت سے
دلیل امامت ہے نہ بعد وفات عثمان دوسری آیت غار ہے اذ ھما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا جو مذمت خلیفہ اول پر دلالت کرتی ہے
جس سے ایذا دہی جناب رسالتمآب ثابت ہوتی ہے اور اس سے بھی بالاتفاق خلیفہ
اول مراد ہیں کہ معیت فی الغار اُن کے صفات مختصہ سے ہے اہل سنت بسبب عدم
تدبر کے بمقتضائے افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا اس سے فضیلت
خلیفہ اول سمجھتے ہیں حالانکہ پوری آیت دیکھنے سے بسیاق و سباق صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں ایک مذمت کفار کی اور دو مذمتیں ان کی ہیں قال اللہ تعالے
الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اگر تم لوگ ہمارے نبی کی مدد کروگے تو خدا نے اُسکی ہمیشہ
بوقت مصیبت مدد کی ہے اب اُن اوقات مصیبت کو جس وقت مدد کی ہے بلفظ اذ شمار
فرمایا ہے اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین پہلی مصیبت یہ کہ جب کافروں نے
اُسکو مکہ سے نکالا اور درپئے قتل تھے دوسرا دو کا تھا اذ ھما فی الغار دوسری
مصیبت یہ کہ دونوں غار میں تھے اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا
تیسری مصیبت یہ کہ جس وقت اُسکا ساتھی حزن و بیقراری سے اُسکو پریشان کر رہا
تھا اور وہ اُسکو سمجھاتے تھے کہ نہ خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے پس خداوند عالم
نے ان کی معیت و حزن کو مثل اخراج کفار کے حضرت کے مصائب میں شمار کیا ہے
اور فی الواقع ایسے مقام نازک میں ایسے خائف و جاہل و بزدل کی معیت سخت
ترین مصیبت ہے۔ ترا از دشمن اگر بود یار غار ٭ ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار قولہ
کہیں انکو کنتم خیر امۃ کے تاج سے سرفراز فرمایا اور کہیں واللہ ولیہما کا تمغہ
عطا فرمایا اقول دیکھئے آپنے بھی کلہ مدکرنا شروع کیا قرآن سے توڑنے

دعوے کیا تھا ایمان خلفا کا جو خاص ہے اور دلیل لاتے ہیں عام جو عام صحابہ مومنین کی ثنا
میں ہے پھر اس سے آپکا مطلب کیونکر ثابت ہوگا کیونکہ خیر امت سے جمیع مومنین امت
محمدیہ مراد ہیں اور والله ولیہما سے قبیلہ اوس و خزرج جو انصار سے ہیں مراد ہیں جیسا کہ تفسیر
حسینی میں ہے "دو گروہ اند شما کہ مسلمانانند بنو حارثہ از اوس و بنو سلمہ از خزرج" اور آپکے
خلفائے ثلاثہ دونوں سے خارج ہیں اسکے سوا یہ آیہ تو اُن کی مذمت میں ہے نہ مدح میں دیکھو
کتاب تشفی صفحہ ۴۴ قولہ اور کبھی اجر عظیم کا مژدہ سُناتے ہیں اقول یہ آیہ الذین
امنوا وهاجروا وجاهدوا کا خاتمہ ہے جو آگے آپ بیان کرینگے شاید اقتداءً
بسیرت الخلفا ترتیب اُلٹ دی یہ آیہ تو خاص جناب امیرؑ کی مدح و ثنا میں ہے جب عباس
عم رسول اور شیبہ بن طلحہ حجبی خادم بیت اللہ نے بمقابلہ جناب امیرؑ تفاخر کیا کہ ہم
حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور خدمت خانہ کعبہ کرتے ہیں اُنکے جواب میں خدا نے یہ
آیہ نازل کیا اور جناب امیر کے جہاد و ہجرت و ایمان کی فضیلت انکے مقابلہ میں ثابت کی
اس سے آپکے خلفا سے کیا سروکار تفسیر حسینی دیکھیے صفحہ ۳۰ قولہ اور کبھی فانقلبوا
بنعمة من الله لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله کے ساتھ
خوشخبری سناتے ہیں اقول ضمیر فانقلبوا بھی راجع مومنین کیطرف ہے اور آپکے
خلفا تو ان منافقین میں داخل ہیں جو مومنین کو لشکر ابوسفیان سے ڈراتے تھے قولہ کبھی
لا یخافون فی الله لومة لائم فرما کر ان کی مدح و ثنا فرماتے ہیں اقول نے
انفہ زیادہ حل الکتاب ہے اور ابتدا اس آیت کی یہ ہے یا ایہا الذین امنوا
من یرتد منکم عن دینه جسکا خطاب خلفا اور ان کے اتباع کیطرف ہے
کہ اگر تم لوگ مرتد ہو جاؤگے تو خدا ایسی قوم لائیگا جو ان صفات سے موصوف ہوگی
اور مراد اُس قوم سے بتفسیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ اور انکے ہمراہی ہیں اور فی الواقع جب خلفائے ثلثہ اور اُن کے اتباع نے

بعد رسالت مآب ثقلین کو چھوڑا تو سلمان فارسی رضی اور ان کے ہمراہی متمسک ثقلین
رہے اور ہمیشہ تابع حکم جناب امیر علیہ السّلام رہے۔ **قولہ** کہیں اشدّاء علی الکفار
رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا۔ سے
ان کی قدر ومنزلت بڑھاتے ہیں کسی جگہ ان کی تمثیل کتب سابقہ میں کزرع
اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع
کے ساتھ فرما کر ان کے دشمنوں اور بدخواہوں کو لیغیظ بہم الکفار کی تہدید
سے دھمکاتے ہیں **اقول** آخر اس آیت کا وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا
الصالحات منہم مغفرۃ واجرا عظیما ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقصود
اس آیت سے مومنین ہیں اور منافقین داخل کفار ہیں کہ مومنین کی ترقی انکو ناگوار
ہوتی تھی خود جہاد سے بھاگ کر دوسروں کو بھاگنا سکھاتے تھے عمرو بن عبدود کی
شجاعت سے مسلمانوں کو ڈراتے تھے ابوسفیان کو بلفظ سید وشیخ قریش
یاد کرتے **قولہ** کسی جگہ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار
الذین اتبعوہ سے مکرر اطمینان دلاتے ہیں کسی جگہ لکن الرسول والذین
آمنوا معہ جاھدوا باموالہم وانفسہم واولئک لہم الخیرات
واولئک ہم المفلحون اعد اللہ لہم الخ اور الذین آمنوا وھاجروا
وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ
واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم الخ ان کی کامیابی دارین کی پختہ
شہادت دیتی ہیں **اقول** یہ سب آیتیں شان میں مومنین صحابہ کی ہیں جیسے
الذین آمنوا دلالت کرتا ہے اور ہجرت اور جہاد میں بھی فی سبیل اللہ
کی قید ہے جو منافقین ہیں مفتون دہر خدا کے واسطے ہجرت ہوتی تو لاش اطہر رسالت
مآب کو چھوڑ کے فکر دنیا میں کیوں مصروف ہوتے ولنعم ما قیل اہل دنیا کار دنیا

ساختند + مصطفے را بے کفن انداختند - اور اگر جہاد فی سبیل اللہ کرتے تو پیغمبر
کو زغہ اعدا میں چھوڑ کے بھاگ کیوں جاتے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی قتل
محمد کہکے بددل کیوں کرتے **قولہ** حالانکہ منافقوں کے لئے کہیں واولئک
ھم الخاسرون فرماتے ہیں **اقول** کسی منافق کا نام تو باری تعالے نے
نہیں بیان فرمایا بلکہ جو منافق ہو اُسکے لئے خسران ہے اور یہ حضرات تو خسر الدنیا
والآخرہ تھے دنیا میں باوجود سلطنت وغصب خلافت وتصرف بیت المال
مسلمین بقول آپکے فقر وفاقہ سے بسر کرتے تھے اور بسبب ترک ثقلین کے
خسران آخرت ظاہر ہے **قولہ** اور کسی جگہ انما یرید اللہ لیعذبھم فی الحیوۃ الدنیا
کی دھمکی دیتے ہیں **اقول** یہ حضرات نزع کیوقت عذاب ہی کا سامان دیکھکر توبہ
کرتے تھے اور ابتک عذاب یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون میں گرفتار ہیں
قولہ تو اب اہل عقل غور سے دیکھیں کہ صحابہ کبار وخلفائے ابرار اپنے مطالب
دینی ودنیوی میں کامیاب تھے یا خائب وخاسر **اقول** صحابہ کبار رضی اللہ
عنہم وخلفائے ابرار علیہم السلام نجوم فلک ہدایت وبروج سماء ولایت ہیں اُنکا
کیا ذکر اُن کے اتباع کامیاب مقاصد دارین ہیں مگر آپ کو اُن سے کیا تعلق آپ
صحابہ منافقین وخلفائے غاصبین کو دیکھئے کہ مطالب دینی ودنیوی میں کیسے
خائب وخاسر تھے کما ذکرنا **قولہ** کہیں ارشاد ہے والمومنون والمومنات
بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون
الصلوۃ ویوتون الزکوۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم
اللہ جس سے اُن کے اعمال شائستہ سے کمال ایمانی ثابت ہوتا ہے بخلاف منافقوں
کے کہ اُن کے اعمال سئیہ کی تعداد ہو کر خرابی دکھاتی ہے بیان کیجاتی ہے فرمایا ہے المنافقون
والمنافقات بعضھم من بعض الخ **اقول** انہیں اعمال حسنہ کے مفقود

اور اعمال سئیہ کے موجود ہونے سے نفاق ثلثہ و اتباعہم ثابت ہوتا ہے و تفصیلہ
فی نفاق الشیخین والثلثہ **قولہ** کہیں اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا
تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ فرماتے ہیں جس سے ابوبکر
صدیق کا صاحب رسول ہونا اور اُنکے ساتھ بمصاحبہ رسول اللہ خدا تعالےٰ کی
معیتہ کا فخر حاصل ہونا اور نزول سکینہ اُسپر ہونا ثابت ہو کر موجب کمال ایمانی اور
افضلیت ہوتا ہے **اقول** اس آیت سے جو مذمت خلیفہ اول بصراحۃ النص والدلالۃ
ثابت ہوتی ہے اوپر بیان کر چکا ہوں اور رسول اور مومنین کے صاحب و صاحبہ مومن و
منافق سب ہوتے ہیں اذ یقول لصاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی
خلقک الخ اور خداوند عالم مومنین و کافرین و منافقین سب کے ساتھ ہے ولا ادنیٰ
من ذالک ولا اکثر الا ھو معہم اور جیسی معیتہ خدا حضرت کے ساتھ تھی اگر
انکے ساتھ بھی ہوتی تو ان کو حزن کیوں ہوتا اور نزول سکینہ انپر ہوتا تو دوسرے ہی روز
پھر سواقہ کو دیکھکر کیوں بدحواس ہو جاتے نزول سکینہ تو درکنار اگر حضرت کے فرمانے ہی
پر ایمان ہوتا جب بھی ایسی بزدلی نہ کرتے کج طینتوں کو خاک ہو صحبت سے راستی
کا اثر دیا بھی ساتھ بیٹھکے غار میں **قولہ** تعجب تو یہ ہے کہ جناب امیر رسول اللہ پر
جانبازی فرمائیں اور آپ کے بستر پر آپ کی جگہ لیٹیں اور حفظ جاں کی ذرا پرواہ
نہ کریں اور خدائے تعالیٰ اُنکی اشارۃً بھی تمام قرآن میں تعریف نہ فرمائی **اقول** اس
تعجب پر آپ کو خود مضحکہ کرنا چاہیے شان [illegible] متعجب صاحب جب کتب اہل سنت
میں یہ جانبازی جناب امیر علیہ السلام کی مروی ہے تو تعجب جاہلانہ آپکو کرنا نہ چاہیے تھا
بلکہ اگر کچھ بھی انصاف بعقل سلیم ہوتی تو سمجھ لیتے کہ جس کلام جامع میں سب رطب و
یابس موجود ہو اُس میں بالضرور ایسی جانبازی کا ذکر ہوگا کہ جسنے کل اسلام کی
حفاظت کی ورنہ اُسی روز معدوم ہو جاتا اور فی الواقع وہ جانبازی اسی قابل

تھی کہ جسپر خداوند عالم اپنے ملائکہ کے روبرو مباہات فرمائے اور آیہ ومنھم من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ نازل فرمائی جیساکہ تفسیر امام فخرازی میں ہے نزلت فی علی بن ابیطالب بات علی فراش رسول اللہ لیلۃ خروجہ الی الغار ویروی انہ لما نام علی فراشہ قام جبرائیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ من مثلک یا ابن ابیطالب یباھی اللہ بک الملئکہ ونزلت الآیہ صفحہ ۲۸۴ جلد ۲ تعجب ہے کہ آپکے علما تو یوں لکھیں اور آپکو مطلق نظر نہ آئے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قولہ اور ابوبکر بغرض فاسد آپ کے ہمراہ ہوکر واسطے اظہار حال کے جزع وفزع وخوف وملال ظاہر کریں **اقول** بیشک اسیوجہ سے تو اُن کی مذمت خداوند عالم نے کافروں سے مضاعف اپنے کلام مجید میں فرمائی کیونکہ بہ نسبت کافروں کے منافقوں کے اسلام کا ضرر مضاعف ہے اور اسیوجہ سے عذاب بھی مضاعف ہے **قولہ** خداتعالےٰ اُسکا ذکر ایسے کلمات کے ساتھ فرمائے جن میں ظاہرا بلا تاویل اُسکی مدح وثنا پیدا ہوا اشارۃً بھی اون کی نیت نہ ظاہر ہوتی ہو **اقول** خداوند عالم نے تو ذکر انکا کلمہ لاتحزن سے فرمایا جس سے بزدلی اور مذمت اون کی بلا تاویل پیدا ہے کیونکہ نہی خدا متعلق معصیت ہوتی ہے اور کوئی کلمہ اس آیہ شریفہ میں ایسا نہیں کہ جس سے اشارۃً بھی مدح ثابت ہوتی ہو بلکہ ایذادہی رسالتمآب میں شریک غالب کفار ہونا ظاہر ہوتا ہے کما بینا **قولہ** معاذاللہ توبہ توبہ خدا کی نسبت لغو اور جھوٹ کا الزام عائد ہوتا ہے یا یہ کہو کہ ابوبکر سے ڈر کر ایسا کہا **اقول** شیعوں کے نزدیک تو یہ دونوں اعتقاد کفر ہیں البتہ اہل سنۃ کے نزدیک خدا کا کذب بھی عقلا جائز ہے اور خدا کا ابوبکر سے ڈرنا بھی ثابت ہے اکثر بدر بعد رسول کے دریافت کراتا تھا کہ ابوبکر ہم سے راضی ہیں یا نہیں **قولہ** مگر نہیں اسمیں تحریف ہوئی ہے اور لفظ دیلک حذف

ہوا ادھر علی رسولہ کی جگہ علیہ اپنی تعریف کے لئے رکھدیا نعوذ باللہ من ذالک
اقول ویلک کے محذوف ہونے کی کیا ضرورت ہے نصرت خدا کی اُن کی ایذا ہی پر
ویلک سے زیادہ ہے اور علی رسولہ اور علیہ میں فرق کیا ہے جسکی خدا نے نصرت کی
جسکی تائید لشکر ملائکہ سے کی اُسی پہ سکینہ بھی نازل فرمایا جب سب ضمیریں اس آیہ شریفہ
کی مثل الا تنصروہ اور فقد نصرہ اللہ اور ایدہ بجنود لم تروھا کیطرف عائد ہوتی
ہیں تو یہ ضمیر اُنکے ہمراز و ہمسفر کیطرف کیوں عائد ہوگی یہ انتشار الضمائر انتشار حواس
مستدل پر دال ہے قولہ کہیں والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی
سبیل اللہ والذین اٰووا و نصروا اولئک ھم المومنون حقا الخ ان کے کمال
ایمان کی شہادت موکد دیتے ہیں اقول یہاں بھی مومنین و مہاجرین و مجاہدین
فی سبیل اللہ اور انصار کی توصیف خدا نے فرمائی ہے اور جو منافقین ان صفات سے
معرا ہیں اُن کی نفی مغفرت موکد میں موجود ہے لن یغفر اللہ لھم قولہ کہیں اپنی
تائید و نصرت جو اُن کے شامل حال ہوئی ہے فاٰویکم وایدکم بنصرہ ارشاد ہے
کہیں اُن کی تائید و تقویت جو رسول اللہ صلعم کے ہوئی ہے اُسکو موقع احسان میں فرماتے
ہیں ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین اور بکمال لطف اپنے نصر و معونت
کے پہلو بہ پہلو ذکر فرماتے ہیں اقول بیشک جن مومنوں نے جناب رسالتمآب
کی نصرت کی اُنکی خدا نے نصرت کی اور جو منافقین کہ جناب رسالت پناہ کو نرغہ اعدا
میں چھوڑ کے بھاگ گئے اُنکی شیطان نے نصرت کی انما استزلھم الشیطان
قولہ کسی جگہ اپنے موالات بکمال عنایت ذکر فرماتے ہیں فاعلموا ان اللہ مولٰکم
نعم المولی ونعم النصیر اقول بیشک خداوند عالم مولائے مومنین ہے اور جناب
رسالتمآب اور جناب امیر علیہ السلام بھی مولائے مومنین ہیں انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وھم

راکعون اور اللھم من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اور منافقوں کا
مولےٰ نہ خداوند عالم ہے نہ رسالت مآب ہیں نہ امیر المومنین ہیں بلکہ اُن کا مولیٰ طاغوت
ہے اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا
اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات۔ **قولہ** اور
کہیں اپنی رضا و خوشنودی و وعدہ جنات ظاہر فرماتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے رَضِیَ اللّٰہ
عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَہَا الْاَنْہَارُ اور اپنی خوشنودی کے فرد
کے ساتھ ان کی رضا و خوشنودی کی شہادت دیتے ہیں **اقول** یہ سب مومنین
کے لئے ہے اور منافقین کے لئے اعد لھم عذابا الیما ہے **قولہ** غرض مواقع مختلف
قرآن شریف میں مختلف پیرایوں اور صورتوں میں صراحۃً و کنایۃً اور اشارۃً
اور دلالۃً حق تعالےٰ شانہ ان اکابر دین و پیشوایان امت کی تعریف و توصیف
و مدح و ثنا فرماتا ہے جسکی تفصیل اس جگہ احاطہ احصا سے خارج ہے لہذا اسیقدر
قلیل پر اکتفا ہو کر دوسرے مدارج کی نسبت کچھ کچھ عرض کیا جاتا ہے **اقول** بیشک
کلام مجید میں مومنین صحابہ کی اکثر جگہ تعریف ہے جنکے علی علیہ السلام امیر و رئیس و قائد ہیں
مگر منافقین صحابہ و مغیرین و مبدلین و تارکین ثقلین و غاصبین خلافت و حقوق اہلبیت
رسول کو کوئی اُس سے تعلق نہیں بلکہ اُن کی شان میں وہ آیتیں نازل ہوئی ہیں جو
مذمت منافقین و مرتدین میں ہیں **قولہ** احادیث رسول اللہ جو بواسطہ حاملان کتاب اللہ
اور ناقلان دین رسول استناد ل عدالت و ثقاہت قرناً بعد قرنٍ اس بارہ میں منقول ہوئی
ہیں اپنی شہرت و کثرت و صداقت کے اعتبار سے قدر مشترک انکی درجہ تواتر اور قطع او
یقین کو پہونچ گئی ہے **اقول** کتب احادیث شیعہ میں فضائل صحابہ اخیار اور رذائل
صحابہ فجار کے عام طور پر ثابت ہیں پس مثل آیات کلام مجید کے قبل از ثبوت ایمان
خلفا استدلال اُن سے بیکار بلکہ مستلزم دور ہے اور تصریح فضائل خلفا میں

کوئی حدیث نہیں بلکہ بالعکس اسکے ہے البتہ کتب احادیث اہل سنت و نواصب و خوارج مثل صحاح ستہ وغیرہ میں احادیث فضائل و اثبات خلافت خلفا بکثرت پائے جاتے ہیں مگر انھیں کے علما مثل مجدالدین فیروز آبادی و محمد بن علی الشوکانی و عبد الحق دہلوی اُن کے موضوع و مفتری ہونے کے قائل ہیں روز سقیفہ کوئی دلیل اپنی امامت اور فضیلت کے بارہ میں سوائے قرشی ہونے کے نہ لاسکے اب بدولت خلیفہ ششم سفیان حضرت معاویہ کی ہزاروں حدیث انکے اثبات فضیلت وخلافت میں کتب اہل سنت میں موجود ہیں کیونکہ حضرت معاویہ فضائل و آثار جناب امیر علیہ السلام کے مٹانے میں کوشش کرتے تھے اور بالعکس اُسکے فضائل و امامت خلفا کے اثبات میں کدکرتے تھے اور آپ کے صحابہ کبار مثل حضرت ابوہریرہ و انس بن مالک وغیرہما کہ ہمراہ حضرت معاویہ تھے اور اُن کے ساتھ سب و شتم جناب امیر علیہ السلام میں شریک رہتے تھے اور ہر امر میں اُنکے معین و مددگار تھے اور احادیث حسب دلخواہ اُنکے وضع کرتے تھے جیسا کہ بعض توضیح کتاب توضیح و تلویح اہل سنت میں موجود ہے اور اسمیں کوئی عجب نہیں جب یہ حضرات سوداگروں کی خاطر سے فضیلت پیاز میں حدیث وضع کرتے تھے تو بادشاہ وقت کی خاطر سے فضیلت شیخین میں احادیث کیوں نہ وضع کرتے ہونگے البتہ اہل سنت و خوارج باوجود یکہ مٹانے فضیلت جناب امیر علیہ السلام میں ہمیشہ کوشش کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہیں مگر اپنی کتابوں سے احادیث فضائل جناب امیر علیہ السلام کو مٹا نہ سکے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون اب بھی کتابیں انکی فضائل جناب امیر و دیگر اہل بیت طاہرین علیہم السلام سے مالامال ہیں۔ ومليحة شهدت لها ضراتها۔ والفضل ما شهدت به الاعداء قولہ اسکی شہرت کی ایک یہی دلیل کافی ہے کہ حضرات شیعہ کی کتابوں میں باایں بغض و عداوت صحابہ

روایات متضمن مناقب صحابہ بطرق مختلفہ و مضامین متفرقہ پائے جاتے ہیں جنکی تفصیل کی
اس جگہ گنجائش نہیں **اقول** بیشک مومنین صحابہ کی تعریف کلام مجید اور احادیث
فرقۂ ناجیہ اثنا عشریہ میں بکثرت موجود ہیں اور مجترین و مبدلین و محدثین و منافقین
و مرتدین کی مذمت اُسیطرح کلام مجید و احادیث فریقین میں موجود ہیں اگر آپ
اپنے خلفا کا ایمان ثابت کریں تو مصداق اول ہو سکیں گے وذلک غیر ممکن ورنہ
مصداق ثانی ہونگے وذلک متیقن۔ **قولہ** مگر مجملاً اتنا عرض ہے کہ اصول فضائل ضرور
ثابت ہوتے ہیں کہ کہیں کسی روایت سے وزیر و مشیر ہونا ثابت ہوتا ہے کسی جگہ بمنزلہ
اجزا ر گوش و قلب و چشم کے قرار دیئے جاتے ہیں **اقول** یہ دونوں حدیث بتصریح
آپکے علما کے موضوع ہے جیسا کہ تشفی میں تفصیل مذکور ہے علاوہ برال از قسم آحاد
ہیں جو اعتقادات میں قابل اعتماد نہیں اور اگر بالفرض وزیر تھے تو نمک حرام تھے
کہ بعد انتقال بادشاہ کے اُسکی سلطنت غصب کی اور اگر بالفرض مشابہ اجزا سے
اعضا ے الہٰیہ تھے تو باغی تھے کہ اپنے بادشاہ یعنی نفس رسول کے حکم سے
سرتابی کی **قولہ** کہیں انبیاے اولو العزم سے تشبیہ پاتے ہیں کہیں امامت نماز ثابت
ہوتی ہے **اقول** یہ دونوں غلط ہیں اور منشا اُسکا سوء فہمی ہے و تفصیلہ فی التشفی **قولہ**
کہیں اصحابی فیکم کمثل النجوم فرماتے ہیں کہیں دعوا لی اصحابی ارشاد ہے
کسی جگہ من سب اصحابی فاجلدوہ کی دھمکی ہے **اقول** اصحاب وہی ہیں جن کا
خاتمہ ایمان و تمسک ثقلین پر ہوا اور آپکے خلفا اس سے بہرہ نہیں رکھتے اور
لفظ فیکم سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل مخاطب اس حدیث کے اصحاب نہ تھے بلکہ فی
الواقع مراد اصحاب سے اہل بیت عصمت و طہارت ہیں کہ اکمل افراد اصحاب رسالت پناہ
اور مخاطب اسکے دیگر صحابہ ہیں اور اسیوجہ سے شیعہ تارکین اہل بیت کو گمراہ جانتے
ہیں اور سابین جناب امیر علیہ السّلام پر تازیانۂ لعنت برساتے ہیں **قولہ** الغرض ہاں

بغض و عداوت جب اُنکے دشمن اُن کے فضائل نہ چھپا سکے اور کیونکر چھپا سکتے
یہ صدق اللہ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم
نورہ تو اس سے زیادہ اور کیا ثبوت شہرت و تواتر ہوسکتا ہے **اقول** افترائے
محض و تہمت بحت ہے شیعوں کو صحابہ اخیار سے بغض ہے نہ اُن کے فضائل
چھپانے کی کوشش کرتے ہیں البتہ منافقین و تارکین ثقلین و غاصبین خلافت
و موذیان اہل بیت سے بحکم خدا و رسول بغض رکھتے ہیں جن کی مذمت سے کلام
مجید و احادیث رسول حمید مالامال ہیں **قولہ** شہادت جناب امیر و دیگر ائمہ
بروایات متواترہ اس کثرت کے ساتھ مثبت فضائل جناب خلفا و دیگر صحابہ
کرام ہیں کہ کسی عاقل متدین و منصف کو چون و چرا کی گنجائش نہیں وہ چار شہادات
بطور تمثیل معروض ہوتے ہیں **اقول** واضح ہو کہ اکثر خوارج و نواصب و دوستدار
خلفا ہمراہ لشکر جناب امیر علیہ السلام تھے اور معاویہ و دیگر مفسدین اُن لشکر میں
رہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام کوئی امر خلاف خلفا کریں یا اُن کی مذمت بیان
کریں تو یہ سب علیحدہ ہوجائیں اور لشکر میں حضرت کے فساد و تفرقہ پیدا ہو کیونکہ
پچیس چھبیس برس سے اکثر رعایا اور عمال خلفائے ثلثہ کی خلافت کو بالکل حق سمجھے
ہوئے تھے اور اُنہیں کے زیادہ قرابتمندوں کا تمامی ملک پر تسلط تھا بخیال اسی فتنہ
کے حضرت بدعات خلفا کے مٹانے میں کد نہ کرتے تھے اور نہ اُن کے رذائل کو کامل
طور پر اظہار فرماتے تھے جس طرح جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بخیال
تفرقہ قوم حائشہ کعبہ کو بنائے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نہیں بنایا اس تالیف قلب
پر بھی آخر اکثر طلحہ حضرت سے علاحدہ ہوکے برسر جنگ ہوئے اور دیگر ائمہ معصومین
علیہم السلام تو حضرت امیر علیہ السلام سے بھی زیادہ مجبور تھے علاوہ اسکے اکثر کلمات
و محاورات علیہم السلام کے کہ جن سے بظاہر فضیلت خلفا ثابت ہوتی ہے بعین

بحسب عقائد خوارج آپ نے فرمایا ہے اور کہیں بطور مسلمات خصم کے اُس ستار
فرمایا ہے اور کہیں فضل دنیوی اُنکا بیان فرمایا ہے اور چونکہ یہ حضرات علیہم الس
ابلغ البلغا تھے اور بمجبوری اُنکو ذکر خلفا دشمنوں سے کرنا پڑتا تھا تو ایسے
ارشاد فرماتے تھے کہ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے نہ فضائل خلفا ثابت
اور نہ موقع عداوت و شکایت دشمنونکو ملے اسیوجہ سے اکثر کلمات ذو معنی
توریہ کے فرماتے تھے **قولہ** نہج البلاغۃ جو قطعاً کلام جناب امیر خیال کی جاتی ہے
خطوط اور خطبوں میں متعدد ایسے عبارات و کلمات موجود ہیں جن سے جناب
کا کمال فضل ثابت ہوتا ہے **اقول** چونکہ معاویہ و خوارج خلافت خلفائے ثلاثہ
تسلیم کر چکے تھے پس جن فضائل سے وہ بظاہر اُنکی خلافت کی حقیت ثابت
تھے جناب امیر علیہ السّلام اپنے خطوط اور خطبوں میں اُنھیں فضائل سے بطور
مسلمات خصم کے اپنی حقیت خلافت پر استدلال فرماتے تھے نہ یہ کہ فی الوا
حضرت نے کبھی اُنکی فضیلت قبول یا بیان فرمائی ہو۔ حالانکہ وہ فضائل بھی خلفا
نہ تھے بلکہ بالعکس اُسکے تھے **قولہ** اور علاوہ اسکے اور بھی روایات مختلفہ سے
مدعا بخوبی ثابت ہے منجملہ اُنکے خطبہ للہ بلاد فلاں ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام نے ایک شخص
کی تعریف فرمائی جو بروئے عقل و نقل یعنی تصریح علمائے شیعہ بجز احد الشیخین
یعنی ابابکر یا عمر کے دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا **اقول** یہ تو آپ کی صحیح مسلم کی روا
سے ثابت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم جانتے
تھے پس ظاہر ہے کہ ایسے شخصوں کی تعریف حضرت نے کسوجہ سے اور کس
طور سے کی ہوگی اور مقصود حضرت کا اس کلام سے ثابت کرنا اس امر کا ہے
عثمان شیخین سے بدتر تھے اخلاق و سیاست مدن میں اسیوجہ سے زمانہ
خلافت کا بدتر تھا زمانہ خلافت شیخین سے اور باوجود اسکے ہر فقرہ ذو معنیین

تفصیلہ فی رمی الجمرات والمشقی قولہ جسکا ماحصل یہ ہے کہ وہ ایسا شخص ہے
جنے کجی کو سیدھا کیا اور بیماری قلبی کا علاج کیا اور سنت نبوی کو قائم کیا اور
بدعت کو پس پشت ڈالا پاکدامن و بے عیب خدا کی طرف کوچ کیا خلافت کی
بھلائی کو پالیا اور برائی سے بچ گیا طاعت خدا بجالایا اور جیسا چاہیے تقویٰ کیا
لوگونکو ایسے متفرق راستوں میں چھوڑ کر کوچ فرمایا کہ نہ ان میں راہ گم گشتہ
راہ یاب ہو سکے اور نہ ہدایت یافتہ اپنی راہ پانے کا یقین کر سکے اقول اس
اصل میں اکثر آپ نے تحریف وغلطی کی ہے اور جواب تفصیلی تشفی میں مذکور ہے
مگر اصل ماحصل یہ ہے کہ خلیفہ سوم کے بعض شکایات کے مقابلہ میں حضرت نے یہ فرمایا
تھا کہ جسقدر شیخین نے اپنی کج خلقی کو درست کیا تھا جس سے لوگ اُن کے
مطیع ہو گئے تھے عثمان وہ بھی نہ کر سکے اس وجہ سے لوگ اُن سے متنفر ہو گئے
اور جسقدر شیخین نے اپنے امراض نفسانیہ یعنی حرص وطمع وخود بینی وشہوت
پرستی کا علاج کر کے چھپایا تھا جس سے لوگ اُنکے مسخر ہو گئے تھے عثمان
یہ بھی نہ کر سکے بلکہ ظاہر بظاہر حقوق مسلمین غصب کرنے لگے اور عزیزوں کو بالا
تر دینے لگے اور صحابہ کبار کو تکلیف دینے لگے اور اپنے مصارف میں اسراف کرنے
لگے بس سے لوگ اُن کے دشمن ہو گئے اور جسقدر شیخین نے سنتوں کو بظاہر
قائم رکھا اُسیقدر بدعتوں کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے جس سے کہ چنداں کسیکو تبدیل
دین کا امتیاز نہوا اور موید دین سمجھ کر لوگ اُن کے معین و مددگار رہے عثمان یہ بھی نہ
کر سکے بلکہ اس قدر سنت نبوی کو مٹا کر بدعتوں کو ایجاد کیا کہ لوگ ان کو مغیر و مبدل دین
سمجھنے لگے اور انکے قاتلوں کے مددگار ہو گئے اور جسقدر شیخین صاف معاملہ دکھلا کر
بالکل بے عیب) مرے کیونکہ حقوق صحابہ دین کا حق غصب کیا تھا جو بوجہ صبر انکے
بدمعاملگی ومعائب کا اظہار کم کرتے تھے اور لوگوں کو حق سے زیادہ دیتے تھے کہ

اُن کے فضائل کا اظہار کرتے تھے عثمان یہ بھی نہ کر سکے بلکہ دونوں کا حق چھپایا
جس سے بہت جلد بدنام ہوئے اور جسقدر شیخین نے لطف سلطنت حاصل
کیا اور بغاوت و فتنہ خانگی سے محفوظ رہے اُسقدر بھی عثمان سے نہ ہوا اور جسقدر
شیخین عبادت اور تقوے کا اظہار کرتے تھے جو تسخیر قلوب عوام کا باعث ہو
اُسقدر بھی عثمان نہ کر سکے اسیوجہ سے لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو گئے اور جیسا کہ
شیخین نے اپنی ظاہری حالت سے لوگونکو ایسی پیچیدہ راہ اور بھول بھلیاں پر
پھنسایا تھا کہ ہدایت گمراہ اور یقین ہدایت یافتہ دونوں مشکل تھا یعنی جو انکو اچھا
سمجھتے تھے اُن سے اُنکے بُرا سمجھنے کی امید نہ تھی اور جو بُرا سمجھتے تھے اُن سے اُنکے
اعتقاد پر قائم رہنے کی امید نہ تھی عثمان یہ بھی نہ کر سکے بلکہ اپنی گمراہی اسقدر نمایاں
طور پر ظاہر کر دی کہ اُنکے اچھا جاننے والے بھی اُنکو بُرا جاننے لگے اور برا جاننے والے
کو اپنے اعتقاد پر یقین ہو گیا کہ واقعی یہ قابل خلافت نہیں اسیوجہ سے دونوں نے ملکر
اُنکو اپنے مقر پر پہنچایا اسی خطبہ سے آپکے اسلاف بھی ہمیشہ استدلال کرنے میں مگر کسی
نے یہ نہیں سوچا کہ اس خطبہ میں جیسی ظاہری مدح ہو اُس سے بڑھکر ایسی مذمت ہو کہ کسی
طرح اُسکا مداوا نہیں ہو سکتا خلف البدعۃ پر غور کیجئے اور فقرہ لا یہتدی فیہا ضال
ولا یستیقن المہتدی پر اچھی طرح تامل فرمائے تو معلوم ہو قولہ سنجہا اُنکے شارح
نہج البلاغۃ جناب امیر کے ایک خط کا ٹکڑا نقل کرتے ہیں جسکے الفاظ یہیں اقول اما
نہج البلاغۃ تو شیعہ و سنی و معتزلہ سب قسم کے ہیں شارح کی تعیین کیوں نہیں
کی یہ سب مخالف آپ کے ہے سند قابل سند نہیں علاوہ اسکے جب خود نہج البلاغہ میں
بقول آپکے فضائل خلفا بکثرت موجود ہیں تو شارحوں سے کیوں ٹکڑا مانگنے لگے
شائد خطبہ شقشقیہ میں کیفیت خلفا دیکھکر اُدھر سے نا امید ہوئی تو شارحین
اہل سنت کیطرف دست طلب دراز کرنے لگے گو وہ لکھی مجبور ہیں کیونکہ علامہ جناب ابن

علیہ السّلام بھی بقول ابن ابی الحدید معتزلی تحتِ کلام الخالق وفوق کلام المخلوق ہے
اور قریب بحدِ اعجاز ہے اُسمیں تحریف کر نہیں سکتے اُسکا مثل بنا نہیں سکتے **قولہ**
وذکرت ان اجتبیٰ لہ من المسلمین اعوانا ایدھم بہ فکانوا فی
منازلھم عندہ علی قدر فضائلھم فی الاسلام وکان افضلھم
فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق
وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم
وان المصائب بھما فی الاسلام لجرح شدید یرحمھما اللہ وجزاھما
باحسن ما عملا **اقول** یہ ٹکڑا جو آپکو شارحین سے ملا وہ بھی مفید مطلب
نہیں لا یشبع ولا یغنی من جوع اسمیں حضرت نے خود فرمایا ہے کما زعمت یعنی
اے معاویہ یہ سب امور تیرے اعتقاد میں ہیں نفس الامر میں نہیں اسی وجہ سے کہ اس سے
مذمتِ خلفا ثابت ہوتی ہے اسکا ترجمہ آپنے نہیں کیا وتفصیلہ فی رمی الجمرات **قولہ**
منجملہ انکے جناب امیر نے زمانہ شیخین کو اس وعدہ خداوندی کے پورا ہونیکا زمانہ قرار دیا
جو خلیفہ بنانے اور دین پسندیدہ کے مستحکم کرنے اور خوف کو امن سے بدلنے کی نسبت
فرمایا تھا **اقول** محض غلط ہے کہیں جناب امیر علیہ السّلام نے انکے زمانہ کو ایسا نہیں
فرمایا البتہ زمانۂ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے وتفصیلہ فی التنقی
قولہ منجملہ اُنکے خوارج کو فرماتے ہیں فلم تضللون عامۃ امۃ محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ بضلالی **اقول** اسکو خلفا کے ایمان ونفاق سے کوئی تعلق نہیں بلکہ
حضرت بمقابلہ خوارج اپنے اثباتِ امامت پر مسلمہ خصم سے استدلال فرماتے ہیں کہ میرے
گمراہ جاننے سے اُن مہاجرین وانصار کو جو میری حقیت خلافت پر اجماع کر چکے ہیں تمکو
گمراہ ماننا پڑیگا حالانکہ وہ لوگ حسب تسلیم تمہارے اہل الحل والعقد ہیں اور اجماع اُن کا
بمقتضاے لا یجتمع اُمتی علی الضلالۃ حق ہے اور خلافت خلیفۂ اول بھی

خیال تمہارے بسبب اسی اجماع کے حق ہو پس پیری ضلالت سے اُنکی ضلالت لازم آئیگی اور اُنکی ضلالت سے سب مسلمات تمہارے ہباءً منثوراً ہوجائیں گے

قولہ منجملہ اُن کے شارح نہج البلاغۃ آپکا ارشاد نقل کرتے ہیں ما کنت الا رجلا من المہاجرین اوردت کما اوردوا وصدرت کما اصدروا الخ اس شہادت جناب امیرؑ سے بلکہ آپکی کرامت سے ہمارا دعواے مدلل ثابت ہوگیا کہ آپکا حال دوسرے مہاجرین جیسا ہی اگر وہ راہ یاب ہوگئے تو میں بھی راہ یاب ہوں اور وہ گمراہ ہوں تو میں بھی گمراہ ہوں تو اگر کوئی شخص مدعی ایمان جناب امیر ہوکر اور شخص مہاجر کے ایمان سے انکار کرے تو اُسکا دعواے بشہادت جناب امیر جھوٹا و باطل ہوگا اور جب معاویہ نے جناب امیر علیہ السّلام کو لکھا کہ آپ نے مہاجرین و انصار کو ورغلا کے عثمان کو قتل کرا دیا پس حضرت نے اُسکو جواب بطور مسلمہ خصم کے دیا کہ جب تو مہاجرین کو بسبب شرکت ثلثہ کے اچھا جانتا ہی پس میں اگر اُنکی ہمراہی کی تو کیا بُرا کیا آخر میں بھی ایک شخص مہاجرین سے ہوں اُترا میں جہاں وہ اُترے اور پھرا میں جیسا کہ وہ پھرے پس اُنکو اچھا سمجھنا اور مجھکو بُرا کہنا خلاف عقل ہی اور اس شہادت جناب امیر سے بلکہ آپ کے اعجاز سے ہمارا دعواے مدلل ثابت ہوگیا کہ خلیفہ ثالث مومن نہ تھے ورنہ اُنکے ایراد قتل سے سب مہاجرین کا گمراہ ہونا لازم آئیگا اور اسی سے ظاہر ہوگیا کہ ثالث مثل اول و ثانی کے فقط منافق نہ تھے بلکہ حسب فتوے ام المومنین عائشہ اقتلوا نعثلا فقد کفر فی دارِ آخر میں مرتد ہوگئے تھے اسیوجہ سے مہاجرین و انصار نے اُن کے قتل پر اجماع کیا اور اسی سے ثابت ہوگیا کہ خلافت عثمان جسکی فرع ہی یعنی خلافت شیخین بدرجہ اولی باطل ہی اور اسی سے ثابت ہوگیا کہ اگر کوئی شخص مدعی ایمان مہاجرین و انصار ہوکر ایمان عثمان سے انکار نکرے تو جھوٹا و بے ایمان ہی اور اسی سے ثابت ہوگیا کہ تبعہ عثمان تبعہ مرتد ہیں

اولا اور تبعہ دجّال ہیں آخراً لکمال فے الحدیث پس واسے برقومے کہ مرتدین کو اپنا
امام وپیشوا بناکے خود بھی مرتد وخارج از ایمان ہو جائیں اور اپنے خیال فاسد میں
اپنے کو کامل الایمان سمجھ کے بیکار تکلیف عبادات وریاضات کے مثل جوگیوں کے
اٹھائیں اور مومنین کاملین یعنی اتباع معصومین علیہم السلام کو منافق وکافر بنائیں
ھل ننبئک بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا
وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا **قولہ** تفسیر حضرت امام حسن عسکری
میں ہے ان رجلا ممن یبغض ال محمد واصحابہ او واحدا منھم
یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل ما خلق اللہ لاھلکھم اجمعین
اقول اسی وجہ سے شیعہ خلفا کو مومن نہیں سمجھتے بلکہ قابل عذاب مذکور جانتے
ہیں کیونکہ بغض انکا آل محمد واصحاب محمدؐ سے ظاہر ہے جناب سیدہ وامیر علیہ السلام
کو ایذا پہونچائی حضرت عمار وابازر وعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم ودیگر صحابہ
کبار کو تکلیف دی پٹوایا شہر بدر کرایا جناب سیدہ کا گھر جلانے گئے قوم مالک بن
نویرہ کو جلایا **قولہ** اور نیز اُسی تفسیر میں وارد ہے یاموسیٰ اما علمت ان فضل
صحابۃ محمد علی صحابۃ جمیع المرسلین کفضل ال محمد علی ال جمیع المرسلین
صحیفہ کاملہ میں امام سجاد سے منقول ہے جسے حضرات شیعہ بطور وظیفہ پڑھتے ہوں گے
اللھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ والذین
ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ **اقول** پھر آپ کو کیا منافقین تو نہ آل میں داخل
ہیں نہ محسنین صحابہ میں **قولہ** سید دلدار علی صاحب اپنے اساس میں بحوالہ طبرسی
امام ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے ابوبکر صدیق کی نسبت فرمایا لست
بمنکر فضل ابی بکر **اقول** اصل یہ ہے کہ رئیس النواصب قاضی یحییٰ بن اکثم
نے روبرو خلیفہ جور مامون الرشید کے فضائل خلفا میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

سے مکالمہ شروع کیا جسکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ میں فضل دنیوی ابوبکر کا انکار نہیں
کرتا مگر جو فضائل اخروی تو بیان کرتا ہے باطل ہیں کیونکہ مخالف کلام مجید ہیں اور فضل
سے حضرت نے بطور توریہ کے فضل دنیوی مراد لیا بقرینہ ابطال فضل اخروی جیسا کہ
خلیفۂ اول نے بقول آپ لوگوں کے رجل یہدینی السبیل سبیل سے سبیل اخروی
مراد لی تھی اور یہ لطف کلام امام ہے کہ توریہ کرنیوالے کے ذکر میں خود بھی توریہ فرمایا
قولہ علاوہ ازیں ان حضرات کے زمانہ خلافت میں جناب امیر کا باہم شیر و شکر رہنا
اعانت و تائید کرنا صلاح و مشورے نیک دیتے رہنا صریح دلیل ثبوت مدعا ہے
اقول ان حضرات نے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جو بدسلوکی کی کتب اہل سنۃ
سے ظاہر ہے البتہ جناب امیر علیہ السلام بمفحوائے و احسن الی من اساء الیک
انکے ساتھ سلوک نیک فرماتے تھے باقی تائید و اعانت اسلام و حفاظت دین خدا
و شوریٰ و اذن جہاد تو کار منصبی حضرت کا منجانب اللہ تھا اُسکے حکم کی تعمیل
فرماتے تھے کیا لات و منات و عزیٰ کی موجودگی سے جناب رسالت نے خانۂ خدا میں
نماز پڑھنی چھوڑ دی تھی **قولہ** الی اصل اس قسم کے دلائل الحق اثبات ایمان و فضائل
جناب خلفا و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں قائم کرتے ہیں اور
بڑے دعوے کے ساتھ سینہ ٹھوک کر کہتے ہیں کہ شیعہ و خوارج بھی بجز ان دلائل کے
کوئی دوسری دلیل اثبات ایمان جناب امیر یا جناب شیخین میں ہرگز پیش نہیں کر سکتے
اور اگر بالفرض یہ دلائل معروضہ باطل ہو جائیں تو پھر ہرگز کسیطرح کسیکا ایمان
خلفا و صحابہ میں سے جن میں جناب امیر بھی شامل ہیں ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ مصداق
کارد باستخوان رسالت و حقیقت اسلام میں خلل واقع ہوتا ہے **اقول** لاحول ولا
قوۃ الا باللہ یہ وہی ہذیانات ہیں جو ابتداے مرض میں آپسے صادر ہو گئے تھے اور
ابتک بسبب کثافت مادہ کے نقش کالحجر ہیں جناب بندہ شیعوں کو آپکے دلائل کی

ضرورت نہیں بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو بسبب امام برحق منجانب اللہ ہونے
کے اکمل الایمان جانتے ہیں اور دیگر صحابہ متمسکین ثقلین کو بسبب تمسک
ثقلین کے مومن کامل جانتے ہیں اور تارکین ثقلین کو بسبب ترک ثقلین کے
منافق جانتے ہیں **قولہ** بلکہ حضرات شیعہ کو دو مرحلے سخت دشوار پیش آتے
ہیں کہ اول تو یہ کہ جب ان دلائل کو بوجہ عداوت صحابہ تاویلات رکیکہ کرکے باطل
اور غلط قرار دیں گے اور یہ دلائل بزعم انکے باطل و غلط ہوجاوینگے تو اثبات ایمان
جناب امیر میں انکو اپنا مستدل کسیطرح قرار نہ دے سکیں گے نہ کوئی دوسری
دلیل اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام میں انکے پاس موجود ہے پس اثبات ایمان
جناب امیر علیہ السلام سے عاجز ہونگے ۱ **قول** آپ ہی انصاف فرمائیں کہ اول
منزل آپکی ناصبیت کی کس خوبی سے ختم کی گئی کہ آپکے دلائل سے ایمان جناب
امیر علیہ السلام کا بسبب اتمام تقریب کے اور نفاق خلفا کا بسبب عدم اتمام
تقریب کے ثابت کیا گیا اور علاوہ ان دلائل مخصوصہ کے ہزاروں دلیل بلکہ مسلمہ آپکے
اور اکابر کے اور دلائل بھی اثبات ایمان جناب امیر علیہ السلام میں مجملاً بیان کئے
گئے جسکو آپ بسبب قلت نظر کے محال سمجھتے تھے اب دوسری منزل آپ کی
خارجیت کی بھی انشاء اللہ اسی خوبی سے پا انداز کردیجائیگی **قولہ** دوسرا مرحلہ
یہ ہے کہ جب مخالفین شیعہ یا مخالفین جناب امیر علیہ السلام شیعہ کے کتب مذہبی
سے جناب امیر کے خارج از ایمان ہونیکا ثبوت دینگے اور بروے روایات معتبرہ
شیعہ معاذ اللہ توبہ توبہ جناب امیر کا نفاق و ارتداد کالشمس فی نصف النہار
اثبات کو پہونچا دینگے تو اسوقت ان حضرات دشمن دوست نما کو اثبات ایمان سے
عاجز ہونے پر اکتفا نہوگا بلکہ صراحۃً بموجب اپنی ایمانی روایات کے اقرار کفر و نفاق
امام الائمہ کرنا پڑیگا اور رجعت صغرے سے بلکہ کبرے کا مزہ یاد آجائیگا **اقول**

اور جب شیعیانِ حیدرِ کرار غیر فرار المنصیں دلائل سے ایمان اکمل جناب امیر
علیہ السلام کا ثبوت دینگے اور روایات معتبرۂ اہل سنّت سے نفاق و ارتداد اخلفا
ثلٰثہ کا کالشمس فی نصف النہار اثبات کو پہونچائیں گے تو اسوقت ان حضرات
دشمن دوست نما کو اثبات ایمانِ خلفا سے عاجز ہونے پر اکتفا نہو گا بلکہ مرادف
بموجب اپنی ایمانی روایات کے اقرار کفر و نفاق خلفاے ثلٰثہ کرنا پڑیگا اور قیامت
صغرٰے بلکہ قیامت کبرٰے میں جو حالت انکی انشاءاللہ ہونیوالی ہے نظروں کے سامنے
پھر جائیگی اور ولنذیقنّہم من العذاب الادنٰے دون العذاب الاکبر
کا مزہ یاد آجائیگا قولہ شائد کسی ناواقف کو تردد تامل ہو کہ جنکا ولاو تمسک اس
حد تک پہونچا ہو کہ انبیا و رسل سے بھی بڑھا دیا ہو انکی کتب دین و ایمان سے
ثبوت کفر و نفاق کے کیا معنی مگر سچ ہے۔ دوستی بیخرد خود دشمنی است چنانچہ
انبیا علیہم السلام کو بھی باوجود دعوے عصمت کے کفر تک سے نہ چھوڑا اب
ذرا متوجہ ہو کر سنئے اور اس کا ثبوت لیجئے مشتے از خروار و قطرہ از بحار تفصیل
دوسری وقت پر حوالہ ہو کر اجمالاً عرض ہوتا ہے اقول اگر کسی جاہل کو شبہ ہو کہ جنکا
ولاو تمسک خلفا اس حد تک پہونچا ہو کہ نفس رسالت مآب یعنی امیر علیہ السلام و ذریت
الاکرم یعنی امام مہدی علیہ السّلام عجّل اللہ ظہورہ اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السّلام سے
بڑھا دیا ہو انکے کتب دین و ایمان سے ثبوت کفر و نفاق خلفا کے کیا معنی مگر ایک
دوستی بندر کی دوستی ہے چنانچہ انبیا علیہم السّلام کو بھی باوجود دعوے عصمت
خاطی و گناہگار ٹھہرایا اور خداوند عالم پر بھی باوجود دعوے الوہیت و اصدقیت
کے کذب جائز رکھا اب ذرا متوجہ ہو کر سنئے اور اسکا ثبوت لیجئے اور اگر تفصیل کا شوق
ہو تو نفاق الشیخین والثلٰثہ و دیگر کتب مطولہ مطاعن ملاحظہ فرمائیے قولہ بعد
وفات جناب سرورِ کائنات علیہ و علٰے آلہ الصلوٰۃ ثقلین یعنی کتاب اللہ و عترت

باقی رہی جنکے حفظ اور تمسک اور نگہداشت کی وصیت کمال شد و مد کے ساتھ
کی گئی تھی اب حضرات شیعہ عقل و انصاف کی آنکھوں سے اپنی ہی کتابوں میں
پڑھیں اور دیکھیں کہ جناب امیر نے اُنکے ساتھ کیسا سلوک کیا **اقول** حدیث
ثقلین فقط شیعوں کے یہاں نہیں اہل سنت کے یہاں بھی ہے اور آپکے خلفاکو
بھی اُنکے حفظ و تمسک و نگہداشت کا حکم جناب رسالت مآب نے فرمایا تھا پس ان
لوگوں نے جیسا تمسک و حفظ و نگہداشت کی کتب اہل سنت سے ظاہر ہے اور مجملاً
ہمنے بھی بیان کیا کہ خود حاکم ثقلین بن گئے جناب امیر علیہ السلام کو ایسی ایذا پہنچائی
کہ بمجبوری مصالحہ کیا جناب سیدہ کو ایسی تکلیف دی کہ مدت العمر ان سے ترک
تکلم کیا قرآن مجید کو جلایا اہل بیت کا گھر جلانے گئے الی غیر ذلک پس بقول آپکے
اُنکا ارتداد و نفاق و کفر کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر ہو گیا اور مذہب اہل سنت و
خوارج باطل ہو گیا کما ھو باطل فی نفس الامر اور یہ کہنا کہ جناب امیر علیہ السلام
نے تمسک بثقلین نہیں کیا ایسا ہے کہ کوئی مجنون کہے کہ ثقلین نے خود تمسک ثقلین
سے نہیں کیا یا لازم و ملزوم نے لازم و ملزوم کے ساتھ تمسک نہیں کیا یا جزو
نے کل کے ساتھ تمسک نہیں کیا اسواسطے کہ جناب امیر علیہ السلام اس اعتبار سے
کہ افضل افراد اہل بیت و اصحاب تطہیر اور متبوع کل اہل بیت و عترت رسول اور
حافظ قرآن مجید و واقف رموز کلام حمید حسب تعلیم رسول خدا بلکہ مصحف ناطق تھے
نفس ثقلین ہیں اور بمقتضائے لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض اور علی
مع القرآن والقرآن مع علی لازم و ملزوم کلام مجید ہیں اور اسوجہ سے کہ جناب
امیر علیہ السلام داخل اہل بیت ہیں اور اہل بیت داخل ثقلین ہیں حضرت بھی داخل و
جزو ثقلین ہوئے فان جزء الجزء جزء اور کسی شی کا اپنے نفس سے جدا ہونا
الشی عن نفسہ ہے اور جدا ہونا لازم کا ملزوم سے و بالعکس یا جزو کا کل سے۔

خلاف فرض ہے کیونکہ جسکو لازم یا ملزوم یا جزء فرض کیا تھا وہ لازم یا ملزوم یا جز
نہ رہیگا وہ محال اور جب دعوائے آپکا عقلاً محال ہوا تو جو دلائل اُسکے آپنے
بیان کئے باطل بلکہ محال ہونگے کیونکہ جس سے اثبات محال کیا جائے وہ بدرجۂ
اولے محال ہوگا اب فرمایئے کہ جس کنوئیں کو آپنے ہلاکت غیر کیلئے کھود رکھا
اسمیں خود اوندھے منہ گرے یا نہیں وحاق بآل فرعون سوء العذاب
قولہ علی الحاشیہ ناظرین کو واضح ہو کہ یہ کفریات کتب شیعہ سے بمقتضائے
نقل کفر کفر نباشد محض الزاماً نقل کئے گئے ہیں سائل کو اس سے بری و بیزار
سمجھیں **اقول** یہ کفریات و ہذیانات آپکے دلیل الزامی جب ہو سکتی ہیں
کہ شیعوں نے جناب امیر علیہ السلام کا ثقلین سے خارج ہونا تسلیم کر لیا ہو
یا خصم نے بدلائل تسلیم کرایا ہو ورنہ یہ دلیل نہ تحقیقی ہے نہ الزامی ہے بلکہ دلیل کم اعقلی
وناکامی ہے **قولہ** اول کتاب اللہ کو لیجئے جب وفات سرور کائنات کے بعد
اصحاب مرتد ہوئے اور دین کو درہم برہم کیا اور اپنی مرضی کے موافق جھوٹے
اور غلط مسائل لوگوں کو بتلا کر گمراہ کرنے لگے **اقول** کیا اہل سنۃ اسکے قائل
نہیں اصحاب مرتد نہیں ہوئے تھے تو خلیفۂ اول نے جہاد کن سے کیا اور
جھوٹھ و افترا کرتے تھے تو جناب رسالتمآب نے قد کثر علی الکذابۃ کیوں
فرمایا **قولہ** اور کتاب اللہ کو جسکی نگہبانی کا وعدہ بکمال تاکید ہوا تھا تحریف کیا
اور سورتیں اسمیں سے نکال ڈالیں اور جو چاہا اُسمیں بڑھایا جس سے آجتک
قلوب مخلصین پاش پاش ہیں اور وہی قرآن محرف تمام عالم میں شرق سے
غرب تک پھیلایا **اقول** یہ سب اعتقاد اہل سنت کے ہیں کہ اسمیں کمی و زیادتی و زوال
کے قائل ہیں سورۂ برات نصف سے بھی کم ہے سورہ حفد و خلع وغیرہ نکال
ڈالے گئے سورۂ یوسف والحمد و معوذتین داخل قران مجید نہیں اضافہ کئے گئے

اکثر فصحا کے کلام اسمیں بڑھائے گئے بلکہ بقول ام المومنین عائشہ کاتبین عثمان
اونگھ اونگھ گئے اور قرآن مجید کو غت ربود کر دیا الی غیر ذلک من الکفریات
والخرافات وتفصیلہ فی الکتب المطولہ والتشفی علاوہ اسکے یہ نظم کلام مجید کہ
جسکا اعجاز و فعل خدا ہونا صد ہا آیات سے ظاہر ہے فاتوا بسورۃ من مثلہ
اہل سنت کے نزدیک کلام خدا نہیں بلکہ اُن کے نزدیک کلام خدا کلام نفسی ہے اسیوجہ
سے اُنکے امام کوفی نماز میں ترجمہ فارسی یا انگریزی قرآن مجید کا پڑھنا جائز سمجھتے
ہیں اور شیعوں کے نزدیک ایسے اعتقادات کفر ہیں اِسی نظم کلام مجید کو جس کے
نقوش مابین الدفتین موجود ہیں کلام خدا و فرقان ضلالت و ہدا و شمس الدجے
و منار الہدے و ہادی برحق و احد الثقلین سمجھتے ہیں لا یاتیہ الباطل من بین
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من عزیز حکیم۔ اور ایسے کلام اور اہل بیت و
عترت رسول کے تارکین کو مرتدین و منافقین جانتے ہیں قولہ الیسی سخت ضرورت
کے وقت میں جناب اسد اللہ نے اصلی قرآن منزل من اللہ کو جسمیں مدائح اہل بیت
اور فضائح صحابہ صاف صاف لکھے ہوئے تھے ایسا صندوق تقیہ میں دبکا یا کہ آجتک
شیعیان ایران اور فدائیان کوفہ الہند کو خواب میں بھی زیارت نہیں ہوئی اور
انشاء اللہ قیامت تک نہ ہوگی اقول اس نظم کلام مجید کا اصل قرآن منزل من اللہ
نہ ہونا اور نصف سورہ برات کا کہ فضائح منافقین صحابہ میں تھا قرآن مجید سے
خارج ہو جانا اعتقاد اہل سنت ہے البتہ جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ خداوند
عالم اپنے کلام مجید کو بمقتضائے وانا لہ لحافظون مخالفین و منافقین سے
حفاظت کراتا ہے اور جسطرح زمانہ بنی اسرائیل میں اپنے رسول کی فرعون سے پرورش
کرائی اُسیکا نمونہ امت محمدیہ میں طابق النعل بالنعل والقذہ بالقذہ دکھاتا ہے
تو اپنے لکھے ہوئے کلام مجید کو آپنے ظاہر نہیں کیا دو وجہ سے اول یہ کہ اُس کے

شائع کرنیکی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس کلام مجید اور اسمیں کوئی فرق معتد بہ نہ تھا دوم یہ کہ حضرت نے خیال فرمایا کہ جسطرح ان اشرار نے میرے ساتھ کہ احد الثقلین ہوں بے ادبی وگستاخی کی ہے بالضرور ثقل آخر یعنی کلام مجید کے ساتھ بھی بے ادبی وگستاخی کرینگے لہذا اُس کلام مجید کو پوشیدہ رکھا کیونکہ اُسمیں علاوہ کلام خدا ہونے کے دو عظمت اور بھی تھی ایک تو احد الثقلین وہم پلہ کتاب خدا و مصحف ناطق کا جمع کیا ہوا دوسری نفس رسول وہارون اُمت محمدیہ کا لکھا ہوا اور فی الواقع اگر وہ کلام مجید موجود بین الناس ہوتا تو حضرت محرق القران مثل مصحف ابن مسعود وغیرہ کے اُسکے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے اور فرماتے اذا ما جئت ربک یوم حشر + فقل یارب حرقنی الولید۔ اور کوئی ناواقف یہ خیال نہ کرے کہ اگر اُس کلام مجید میں فرق نہ تھا تو حضرت نے جمع کرکے خلیفہ اول پر پیش کیوں کیا اسوجہ سے کہ اولًا تو اُسوقت تک کوئی کلام مجید جمع ہوکر مروج نہ ہوا تھا اور نہ اسکی طرف کسیکو خیال تھا بلکہ جناب امیر علیہ السّلام کے پیش کرنے سے لوگوں کو خیال ہوا اور زید بن ثابت وابی بن کعب کو حکم دیا گیا کہ اوراقِ منتشرہ اور صدورِ مومنین سے جمع کریں دوم اتمامِ حجت منظور تھی کہ بروز قیامت جناب باری تعالیٰ میں عرض کریں کہ خداوندا میں کلام مجید ہمراہ لیکر اور تصویر مجسم ثقلین کی بنکر ان لوگوں کے روبرو گیا کہ تم لوگ حسب حکم خدا و وصیت رسولِ خدا ہم دونوں کے ساتھ تمسک کرو اور ہم دونوں کی اطاعت کو واجب و باعث نجات جانو مگر ان لوگوں نے ہم دونوں کے تمسک سے انکار کیا اور اطاعت سے انحراف کیا رب ان قومی اتخذ واھذ القران مھجورا قولہ اور ہمیشہ بلکہ اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی اُسی جھوٹے اور مصنوعی قرآن کو ان نماز میں پڑھتے رہے اور اپنے شیعوں کو اسیکی تلاوت کا حکم دیتے رہے اور اسی کی تلاوت پر مثوبات اخروی کا مژدہ سناتے رہے **اقول** اب آپ ہی سرگرمیاں

ہوئے کہ اگر یہ کلامِ مجید بقول آپ کے معاذ اللہ جھوٹا و مصنوعی ہوتا تو اسکی تلاوت کا
حضرت شیعوں کو کیوں حکم دیتے اور اسکے فضائل کیوں بیان فرماتے اور نمازوں میں
خود کیوں پڑھتے اور شیعوں کو پڑھنے کا حکم کیوں دیتے بلکہ جسطرح اپنی خلافت کی
حقیت اور جھوٹے اور مصنوعی خلفا کی مذمت اپنے شیعوں سے بیان کی اسیطرح
اس کلام مجید کا منزل من اللہ نہونا اور اسکا جھوٹا اور مصنوعی ہونا بھی بیان فرماتے
بلکہ جن کلمات کے کہنے کا جھوٹے اور مصنوعی خلفا کے بارہ میں حکم دیا جس سے
آجتک قلوب مخلصین خلفا پاش پاش و پارہ پارہ ہیں اسکے بارہ میں بھی جایز
رکھتے۔ عزیزِ من جواب است این نہ جنگ است ۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است
قولہ نہ کبھی دشمنانِ دین کو تحریف و اشاعۂ قرانِ محرف سے روکا **اقول** جب
خداوند عالم نے دشمنانِ دین مرتدین و منافقین و شیاطین سے قوت تحریف
و اضاعۂ کلام مجید کی سلب کر دی تو حضرت کو روکنے کی کیا ضرورت تھی اور کس فعل کو
روکتے جب قوت معدوم تھی تو وجود فعل غیر ممکن تھا قولہ با این ہمہ قوت و شجاعت کہ
عمر فاروق آپ سے مرتے دم تک ڈرتے رہے ایک بھی دھمکی نہ دی ایک بھی معجزہ
نہ دکھایا اگر روک نہیں سکتے تھے تو اپنا سچا قران ہی شایع کر دیتے **اقول** لاحول
ولا قوۃ آپ نے بھی کسکا نام لیا بلکہ جن کی صورت دیکھکر آپ کے جنابِ ممدوح ڈرتے
تھے اور جہاد سے بھاگتے تھے وہ بھی جنابِ امیر علیہ السّلام کے خوف سے اب
تک قبر میں لرزاں ہونگے جبھی تو آپ بھی اُن کو اسد اللہ الغالب کہتے ہیں مگر روکنے
کی ضرورت کیا تھی اور معجزہ دکھلانے کی حاجت کیا تھی وہ حضرت تو مثل ام موسے
کے شادان و فرحاں تھے کہ ہمارے برادر حقیقی کی پرورش و حفاظت و اشاعت
خداوند عالم منافقین سے کراتا ہے جس سے ثبوت ہماری امامت کا اور ناجی ہونا
ہمارے شیعوں کا اور بطلان اُن کی خلافت کا اور ہلاک ہونا اُن کے اتباع کا

ظاہر و باہر ہو جائیگا **قولہ** اگر کسی کی خلافت میں خوف تھا خوف کیسا آپکی موت و حیات تو اختیاری تھی تو اپنے ہی خلافت میں شائع کرتے **اقول** اب آپ ہی کی اپنی سمجھ کی تعریف کیجیے کہ جب نفسِ رسول خدا کی مثل رسول خدا کی موت و حیات بحکم خدا اختیاری تھی اور تعمیل حکم خدا میں کسیکا خوف نہ کرتے تھے اور زمانہ خلافت میں فی الجملہ حکومت و اختیار بھی حاصل تھا اور پھر بھی اُس کلام مجید کو ظاہر و شائع نہ کیا تو اسی سے ظاہر ہو گیا کہ اسمیں اور اُسمیں کوئی فرق معتدبہ نتھا **قولہ** اور اگر شائع کرنا خلاف مصلحت تھا تو سو پچاس اپنے شیعیانِ پاک ہی کو تعلیم فرما دیتے کیا شیعیانِ پاک اور فدائیان جانباز خارجی و ناصبی تھے کہ ان سے مخفی رکھا **اقول** سو پچاس کیا بلکہ کل شیعیانِ پاک کو اسی قرانِ مجید کے اصلی مطالب اور منافقین کی تفسیر بالرائے تعلیم فرما دیا اسیوجہ سے تو شیعیان مصحف ناطق متمسکین بالقران سے تولا اور تارکین قرانِ مجید سے تبرا کرتے ہیں **قولہ** سچ تو یہ ہے کہ حفظ وصیت کے یہی معنی تھے کہ احاد امت سے اُسکو کوئی دیکھے بھی نہ سکے اہل عقل و انصاف غور کریں کہ یہ کام کسی پکے مسلمان اور سچے خیر خواہ اسلام کا ہے یا کسی بدخواہ مسلمانان اور دشمنِ اسلام کا **اقول** محض افترا ہے وصیت کتمانِ قرانِ مجید کی نہ تھی بلکہ اس امر کی تھی کہ اپنی خلافت کی حقیت اور قرانِ مجید جمع کردہ خویش کو سب پر پیش کر کے اتمام حجت کریں اور تا حصول سلطنت ظاہری مصالحہ منافقین سے کریں اور حتے الامکان حفاظتِ دینِ خدا اور ترویج اسلام میں کوشش کریں اور مقاتلہ نہ کریں کہ اسلام کمزور بلکہ نیست و نابود ہو جاوے اور بعد حصولِ سلطنتِ ظاہری کے ناکثین و مارقین و قاسطین سے مقاتلہ کریں جس سے بطلان اُنکی حقیت کا اور اظہار اُن کے نفاق کا ہو جاوے جس طرح جنابِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بعض کفار سے مصالحہ اور بعض

ضائع کیا علے حسب المصلحۃ وامر اللہ تعالیٰ **قولہ** نہیں نہیں صرف چھپانے ہی پر اکتفا نہیں فرمائی بلکہ حضرت افضل الائمہ نفس رسول ہمیشہ بموجب ارشاد فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا اسکے اوامر و نواہی کی مخالفت کرتے رہے **اقول** فنبذوہ وراء ظھورھم بلکہ فنبذوہ فی النار کے مصداق خلیفہ ثالث تھے اور واشتروا بہ ثمنا قلیلا کے مصداق حفاظ اہل سنت تراویح خواں ہیں جسکے موجد خلیفہ ثانی تھے اور امر و نواہی کی مخالفت کرنیوالے خلیفہ اول تھے اسیوجہ سے افسوس کرتے ہوئے دنیا سے سدھارے واسروا الندامۃ لما راوا العذاب۔ **قولہ** حق تعالیٰ شانہ تو آیت ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون فرما کر قرآن اور اسکے احکام کے چھپانے والوں کو مورد اپنے اور لاعنین کی لعنت کا فرمائے اور وصی رسول برخلاف حکم الٰہی اسکو ایسا چھپا دیں کہ کسیکو کبھی پتہ نہ چلے اور اصول شیعان و مخلصان پاک پر معاذاللہ مصداق اس آیت کے بنیں **اقول** اصول شیعیان و مخلصان پاک پر مصداق اس وعید کے خلفاء ثلثہ ہیں کیونکہ خلافت کہ حق مرتضوی بحسب آیات بینات منزل من اللہ فی الکتاب تھا اسکو پوشیدہ کیا اور مورد لعن خدا ولعن لاعنین یعنی شیعیان امیرالمومنین ہوئے اور جناب امیر علیہ السلام نے تو تقلین کو انپر پیش کیا مگر جب خود ان اشقیا نے نہ قبول کیا تو کیا کرتے لست علیھم بمصیطر **قولہ** اللہ تعالیٰ تو ان الذین توفھم الملئکۃ الآیہ فرما کر دار الکفر سے ہجرت واجب فرمائی اور باوجود قدرت ہجرت ترک کرنے والوں کے لئے ماواھم جھنم وساءت مصیرا اور جناب فاروق اعظم شیعہ باوجود

قدرت گھر سے بھی قدم نہ نکالیں جب ابر و باد زیر فرمان تھے تو بلا دعا کرکے ہی اپنے شیعہ کو لیجا کر آباد کرتے بلکہ ہمیشہ کفار و اشرار کے یار غار و رفیق و غمگسار لیل و نہار ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے اور بقول مومنین مخلصین مورد ماوٰیھم جھنم و ساءت مصیرا کے ہوئے ۱ اقول جناب امیر علیہ السلام کو مرتد و منافق کہکے تو آپ سنی سے خارجی ہوگئے اب مدینہ طیبہ کو دار الکفر اور جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مورد اس آیت کا بتا کے اُن کی شان میں کلمات کفر اور بے ادبی سے گستاخی کرکے اب کونسا مذہب اختیار کرنیوالے ہیں مولوی مہدی علیصاحب تو آیات بینات لکھکر مسلمان سے نیچری ہوگئے آپ اس رسالہ کی بدولت دیکھئے کرسٹان ہوتے ہیں یا دہریہ کیونکہ جسطرح جناب امیر علیہ السلام کیوقت میں منافقین مدینہ میں تھے اُسیطرح جناب رسالتمآب کے وقت میں بھی منافقین بلکہ کفار و مشرکین بھی مدینہ میں موجود تھے ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق اور حضرت کے افعال پر اعتراض کرتے تھے اور مانع ہوتے تھے اور حضرت کو ایذا پہونچاتے تھے تا آنکہ عقبہ میں آمادہ قتل ہوئے مگر جناب رسالتمآب باوجود قدرت مدینہ سے باہر تشریف نہ لیگئے اور باوجودیکہ فخر سلیمان تھے اور ابھوہوا بلکہ ارض وسما زیر فرمان تھے الیٰ آخر الہذیان قولہ اللہ تعالیٰ تو جاھد الکفار والمنافقین فرمائے اور خلیفہ برحق جہاد کی جگہ کفار کے ہاتھوں پر بیعت خلافت کرکے ربقہ اطاعت و انقیاد گردن میں ڈالیں اور بجائے غلظت کے صدیق اکبر شیعہ اہل کفر و نفاق کی جھوٹی تعریفیں اور خوشامدیں علی الاعلان کریں۔ ۲ اقول دیکھئے ہماری فراست کسقدر صحیح ٹھہری اب آپ کھل پڑے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کیونکہ اس آیت میں حکم

جہاد کفار و منافقین سے جناب رسالت مآب کو ہوا اور آپ نے ثابت کر دیا
کہ آنجناب نے اُسکے خلاف کیا اگرچہ بجاے جناب رسالت مآب کے آپ نے
تو صرف نفس رسالت مآب کو ذکر کیا ہی مگر مطلب ایک ہی ہی مقصود آپکا یہ ہو
کہ مذہب اسلام درست نہیں کیونکہ اُنکے پیشوا اخلافِ حکمِ خدا کرتے تھے
خدا نے اُنکو حکم دیا تھا کہ کفار و منافقین سے جہاد کریں مگر اُن حضرت نے
بالعکس اُسکے کفار سے دیکر صلح کی اور خطاب عطیہ خدا یعنی لفظ رسول اللہ کو
اُنکی خاطر سے محو کر کے ربقہ اطاعت و انقیاد اپنی گردن میں ڈالا اور منافقوں
میں سے کسیکو قتل نہیں کیا (اگر قتل فرماتے تو نوبت بخلافت کیوں پہونچتی)
بلکہ بجاے قتل و غلظت کے اُن کی جھوٹی تعریفیں اور خوشامدیں علی الاعلان
کیں اپنا اصحاب و رفیق و یار غار بنایا بعد مرنے کے سر گود میں لیا مُنہ میں تھوکا
قمیص مبارک دیا بخشش کی دعا کی (جناب امیر علیہ السلام نے تو کسی منافق
کے مُنہ میں تھوکا تک نہیں بلکہ جمل و صفین و نہرواں میں تہ تیغ کیا) اب اگر
آپ مسلمان ہیں تو اسکا جواب دیکر بعینہ ہمارا جواب سمجھیں اور اگر اس خطہ سے
باہر تشریف لیگئے ہوں تو اُس مقام سے مطلع فرمائیں کہ دوسرے طرز
پر جواب اُسکا خدمت عالی میں ارسال ہو۔ **قولہ** جناب باری عز اسمہ تو لا تتولوا
قوما غضب اللہ علیھم ومن یتولھم فانہ منھم فرمائے اور جناب
سید الاوصیا اُن سے موالات فرمائیں اس سے بڑھکر اور کیا موالات ہو سکتی
ہے کہ اُنکو خلعت دامادی پہنائیں اور شرف مصاہرت سے مشرف فرمائیں **اقول**
جسطرح جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منافقوں سے بسبب خلق
عظیم و حکم خدا کے بظاہر سلوک نیک فرماتے تھے اور مثل اور مومنوں کے اُن
سے بھی برتاؤ ظاہری رکھتے تھے اور تعقیبات و قنوت میں اُنپر لعنت کرتے

تھے کما فی البخاری اسیطرح اگر اُنکے نائب سید الاوصیا نے بھی کیا موافق
اپنے منیب سید الانبیا کی کی اور اسکو موالات سمجھنا سفاہت ہے اور حضرت عمر
پر نواسی سے عقد کرنا افتراے محض ہے یہ آپ کی دوسری خطا ہے آیندہ اقرار
قولہ خداوند عالم تو فاصدع بما تومر فرماے اور من لم یحکم بما انزل اللہ
فاولئک ھم الکفرون تک کی دھمکی دی اور امام برحق دین کو دبکاے اور
مسائل خلاف ما انزل اللہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں اقول اس آیت کے
مصداق بھی خلفاے ثلثہ تھے کہ خلاف ما انزل اللہ سے لوگونکو گمراہ کرتے
رہے خلافت حقہ جناب امیر علیہ السّلام سے لوگونکو باز رکھا متعۃ النسا و متعۃ الحج کو
حرام کیا مسح رجلین و تیمم سے روکا الی غیر ذلک قولہ حق جل وعلا تو لا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ اولیاء ثم لا
تنصرون فرماے اور امام الائمہ اہل ظلم سے دوستیاں کریں اُن کے اموال مغصوبہ
بے تکلف کھائیں اُنکے غنائم کی چھوکریوں سے جو حرام نہیں بے دغدغہ صحبتیں
کریں۔ اقول اس آیت کے مصداق خلیفۂ ثانی تھے کہ یہود سے کمال الفت
رکھتے تھے اور انہیں نے ان کو خطاب فاروق دیا تھا کما فی تاریخ الکامل اور توریت
کی تلاوت بڑی خوشی سے کرتے تھے جس پر حضرت رسالت بہت غصہ ہوئے
کما فی المشکوٰۃ اور جناب امیر علیہ السّلام نے جب ان ظالموں کی دوستی دولا
اپنے شیعوں پر حرام کر دی تو خود کیونکر کرتے ہونگے اور جہاد باذن امام برحق ہوتا ہے
اور اموال غنایم کا بھی وہی مالک و مختار ہے البتہ غاصبین وظالمین جو اسمیں تصرف
کرتے تھے حرام خواری اور حرام کاری کرتے تھے قولہ حق تعالی شانہ تو خلافت
موعودہ بقولہ وعد اللہ الذین امنوا منکم الآیۃ جسکے مخالفین و منکرین کو فسق
کا لقب دیا ہے مؤید من اللہ فرماے اور سید الاولیا اُسکے توڑنے کے منصوبے

باذھیں **اقول** یہ مسلمات اہل سنت سے ہے اس سے استدلال داب مناظرہ کے خلاف ہے استخلاف فے الارض یعنی حکومت و غلبہ مثبت ایمان یا حقیت خلافت نہیں خدا نے مومنوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمکہ استخلاف فے الارض یعنی حکومت و غلبہ عطا کرینگے جو بعد فتح مکہ پورا ہو گیا اور عہد صاحب الامر علیہ السّلام میں بالتمام انشاء اللہ پورا ہوگا پس اگر کوئی منافق بجبر یا بمکر و کید حکومت حاصل کرے تو وہ استخلاف موعودہ نہیں بلکہ منصوبہ ہے اور اُسکے توڑنے کا منصوبہ باندھنا ہر مومن پر واجب اور امیر المومنین پر اوجب ہے **قولہ** علاوہ ازیں بموجب حکم کتاب مختوم خدا تعالیٰ کیطرف سے تو بمقابلہ خلفاء جور بکمال تشدید و تاکید صبر و سکوت کا سخت حکم صادر ہو اور خلیفۃ الرسول بلا فصل اُسکے برخلاف ادنے ادنے معاملہ میں جیسا میزاب عباس تلوار کشی فرمائیں قتل و قتال پر آمادہ ہو جائیں شاید ایسی خلافت خلاف سے ماخوذ ہوگی **اقول** جس کتاب مختوم میں یہ حکم تھا کہ اگر تم خلافت میں اُن سے نزاع کروگے تو وہ بھی قتال پر آمادہ ہو جاوینگے اور اسلام بسبب قتل مومنین مخلصین کے نیست و نابود ہو جائیگا لہذا صبر و سکوت کرنا اُسی کتاب مختوم میں یہ بھی حکم تھا کہ اگر ظالمین قبر رسالتمآب سے بے ادبی کرینگا قصد کریں اور حضرت کی لاش اطہر نکالنے کا ارادہ کریں یا اُنکے چچا کو ایذا دیں تو ایسی امور جزئیہ میں دھمکانے کے لئے تلوار کشی کرنا کہ اُسوقت یہ بزدلی مثل احد و تبوک کے پشت دکھا وینگے اور کوئی فتنہ اسلام میں برپا نہوگا اور سب پر ظاہر ہو جائیگا کہ تم مجبور نہیں بلکہ حکم خدا کی تعمیل کرتے ہو لہذا حضرت نے دونوں حکم کی تعمیل کی اور ممکن ہے کہ یہ خلافت خلاف سے بھی ماخوذ ہو کیونکہ جسطرح ہر مومن کا فربا طاغوت ہوتا ہے اُسیطرح ہر خلیفہ صادق خلاف خلیفہ کاذب ہوتا ہے **قولہ** پس اہل عقل اپنے میزان عقل میں اندازہ فرمائیں کہ یہ کام کسی ادنے ایمان والے کا ہو سکتا ہے اس انبار کفریات کی کہاں تک تعداد کیجاے

اقول بیشک یہ کام ادنے ایمان والے کا نہیں کیونکہ ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ آنحضرت
کے بعض امور مخصوصات جناب امیرؑ و جناب رسالتمآب سے ہیں مثلاً اخلاق
عظیمہ صاحب انک لعلے خلق عظیم و صبر برایذاے منافقین جناب اسد اللہ
العظیم پس ایسے امور ادنے کیا بلکہ اعلے سے اعلے ایمان والے سے نہیں ہو سکتا
اور بعض کام مخصوصات رئیس المنافقین سے ہیں مثلاً ایذاے اہل بیت اطہار
و احراق کلام پروردگار پس وہ کام بھی ادنے سے ادنے ایمان والا نہیں کر سکتا
بلکہ اعلے سے اعلے منافق سے ہوگا تعجب ہے کہ آپ نے جناب امیر علیہ السلام اور
جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کلام مجید سے ثابت کی مگر خداوند
عالم کو کیوں چھوڑ دیا اُسنے بھی تو مخالفت انا لہ لحافظون کی کی محرق القرآن
نے اُسکے سامنے قرآن مجید کو جلایا مگر اُسی کلام مجید کی حفاظت نہ کی نہ آتش نمرودی
کو سرد کر دیا نہ اُسی آگ کو محرق پر مسلط کر کے اُسکو مزہ ولنذیقنہم من العذاب
من العذاب الادنے دون العذاب الاکبر کا چکھایا **قولہ** الغرض قرآن
ناطق نے قرآن صامت کی فی الواقع خوب ہی نگہداشت کی **اقول** اللہم زد فزد
فی الواقع سے اب آپکی ہدایت کی امید معلوم ہوتی ہے اور فی الواقع ہر صاحب عقل
سمجھ سکتا ہے کہ جب قرآن ناطق و صامت لازم و ملزوم ہیں القرآن مع علی و علی مع
القرآن تو ہر ایک اِن میں کا بالضرور دوسرے کی حفظ و نگہداشت کریگا لئلا
یبطل اللزوم **قولہ** اور کتاب اللہ سے بہت ہی اچھا تمسک فرمایا **اقول** تمسک
کا حکم تو مومنین کو تھا جن سے ترک بھی ممکن تھا نہ کہ لازم کتاب اللہ کو کہ بمقتضائے
لن یفترقا جدائی اُس سے محال ہے **قولہ** بھر حیف ہے کہ اسپر بھی آنکو افضل امت
اور نفس رسول فرمائیں اور اُنکے منکر کو کافر ٹھہرائیں۔ **اقول** افضل امت تو آپ
ہی نے فرمایا ہے اور نفس رسول خداوند عالم نے فرمایا ہے اور اُنکے منکر یعنی خوارج

کو اہل سنت کافر جانتے ہیں **ف** واضح ہو کہ مومنین کے تین مولےٰ ہیں خدا ے
عزوجل و جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم و جناب امیر علیہ السّلام اُس میں
سے دو صاحبوں کو تو یہ حضرت الزام لگا چکے تھے ایک خدا ے عزوجل باقی تھا
اُسپر یہاں کنایۃً الزام لگایا والکنایۃ ابلغ من التصریح اب اس گستاخی پر
مومنین جوان کے حق میں مناسب سمجھیں کہیں **قولہ** اب عترت کیطرف ذرا متوجہ
ہوکر اجمالی حالات سُن لیجیے کہ جب کفار و منافقین نے جناب سیدہ معصومہ پر
دروغ برگردن راوی ظلم و زیادتیاں کیں **اقول** فقط جناب سیدہ پر نہیں بلکہ دیگر
اہل بیت مثل جناب امیر علیہ السلام و حسنین علیہما السّلام پر بھی ظلم و زیادتیاں کیں اور
راوی ان ظلم و زیادتیوں کے علماے اہل سنت ہیں و تفصیلہ فی التشفی **قولہ**
باغ فدک جو ہبہ یا وصیت یا میراث میں ملا تھا غصب کیا **اقول** بلکہ خلافت اور
خمس بھی جو خداوند عالم نے انکو عطا فرمایا تھا غصب کیا **قولہ** اور آپ کو بر سر
منبر گالیاں دیں اور تہمت فاحشہ کے ساتھ متہم کیا اور آپکے شکم مبارک پر ضرب
کا صدمہ ایسا پہونچایا جس سے بعد سقوط حمل اہل بیت کے وہ معصوم ہلاک ہو
اور خانۂ رشک جنت کو آگ لگا دی اور جلا ڈالا اور جناب سیدہ نے بلبلا کر اسد اللہ
سے پدرمن مرد و یاورمن سست شد بہزار حسرت و افسوس کہا **اقول**
بلبلا کر اسد اللہ سے نہیں بلکہ غیظ و غضب میں آکر انھیں اشقیا سے فرمایا اور بہت
صحیح فرمایا اور یاورمن سست شد سے آپ کے کل کفریات کا جواب دندان شکن
دیدیا فرمایا کہ میرے پدر یعنی جناب رسالت مآب نے انتقال فرمایا اور میرے مددگار
یعنی علی بن ابی طالب بسبب قلت اعوان و انصار کے کمزور و سست ہو گئے
اسوجہ سے تم لوگ ہم اہل بیت نبوت پر ظلم و ستم کرتے ہو مگر سیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون۔ **قولہ** فرماتے تو سہی ایسے وقت میں اسد اللہ الغالب نے اہل بیت پیغمبر

کی کیا دستگیری فرمائی اور کیا حفظ و نگہداشت کی قطع نظر عترت کے غیرت و حمیت کے بر
اوصاف عالیہ میں سے ہے مقتضی سے ہے فرمائیے کہ آپ کو کیا کرنا تھا ایسے موقع پر ایک
ادنے آدمی بھی اپنی جان دے دیتا ہے **اقول** بیشک غیرت و حمیت و طمع حصول
مال غنیمت کے لئے ادنے تو جان دیتے ہیں اعلےٰ اور برگزیدگان خدا فقط رضائے
خدا کے لئے جان دیتے ہیں اور اسکی رضا کیلئے باوجود قوت و شجاعت و اختیار کے
سخت امتحانوں میں صبر کرتے ہیں اور راس الرئیس ایسے صابرین اور راضیین برضائے
خدا کے جناب امیر و امام حسین علیہما السلام ہیں آپ کو معلوم نہیں کہ ہتک حرمت
کمال جہاد سے ہے۔ **قولہ** مگر ظاہر یہ ہے کہ اسد اللہ کفار و منافقین سے مل گئے اور
بخوف منافع دنیاویہ ظالموں سے ملکر اہل بیت رسالت کی توہین و تذلیل کرائی **اقول**
یہ تو کوئی خالی از عقل کہیگا کہ جناب امیر نے منافقین سے ملکر اپنی توہین و تذلیل کرائی
جناب سیدہ و امیر علیہما السلام کیا غیر تھی یہ نفس رسول و لحمک لحمی و دمک دمی
اور وہ بضعۃ الرسول و فلذۃ کبدی **قولہ** چنانچہ بقول علامہ مجلسی جناب سیدہ
نے ناخوش ہوکر مثل جنین پردہ نشین رحم شدہ و مثل خائنین درخانہ گریختہ گرگان
می درند و می برند تو آواز جائے خود حرکت نمیکنی فرمایا اور ذرا حمیت و غیرت اسلامی کو جوش
نہ آیا۔ **اقول** اصل یہ ہے کہ جب جناب سیدہ نے اپنا حقوق غاصبین سے طلب
فرمایا اور ان لوگوں نے دینے سے انکار کیا تو آپ نے ایک خطبہ اپنے حق اور انصار
سے نصرت طلبی کے بارہ میں بفصاحت و بلاغت ارشاد فرمایا جب اسپر بھی کوئی
نہ بولا تو لعنت و ملامت کہکے غم و غصہ کے ساتھ واپس آئیں اور مثل حضرت
موسےٰ علیہ السلام کے ہارون امت محمدیہ سے شکایت اُن گوسالہ پرستوں کی کی کہ
سب نے حقوق اہل بیت رسالت کو غصب کر کے محتاج بنا دیا اور آپ نے ایسی خانہ
نشینی اختیار کی ہے کہ گھر سے باہر قدم نہیں رکھتے اور ان گمراہوں تک میرے

ساتھ بھی طلب کے لئے نہ گئے اور نہ اُن پر لعنت و ملامت کرنے میں میری شرکت
کی ما منعك اذ رايتهم ضلوا الا تتبعن اور جناب امیر علیہ السّلام نے جناب
امیر علیہ السّلام نے جناب سیدہ کو مثل اُسی جواب کے دیا جو حضرت ہارون نے دیا تھا
کہ ای دختر برادر مجھے الزام نہ دیجئے کیونکہ میں نے حتے الامکان انکی اصلاح اور اپنی حق طلبی میں
بہت کوشش کی مگر ان سب نے نہ مانا بلکہ مجھے ضعیف و بے یار و انصار سمجھ کے
آمادہ قتل ہوئے یا بن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی
اور اگر میں بھی مقاتلہ پر آمادہ ہو جاتا تو جناب رسالت مآب کو کیا جواب دیتا جب وہ
حضرت فرماتے کہ تم نے میری وصیت پر عمل نہیں کیا اور اُمت میں تفرقہ ڈالا انی خشیت
ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل و لم ترقب قولی۔ **قولہ** اہل عقل و انصاف
غور فرمائیں کہ اگر کسی میں تھوڑا سا بھی اسلام ہو وہ اہل بیت نبوت پر باوجود قدرت
اسقدر ظلم و ستم دیکھ سکتا ہے یہ وہی کر سکتا ہے کہ جسکے دل میں ایمان کی بلکہ ایمان کے ساتھ
غیرت کی بھی بو نہو **اقول** بیشک ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان کردند۔ اگر ان غاصبین خلافت
و حقوق اہل بیت علیہم السّلام میں تھوڑا سا ایمان بھی ہوتا تو جناب سیدہ و دیگر اہل بیت
علیہم السّلام پر اسقدر ظلم و ستم نہ کرتے کہ جسکو اُنکے ہوا خواہ بھی ابتک نہیں مٹا سکتے یہ
وہی کر سکتا ہے جسکے دل میں ایمان کے بلکہ ایمان کے ساتھ غیرت شرافت اور حمیت عرب
کی بھی بو نہو۔ **قولہ** اس سے بڑھکر اور لیجئے کہ وہی کفار و منافقین دختر رسول اللہ
اور نواسی رسول جبراً چھین لیگئے اور سالہا سال تک اپنے عقد و تصرف میں رکھا
یہاں تک کہ اولاد بھی ہوئی جسپر آجتک شیعیان پاک نوحہ کرتے چلے آئے ہیں مگر اسد اللہ
الغالب نے ان کی رعایت سے یہاں تک صبر و سکوت کیا کہ مطلق چون و چرا نہ کیا انکی
دختر نیک اختر نے طمانچہ تک مارا پر جناب اسد اللہ کو ذرا بھی جوش ایمانی نہ آیا اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ دلی میلی بھگت تھی کوئی ایماندار کہہ سکتا ہے کہ یہ کسی مومن

کا کام ہے یہ کام تو ایسے شخص کا ہے جسنے اپنے دین کو بعوض دنیا بیچ ڈالا ہو **اقول** کفار
و منافقین بصیغہ جمع ہے اگر ما فوق الاثنین مراد ہے تو سخت بیحیائی ہے کہ اپنے رسول اور
انکے اہل بیت کو سب و شتم کرنا ہے اور متہم بزنا کرنا ہے اور **نعوذ** ان الذین یرمون
المحصنٰت المؤمنات الغافلات لعنوا فی الدنیا و الاخرۃ کا مصداق ہوتا ہے اور اگر مثل
مضاجر کے بلحاظ تعظیم ہے کہ وہ حضرت معہود تنہا بمنزلہ جمع کے تھے کیونکہ رئیس المنافقین
تھے تو صحیح ہے مگر یہ نسبت افترائے محض ہے اور آپ کی تیسری خطا ہے اور بدون کسی حکم
کے جواب لکھا اس افترا و اتہام سے استدلال کرنا خلاف غیرت ہے **قوله** علی الحاشیہ
دیکھو حدیث حضرت امام جعفر صادق اول فرج غصبت منا و کتب شیعہ مثل الغارات
سید مرتضےٰ علم الہدیٰ و نور القاضی شوستری و تہذیب و شرائع و ناسخ التواریخ و حبیب السیر
وغیرہ وغیرہ **اقول** یہ عبارت کتب شیعہ میں نہیں ہے اور اگر تسلیم کر لیں جب بھی لفظ
منا صفت فرج نہیں بلکہ متعلق غصبت ہے اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فرج بنی ہاشم
میں سے نہ تھی بلکہ قبضہ بنی ہاشم میں تھی اسوجہ سے کہ وہ ام کلثوم بنت ابی بکر تھیں
اور ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی اور امیر المومنین بلکہ ام المومنین عائشہ بھی اُن کے عقد پر
خلیفہ ثانی سے راضی نہ تھی مگر انہوں نے جبر کیا اور جو حوالے کتابوں کے دئے بعض محض
غلط ہیں اور بعض میں تسلیم علی سبیل التنزل ہے و ذلک لا یصلح للاستدلال **قوله**
بالجملہ یہ کہ روایات مذہبی شیعہ صدہا ایسے امور ہیں جنسے یہ صاف معلوم ہوتا ہے
کہ ایمان لانا اور ہجرت کرنا اور اعانت رسول کرنا صرف دکھلانے کیلئے تھا انکے دلیں
ذرہ بھر بھی ایمان نہ تھا نعوذ باللہ من تلک الکفریات **اقول** کمثل
الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک انی اخاف
اللہ رب العالمین **قوله** سوال لہذا اب جمیع علمائے شیعہ سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ
حضرات اگر دلائل مذکورہ سے ایمان و فضائل جناب شیخین وغیرہ کے قائل نہیں ہوتے

تو جناب امیر کا مومن ہونا کسی ایسی دلیل قطعی سے ثابت کر دیں جو شرائط مندرجۂ التماس کے موافق ہو **اقول** جواب اب تو سائل نے ملاحظہ کیا کہ شیعہ انھیں دلائل مذکورہ سے نفاق خلفائے ثلٰثہ اور ایمان جناب امیر علیہ السلام کے قائل ہیں اور انکو کسی دوسری دلیل قطعی کی ضرورت نہیں کہ جو شرائط مندرجۂ التماس کے موافق ہو **قولہ** حوصلہ وہمت کی بات تو یہ ہے کہ ان سب دلیلوں کو چھوڑ کر کوئی ایسی دلیل قطعی ڈھونڈھ کر لائیں کہ اسمیں کسی احتمال کی بھی گنجائش نہو اور اُسکے مقدمات بھی خصم کو مسلم ہوں اور حضرت امیر کا ایمان بھی اُس سے ثابت ہو جائے **اقول** جب شیعوں نے آپ ہی کے بیچ سے آپ کو پشت بزمین کر دیا تو اب بھی کیا آپکی غیرت اُنکے حوصلہ وہمت دیکھنے کو تقاضا کرتی ہے تو ضرور یہ بھی دیکھ چکے کہ اور اُسکے علاوہ آپکے دلائل کے پیش کئے جس سے ایمان بلکہ امامت حقہ جناب امیر علیہ السلام ثابت و روشن ہو گئی **قولہ** مگر ناظرین دیکھ لیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابد الدہر تک کبھی شیعہ کو کوئی ایسی دلیل نصیب نہ ہوگی اور ممکن نہیں کہ بدون انتساب مذہب حق ان کو کامیابی حاصل ہو اور وہ اپنے اصول پر جواب دے سکیں حضرات شیعہ نے عداوت صحابہ کرام کیوجہ سے اپنے مذہب میں ایسا رخنہ ڈالا ہے اور اپنے پاؤں پر ایسا تیشہ مارا ہے کہ قیامت تک اسکا علاج اُن کے اُصول پر ممکن نہیں **اقول** اہ ناظرین باانصاف نے دیکھ بھی لیا کہ شیعوں نے آپ کے پاؤں میں کیسا تیشہ مارا کہ آپکا دعوے ابد الدہری باطل و ہباء منثورا ہو گیا جس سے ایمان و امامت حقہ جناب امیر علیہ السلام ثابت ہو کر خلافت باطلہ و ایمان خلفائے ثلٰثہ باطل ہو گیا اور مذہب اہل سنت بھی باطل و ہباء منثورا ہو گیا جسکے اختیار کرنے سے بغیر ضلالت و ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا حضرات اہل سنت نے محبت صحابہ منافقین و مودت خلفائے لئام کیوجہ سے اپنے ایمان میں ایسا رخنہ ڈالا ہے اور اپنے پاؤں میں ایسا تیشہ مارا ہے کہ روز قیامت اُنکی نجات ممکن نہیں خان الموامع من لحت **قولہ**

یہ تو صرف علمائے شیعہ سے ایمان جناب امیر ثابت کرنے کی درخواست کی گئی ہے بہت بڑا نقد اسلام و نبوت کا ہے کہ شیعہ کے اصول پر اسکا ثابت ہونا بمقابلہ کفار و منکرین اسلام اس سے زیادہ محال ہے چنانچہ انشاء اللہ عنقریب دوسرا سوال طبع ہوکر شائع ہونیوالا ہے اسمیں چند مقدمات قائم کر کے تمام دنیا کے شیعوں سے استدعا کی جائیگی کہ اپنے مذہب کے رو سے آنحضرت کا نبی برحق ہونا اور اسلام کا دین خدا ہونا بمقابلہ منکرین اسلام ثابت کردیں اور مذہب شیعہ سلامت باقی رہے **اقول** اس مرتبہ آپ خارجی بنکر شیعوں سے سائل ہوئے تھے تو خود آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی آپکی مہمانی کی گئی اب اگر آپ کافر و مشرک بنکر تشریف لائیں گے تو انشاء اللہ اس سے زیادہ آپ کی تواضع کی جائیگی ذق انک انت العزیز الکریم مگر تمامی عقلا پر ظاہر ہوگیا کہ آپ اہل سنتہ رہ کر شیعوں کے سامنے نہیں آسکتے بلکہ خارجی یا کافر یا مشرک بنکر اہل حق سے مقابلہ کرتے ہیں اب تو کیا عرض کروں مگر الحیاء شعبہ من الایمان احادیث مروی اہل سنتہ سے ہے **قولہ** سوال اول **اقول** واضح ہو کہ سائل سیوم کو پانچوں سواروں میں داخل ہونے کے شوق نے اسپر آمادہ کیا کہ پانچ سوال شیعوں سے کئے مگر اہل علم پر ظاہر ہے کہ پانچوں سوال مہمل ہیں اسواسطے کہ اول تین سوال علیحدہ سوال اول کے نہیں بار بار اسکا ذکر سائل اول نے اپنے سوال میں کیا ہے اور اسی کے طرز استدلال پر ان کے بنا کی گئی ہے بس جب سوال اول نقطہ مثل ٹھہرا اور باطل ہوا تو ان تینوں کی بنا بھی بناء الفاسد علے الفاسد ہوئی اور یہ سب بھی باطل ہوئی علاوہ اسکے ثبوت حقیت اسلام کے بعد ثبوت نبوت طلب کرنا تعداد سوال بڑھانا ہے اگر سب عقائد اہل اسلام سے الگ الگ سوال کرتے تو صدہا سوال ہو جاتے اور دو آخر کے سوال بھی مثل سوال

اول سے نقط مغالطہ ہیں کیونکہ اصل مسئلہ نزاعی شیعہ و اہل سنت میں مسئلہ امامت
ہے پس اگر امامت حقہ منجانب اللہ جناب امیر علیہ السلام کو شیعہ ثابت کردیں
تو پھر اُنکے ثبوت ایمان کا شیعوں سے طلب کرنا بیکار ہے کیونکہ امامت حقہ سے
ایمان کا جدا ہونا محال ہے اور اگر اہل سنت اُسکو باطل کردیں تو شیعوں کے نزدیک
بھی ایمان اُنکا خود باطل ہو جائیگا کیونکہ امام کاذب مثل نبی کاذب کے دائرہ
ایمان سے خارج ہے اسیوجہ سے خلفاے ثلثہ کو مومن نہیں جانتے اسیطرح
اگر امامت حقہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو شیعہ ثابت کردیں تو اُن کے اقوال و
افعال جناب رسالت مآب کے صحیح و واجب التمسک بمقتضاے اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم و تمسکوا بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین ہونگے اور اُن پر اعتراض کرنا یا اُسمیں شک لانا دلیل نفاق
ہوگی اور اگر اہل سنت باطل کردیں تو شیعوں کے نزدیک بھی اقوال و افعال اُنکے
باطل و قابل ترک ہونگے و دونہ خرط القتاد **قولہ** خاص اصول مذہب تشیع
میں سے کسی اصل مذہب کو کسی ایسی دلیل قطعی سے ثابت فرمادیجئے کہ جسمیں
کوئی ایسا احتمال نہو جس قسم کا احتمال حضرات شیعہ ہمارے اُن دلائل میں پیدا
کرتے ہیں جنکو ہم خلافیات کے اثبات یا ابطال میں پیش کرتے ہیں اور کوئی
دوسری مذہبی دلیل بھی اُسکے معارض نہو **اقول** ابھی ہمنے ایمان جناب امیر
علیہ السلام کو جو بقول آپکے اصل تشیع ہے ایسے دلائل قطعیہ سے ثابت کردیا
کہ جس میں نہ احتمال نحوی اور نہ تشکیک لغوی کو دخل ہے اور نہ کوئی دوسری دلیل مذہبی
قابل معارضہ اُسکی معارض ہے اب اہل علم و عقل و انصاف خود سمجھ جائینگے کہ جب
ہمنے ایک مسئلہ فرعیہ امامت کو ایسا ثابت کیا کہ لا یاتیہ الباطل من بین
یدیہ ولا من خلفہ تو مسائل اصولیہ کے استحکام کا کیا ذکر ہے ع قیاس کن

ز گلستان من بہار ہا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا
ان ھدانا اللہ **قولہ** دوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو اگرچہ ممکن
ہو تو اسی شرط مذکور کی پابندی کے ساتھ ثابت فرما دیجیے مگر قرآن شریف موجود کے
ساتھ علے التشیع استدلال جیسا کچھ ہے آپ حضرات پر مخفی نہیں بس اسکا
ذکر فضول ہوا **اقول** آپ تو ثانی سے بھی زیادہ عالم معلوم ہوتے ہیں کیا ہوئے
حقیقت اسلام سے خارج ہے جو اسکی حقیقت کو علیحدہ پوچھتے ہیں اور گنتی سوال کی
زیادہ کرتے ہیں اور جب آپ منکر رسالت ہو کر ہمسے ثبوت رسالت طلب کرتے
ہیں تو بالضرور منکر قرآن شریف بھی ہونگے پس قرآن مجید سے استدلال آپ
پر کیونکر ہوگا علاوہ اسکے قرآن مجید سے استدلال شیعوں پر ہو سکتا ہے کہ وہ اسکو
کلام خدا اور محفوظ عن الزیادۃ والنقصان واحد الثقلین و مطاع برحق سمجھتے ہیں بخلاف اہل سنت
کے کہ وہ اسکو کلام خدا نہیں جانتے کیونکہ کلام خدا تو اُن کے نزدیک کلام نفسی ہے جو از
قسم حروف و اصوات نہیں اور اُس میں کمی و زیادتی کے بھی قائل ہیں کما ذکرنا
پس ممکن ہے کہ جس آیہ سے ہم استدلال کریں اُن کے نزدیک کلام خدا نہو بلکہ معبر سے
تعبیر الفاظ میں غلطی ہوئی ہو یا انھیں زیادات کے ہو جو کلام مجید میں حسب اعتقاد اہل
سنت کی گئی ہیں باقی اسکے جواب تفصیلی کا ذکر فضول ہے کیونکہ جب شیعوں کے اصول
ایسے مستحکم ہیں کہ آجتک کسی فرقہ ضالہ کو اُس میں رخنہ اندازی کی ہمت نہ پڑی تو اُس پر
اصل نبوت بھی ہے اور ظاہر ہے کہ جس سلطنت کی وزارت و نیابت کے ثبوت میں شیعوں کے
یہاں صدہا کتاب ایسی تصنیف ہوئی کہ آج تک کسی فرقہ ضالہ کو اُسکے جواب لکھنے کی جرأت
نہ پڑی تو اُس کی سلطنت کے ثبوت کا کیا ذکر ہے **قولہ** سوال سوم حقیقت اسلام کو بشرط
مذکور کسی دلیل سے ثابت فرما دیجیے **اقول** اسکا جواب تفصیلی بھی فضول ہے کیونکہ
اسلام انھیں اصول کا مجموعہ ہے جسکی حقیقت کو بانفرادہ علاحدہ شیعوں نے مثل سد سکندر

نے مستحکم کیا ہی فارجع البصر ہل تری من فتور اور اُسکے مجموعہ کو ہیأت اجتماعی شکل بروج
مشیدہ و فلکیہ کے مضبوط کیا ہی ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر
خاسئا وھو حسیر اور اگر کسی وجہ سے کتب شیعہ دیکھنا آپ کو منظور نہو تو میں ہی اُنکے
دلائل گوش گذار کروں مگر پہلے مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ بعد انکار حقیت اسلام کے آپکی
طبیعت اقدس کا میلان کس طرف ہی نیچریت یا کرسٹانیت یا دہریت تاکہ اُسی قسم کے دلائل
عرض کروں اور ان مذاہب ثلثہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اہل سنت بعد ترک اسلام کے انہیں ثلثہ
کی طرف متوجہ ہوے ہیں دیکھیے مولوی مہدی علی صاحب و مولوی عماد الدین صاحب و مولوی
عبدالرحیم صاحب کو قولہ سوال چارم کسی نبی کا نبوت کو اور کسی امام کا امامت کو کسی
نااہل کو تسلیم کرنا یا غیر نبی اور غیر امام کی امامت و نبوت تسلیم کرنا بضرورت یا بلا ضرورت
جائز ہی یا نہیں اگر جائز ہی تو جناب امام ثالث نے امامت یزید کو کیوں تسلیم نہ کی اور کیوں اہل
بیت کا خون کرایا اور اگر نا جائز ہی تو امام ثانی نے کیوں کر ذرا سوچ سمجھ کر جواب تحریر فرمائیے
اقول عوام فریبی کے لیے آپ نے صلح کا نام تسلیم رکھا ہی کسی نبی یا کسی امام نے اپنی نبوت
یا امامت کو کسی دوسرے اہل یا نااہل کو بضرورت یا بلا ضرورت کب تسلیم کیا ہی اور نہ یہ اُسکے
اختیار میں ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اور نہ کسی نبی صادق اور امام صادق نے کسی
نبی کاذب یا امام کاذب کی نبوت یا امامت کو کبھی … نفس الامر میں تسلیم
کرلے تو وہ نبی یا امام کیونکر رہ سکتا ہی بلکہ بسبب فوت ایک اصل اہم ہونے کے کافر ہو جائیگا البتہ
نبی یا امام بمصلحت وقت بحکم خدا کافروں یا منافقوں سے کبھی صلح و کبھی مقابلہ کرتے
ہیں اور یہ دونوں امر اُن کے لیے جائز بلکہ عند الحکم واجب ہیں جس طرح امام اول نے بحکم
خدا و رسول بعض منافقوں سے صلح کی اور بعض سے مقابلہ کیا اُسیطرح امام ثانی
نے بحکم خدا و رسول بعض منافقوں سے صلح کی اور امام ثالث نے بحکم خدا و رسول بعض
سے مقابلہ کیا اگر کوئی آپ سے سوال کرے کہ کسی نبی کا کافروں کے کفر کو بلا ضرورت

یا بالضرورت تسلیم کر لینا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کیوں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تسلیم نہ کیا اور بدر و حنین وغیرہ میں صدہا اصحاب کا خون گرایا اور اگر ناجائز
ہے تو کیوں حدیبیہ میں تسلیم کیا اور عہدنامہ سے لفظ رسول اللہ مٹایا اور بزعم خلیفہ ثانی
اسلام میں دھبہ لگایا اور کفار و منافقین کو اسلام پر ہنسوایا اور ان کے دلوں میں
نبوت کی طرف سے شک ڈلوایا ذرا سوچ سمجھ کر اسکا جواب تحریر فرمائیگا کیونکہ وہی
جواب ہمارا بھی بعینہٖ آپ کے لئے ہوگا **قولہ** سوال پنجم حضرت اثنا عشریہ کا دعوٰی ہے
کہ خاتم الائمہ قائم بالامر امام حسن عسکری کے فرزند محمد بن الحسن ابو القاسم ہیں جو ۲۵۵ھ
نصف شعبان یا ۲۵۶ھ رمضان میں ام ولد کے شکم سے پیدا ہوئے پس براہ مہربانی
اپنے اس اصلی اور اعتقادی دعوے کو کسی قطعی دلیل سے بموجب گذشتہ شرائط کے
ثابت کر دیں اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو پھر کبھی میدان مناظرہ میں اہل حق کو منہ نہ دکھائیں
اقول جب نبوت جناب رسالت مآب اور امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی
صادق اور من جانب اللہ ثابت ہو چکی تو جمیع اقوال و اخبار ان کے اگرچہ عقلاً محال ہوں
مثل اعادہ معدوم و وزن اعراض یعنی اعمال کے صادق و صحیح ہوں گے اور ہر مومن
اسکو بلا تردد ممکن و واقعی جانیگا چہ جائیکہ جو قول و خبر ان حضرات علیہم السلام کی عقلاً ممکن ہو
اسکی تصدیق میں مومن کو کیا عذر ہوگا پس جب شہادت جناب رسالت مآب و دیگر ائمہ
معصومین علیہم الصلوٰۃ [illegible] کما اتفق فریقین وتفصیلہ فی رسالتی الجمرات والعبقات
حضرت مہدی کے خاتم الائمہ قائم بالامر ہونے میں پائی گئی تو اس خبر ممکن و صادق و واقعی
سے انکار اسی منافق کا کام ہے اگر کوئی آپ سے سوال کرے کہ آپ کے نزدیک دجال موعود جو
دجال ہے جسکو عدی بن حاتم نے ایک جزیرہ میں مسلسل و مقید دیکھا تھا کما فی المشکوٰۃ
اور جسکی پیدائش کو ہزاروں برس ہوئے اور اب تک موجود ہے اور باوجودیکہ کام اسکا لوگوں
کو گمراہ کرنا ہے نظر مردم سے پوشیدہ ہے نہیں براہ مہربانی اپنے اس اصلی اور اعتقادی دعوی کو

کسی قطعی دلیل سے بموجب اپنے شرائط ایجاد کردہ کے آپ ثابت کردیں اور اگر نہ ثابت
کرسکے تو ہم آپ ہی کو سمجھیں گے اور آج سے بوقت معہود کسی مسلماں کو منہ نہ
دکھلائے گا پس جو جواب آپ اُسکو دیں وہی جواب بعینہ اپنا ہماری طرف سے
سمجھیں۔

خاتمہ

برادرمن دنیا چند روزہ ہے حرص و تعصب و عناد کو چھوڑئے اور دامن ثقلین کو مضبوط
پکڑئے اور بدخواہان اُمت محمدیہ کی خیر خواہی میں اپنے ایمان کو خراب نہ کیجئے اور اصحاب
اخیار و اشرار کہ نص کلام مجید سے دونوں ثابت ہیں اُن کے تفرقہ میں ہی اطاعت
ثقلین کیجئے جسکو قرآن و اہل بیت مومن کہیں اُسکو مومن جانئے اور جسکو منافق
کہیں اُسکو منافق جانئے اور غاصبان حقوق اہل بیت اور موذیان عترت
رسول کو مصداق ماذا احدثوا من بعدی اور دب اصحابی اصیحابی
اور منهم من لایرانی بعد مایفارقنی کا سمجھئے اور ابوالحسـ ... ا ...
وحنیفہ ... ی وغیرہما کو اپنے اصول و فروع دین کا ا ... ... ج ہوگا۔ اسیوجہ سے
چھوڑکر تارک ثقلین نہ بنئے خداوند عالم ... خذہ کیا گیا کہ تمام اہلسنت
توفیق عطا فرمائے وآخر دعوانا ان ... ابتدا اسکی تصنیف ہوئی کہ تمام
من المتمسلین بکلام المبین و ... سے نماز کا جو عمود دین ہے۔
الطاہرین صلوات اللہ وسـ ... ... عزیز پہنچو۔
بفضل اللہ ونوالہ سمی حبیب الـ ... ... سیم ہوگا اور عوام الناس سے
... ... ہوں کے سے عہد
ولوالدیہ وللمومنین یوم یقو ...

... مطبع ... یوسفی ...

۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۹ ... دفتر اصلاح ...

یکم جمادی الاخری ۱۳۲۱